New Era Magazine
بھیگی پلکیں روٹھے خواب
NEW ERA MAGAZINE
از مصطفیٰ چھیپا
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

بھیگی پلکیں روٹھے خواب

از مصطفی چھیپا

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"مما بھوک لگ رہی ہے"...

زنیرہ نے ٹھنڈے یخ فرش پر گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی عائشہ کی قمیض کا کونہ کھینچتے ہوئے کہا تو اُس نے بمشکل اپنی گردن اُٹھا کر سامنے دیکھا مگر منظر وہی تھا کچھ بھی نہ بدلا تھا اپنے بچوں کی طرف دیکھنے کے بجائے اُس نے دوبارہ سر جُھکا لیا...

"مما بھوک لگی رہی ہے"..

زنیرہ نے اب اُس کے ہاتھوں کو زبر ستی ہٹاتے ہوئے اپنی ماں کا چہرہ دیکھنا چاہا...

"زونی جا کر پانی پی کر سو جاؤ پلیز معاذ تُم بھی جاؤ مجھے تنگ نہ کرو میں ویسے ہی بہت پریشان ہوں"..

عائشہ نے بغیر گردن اُٹھائے کہا..

"مما بھوک لگ رہی ہے"...

زنیرہ نے اپنی بات کی گردان جاری رکھی اُسکی یہ عادت بلکل اپنے باپ پر گئی تھی وُہ بھی ایسا ہی تھا ایک بات کا پیچھا پکڑ لے تو کر کے ہی دم لیتا تھا جبکہ زنیرہ کی بہ نسبت معاذ کافی سمجھدار تھا حالانکہ صرف دو سال کا ہی فرق تھا دونوں میں...

"زونی چلو"..

معاذ نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کرتے ہوئے کہا...

"نہیں مما مجھے بھوک لگ رہی ہے"...

اُس نے عائشہ کی قمیض زور سے پکڑے کہا...

عائشہ کا پورا وجود کانپ رہا تھا نجانے سردی کے باعث تھا یا وُہ رو رہی تھی...

"زونی آج پانی پی کر سو جاؤ کل صبح ہی میں آپ کو چینی والا پراٹھا بنا کر دوں گی میری جان"...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بالآخر اُس نے گردن اُٹھا کر چار سالہ زنیرہ کے بالوں کو چہرے سے ہٹاتے ہوئے محبت سے کہا...

"نہیں مما بھوک لگ رہی ہے آپ نے کل بھی کہا تھا کہ آج پانی پی کر سو جاؤ صبح چینی والا پراٹھا بنا دوں گی مگر صبح صرف سوکھے پاپے دیے وُہ بھی صرف ایک۔۔"

زنیرہ نے اُس کی گود میں بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا...

"بیٹا بھائی بھی تو کل سے بھوکا ہے ناں"..

"مگر مجھے بھوک لگ رہی ہے"..

وُہ ضدی انداز میں بولی...

"یااللہ صبر یااللہ صبر".

اُس نے بے اختیار گردن موڑ کر کہا تاکہ وُہ دونوں اُسکے آنسو نہ دیکھ لیں...

"معاذ بہن کو لے جاؤ"..

اُس نے تقریباً دھکا دیتے ہوئے اُسے اپنی گود سے باہر دھکیلا تھا اور منہ موڑ کر بیٹھ گئی....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑی دیر رونے کے بعد بالآخر زنیرہ سو گئی اور معاذ بھی...

رات کے ساڑھے آٹھ بج رہے تھے مگر یوں لگتا تھا جیسے آدھی رات ہو گئی ہو ویسے بھی جس گھر میں دو مہینے سے بجلی نہ ہو وہاں کیا رات کیا آدھی رات صد شکر سردیوں کے دن تھے ورنہ گرمی میں بُرا حال ہو جاتا...

"اے میرے مالک میں نے ہمیشہ سے یہی سنا ہے تو بھوکا اُٹھاتا ہے مگر بھوکا سلاتا نہیں ہے پھر میرے بچوں پر یہ ظلم کیوں مجھ سے نہیں برداشت ہوتی اُن کی صرف ایک

روٹی کے لیے تڑپ میں نے اپنے لیے تو تجھ سے کچھ نہیں مانگا کبھی سوائے احسن کی زندگی کے جو تُو نے نہ دی بُلا لیا اُنہیں اپنے پاس...

تُجھے تیرے نبی کا واسطہ ہے میرے خدا میرے پاک پروردگار کوئی معجزہ دکھا میرے بچوں کی بھوک مٹ جائے تو میرے دل کا حال جانتا ہے جب میرا دِل اپنے جگر پاروں کو یوں بھوک سے بلک بلک کر روتے ہوئے سوتے دیکھ کر کٹ گیا ہے تُو تو ستر ماؤں سے زیادہ چاہنے والا ہے تُجھ سے بڑھ کر کون چاہ سکتا ہے تُو بھیج کسی عمر فاروق کو جو مدینے کے سنسان گلیوں میں بھیس بدل کر گشت کیا کرتا تھا جو چولہے پر چڑھے خالی پانی کے برتن کو دیکھ کر اور کھانا بننے کے دھوکے میں بہلتے بچوں کو دیکھ کر خود بھی تڑپ گیا تھا آج کے دور میں بھی کوئی حضرت عمر فاروق جیسا اپنا کوئی بندہ بھیج جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے ڈر سے بلک بلک کر روئے معافیاں مانگے میرے بچے بھوک سے بلک بلک کر سو گئے ہیں کوئی بھیج اپنا بندہ جو اُس دور کی طرح بیت المال سے اپنی پیٹھ پر راشن کی بوریاں اُٹھا کر خود مستحق کے گھر تک دے آئے کوئی معجزہ دکھا تُجھے تیرے رسول کا واسطہ تُجھے تیرے عمر کا واسطہ کوئی معجزہ دکھا دے میرے بچے بھوک سے بلک بلک کر سو گئے ہیں"...

دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے وُہ بری طرح روتے ہوئے کہہ رہی تھی مگر یہ وُہ دور نہ تھا جہاں عمر فاروق جیسے حکمران تھے یہاں تو فرعون حکمران تھے...

اُس نے شکوہ کناں نظروں سے آسمان کو دیکھا اور کھڑے ہونے کی کوشش کی مگر بری طرح لڑکھڑا گئی دو دن سے کچھ نہ کھانے کا باعث اُسکے جسم میں بہت کمزوری آگئی تھی...

"احسن کیوں چلے گئے آپ"..

وُہ یوں بولی جیسے احسن سامنے کھڑا ہو...

"میں تو یہیں ہوں ناں عاشی"...

محبت بھری پُکار اُسکے چاروں اطراف پھیل گئی اُس نے بے اختیار اپنے اِرد گرد دیکھا یوں لگا پورا صحن روشن ہوا اُٹھا ہو سامنے کمرے کے کھلے دروازے سے اُسکے سوئے ہوئے بچوں پر احسن جُھکا ہوا تھا جو بہت محبت سے دونوں کے گالوں کو چوم رہا تھا اور پھر سیدھا کھڑا ہو کر مسکراتے ہوئے اُسے دیکھنے لگا...

"احسن"...

اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا گلے ہی لمحے آنکھ بند کر کے جیسے ہی دوبارہ کھولی تو وہی اندھیرا تھا وہی ویرانی تھی وہی سکوت کا عالم، جھینگروں کی آواز اور لمحہ لمحہ مرتی زندگی چاند کی روشنی جو ہلکی ہلکی کمرے میں جا رہی تھی بھوک سے بلک بلک کر سوئے دو معصوموں کے پتلے کمبل کے نیچے سردی سے کروٹیں بدلتے وجود پر بھی روشنی گرا رہی تھی۔۔۔

عائشہ نے اپنی بھیگی پلکوں پر ٹھہرے روٹھے خوابوں کی نمی کو بڑی ہی بے دردی سے صاف کیا اور اُٹھ کر کچن میں آ گئی...

"شاید کچھ تو مل ہی جائے"...

اُس نے خود سے کہا اور پرسوں سے دس بار کھنگالی پلاسٹک کی بھرنیاں ایک ایک کر کے کھولنے لگی مگر ہر بھرنی اُسے کوری منہ چڑاتی ہوئی ہی ملی...

"یا اللہ میں کیا کروں..؟"

بالآخر وُہ منہ پر ہاتھ رکھ روتے ہوئے سیمنٹ کے ٹھنڈے فرش پر بیٹھتی چلی گئی تا کہ اُسکے رونے کی آواز سُن کر بچے نہ اُٹھ جائیں...

"محلے میں سے کسی "....

یہ خیال آتے ہی وُہ بجلی کی سی تیزی سے اُٹھی اور دبے پاؤں کمرے سے اپنی چادر لے آئی اور دروازہ باہر سے بند کر کے سیدھا سامنے عمیر قصائی کے گھر گئی...

"کون ہے؟.."اندر سے بڑی ہی بیزار آواز سنائی دی...

"شمائلہ باجی میں عائشہ "...

"ہاں بول"...

دروازہ کھولنے تک کی زحمت نہ کی گئی تھی...

"باجی ایک پیالی میں کوئی بھی سالن دے دیں اور صرف دو روٹی زونی اور معاذ کل دوپہر کے بھوکے ہیں ابھی بھی بھوکوں سو گئے ہیں..."

وُہ بڑی انا پرست اور خودار تھی اگر احسن اُسے اِس حال میں دیکھ لیتا تو پہلے تو خوب ہی ہنستا پھر معاملے کی نزاکت جان کر اُسے اپنے سینے سے لگا لیتا اور کہتا..

"مجھے کہتی میں کس لیے ہوں میری جان"..

"نہیں بھئی عائشہ تمہیں تو پتا ہے ویسے بھی آجکل تمہارے بھائی کا کام ذرا مندا ہے اب

کہاں رزق اور پیسے کی فروانی رہی ہمارے گھر پہلے کی طرح جب حالات تھے تو تمہارے گھر بنا کہے ہی راشن ڈلوا دیا تھا اب تو ہم خود گن کر روٹیاں بناتے ہیں تا کہ ضائع نہ ہو"..

یہ جواب بھی بند دروازے کے پیچھے سے ہی دیا گیا تھا...

"تُم کیا مخدوش حالات سنانے کھڑی ہو گئی ہو اُس کا تو روز کا ہی ہو گیا ہے اب"...

عمیر نے بکرے کے پائے کے سالن میں تین روٹیاں چورنے کے لیے نکالی اور باقی پانچ روٹیاں واپس کپڑے میں لپیٹ کر رکھتے ہوئے گھر کی واحد دوسری اِنسان اپنی بیوی کو آواز دی...

"آئی جی"..

وُہ بھی قصداً ذرا زور سے کہتے ہوئے واپسی ہو لی...

عائشہ کو شدید سبکی نے آ گھیرا مگر وُہ اب دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گئی کیونکہ وہ صرف احسن کی نک چڑی عائشہ نہیں تھی وُہ ماں تھی...

وُہ اب سہیل دودھ والے کے گھر کے باہر موجود تھی جس کا پورا گھر برقی قمقموں سے

سجاد مجا ہوا تھا حالانکہ ان کے گھر شادی ہوئے تین دن سے زیادہ ہو چکے تھے۔۔۔

"یہاں سے تو مل ہی جائے گا کچھ زاہد اور احسن تو کتنے اچھے دوست تھے وُہ ضرور میری مدد کرے گا"...

اُس نے خود سے کہا نظر بلاارادہ اوپری منزل کی طرف اُٹھی تھی جہاں سے فوراً ہی کسی کو کھڑکی سے سر اندر کرتے دیکھا تھا اس نے ایک بار پھر بیل دی مگر اب لاؤڈ اسپیکر پر گانے چلنے لگے تھے...

اُس نے دو سے تین بار مزید بیل دی مگر دروازہ نہیں کھلا اُس کے دِل کے اندر بہت کچھ ٹوٹ سا گیا تھا آنکھوں کے سامنے وُہ وقت آ ٹھہرا جب ایک لپ اسٹک کا شیڈ کے لیے وُہ اپنی محلے دار اور دوست فریحہ کے پاس گئی تھی اور واپسی پر احسن نے اُسکی جو خاطر مدارت کی تھی...

"کیا ہو گیا ہے احسن میری دوست ہے وُہ اور دوستوں میں تو چلتا ہے ناں یہ سب"...

اُس نے ایک ناز سے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا تو احسن کے ماتھے پر مزید بل پڑ گئے...

"جب تمہیں کل سے پتا تھا آج شادی میں جانا ہے تو ساری چیزیں پہلے سے دیکھ لیتیں اور خود جا کر لے آتی یا مجھے بتا دیتی میں لے آتا کسی کے گھر دروازہ کھٹکھٹا کر یوں مانگنے کیوں گئیں اب اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وُہ تمہاری دوست کا گھر ہے یا تمہارے ابو کا تُم کسی سے کچھ مانگنے گئی ہی کیوں تُمہیں پتا ہے ناں مجھے اِن سب سے کتنی چڑ ہے.. اگر کوئی چیز نہیں ہے تو کچھ اور استعمال کر لو پیسے دیے ہوئے ہیں لے آؤ"...

وُہ بری طرح چڑ گیا تھا...

"آپ بلاوجہ ناراض ہو رہے ہیں ورنہ آپ سے بڑی خوددار میں ہوں یہ آپ بھی جانتے ہیں مگر وُہ میری دوست"..

"بھاڑ میں گئی تمہاری دوست یار"...

احسن نے خشمگیں نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولا...

"ارے ارے یہ قمیض کیوں اُتار رہے ہیں"..

اُس نے قمیض کے بٹن کھولتے احسن سے کہا..

"کیونکہ ہم کہیں نہیں جا رہے میرا موڈ نہیں میں باہر سے جا کر تمہارے لیے اور بچوں

کے لیے کچھ اچھا سے لے آتا ہوں ہم گھر پر ہی ٹھیک ہیں اور جاؤ یہ واپس دے آؤ جلدی سے میں تب تک بچوں کے پاس ہی ہوں"..

اُس نے معاذ کو گود میں اُٹھائے ہوئے کہا..

"کیوں نہیں جانا آپکے بہترین دوست کی شادی ہے"..

اُس نے حیرانگی سے پوچھا...

"بس تُمھیں یوں دیکھ کرناں دِل بے ایمانی پر اُتر آیا کہیں جانے کا دِل ہی نہیں کر رہا"...

وُہ یکدم ہی پٹڑی سے اُترا تھا...

"اچھا جی"...

عائشہ نے اپنی چوڑیوں پر اُنگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔

"تُم پہلے جا کر یہ واپس کر کے آؤ سب سے پہلے"..

احسن نے لپ اسٹک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا..

"کل دے آؤں گی ویسے بھی فریحہ خود کسی دعوت میں جا رہی تھی تو اُن کے گھر میں ابھی کوئی نہیں ہو گا"....

اُس نے سوئے ہوئی زنیرہ کے دائیں طرف گاؤ تکیہ ٹھیک کرتے ہوئے جواب دیا...

"اچھا سنو تو"...

احسن تیزی سے اُس کی طرف آیا...

"بولیں آپ کو ہی سُن رہی ہوں"..

عائشہ نے مسکرا کر کہا ہاتھ اُسکی شرٹ کے بٹن پر رینگ رہے تھے...

"کچھ لایا ہوں تمہارے لیے"..

احسن نے نرم لہجے میں کہتے ہوئے اُسکے بالوں کو پیچھے کیا تھا...

"کیا"..

عائشہ نے احسن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا...

"آنکھیں بند کرو"...

"مارنے کاارادہ ہے کیا"..

اُس نے احسن کو چھیڑا...

"فضول بات نہیں"...

وہ یکدم ہی بگڑ جاتا تھا..

"کام کی بات کرتے ہیں پھر"..

عائشہ نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا احسن اُسکی اِس ادا پر دِل سے مسکرا دیا..

NEW ERA MAGAZINE .com

احسن نے نرمی سے اُسکی پشت پر بکھرے بالوں کو نرمی سے آگے کیا اور جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی جس میں بہت نازک اور خوبصورت سالا کٹ تھا جس میں احسن کے نام کا پینڈینٹ تھا..

"اب کھول لو آنکھیں...

احسن اُسے اپنے ساتھ لے کر آئینے کے سامنے آکر ٹھہر گیا اور اُسکے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھتے ہوئے کہا دونوں ہاتھ اُس کے گرد لپیٹے ہوئے تھے...

عائشہ نے پلکوں کی جھالر اٹھائی تو بے ساختہ ہی نظریں اپنے گلے میں جگمگاتے ہوئے

پینڈینٹ کی طرف گئی اس نے اس احسن کی طرف دیکھا تو وُہ آنکھیں بند کیے اُسکے بالوں سے اُٹھتی دلفریب خوشبو اپنے اندر اُتار رہا تھا..

"ماشاءاللہ بہت بہت خوبصورت ہے احسن بہت زیادہ"...

اُس نے پینڈینٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوری سچائی سے کہا...

"واقعی "...

احسن نے اُس کا رُخ اپنے چہرے کی طرف کرتے ہوئے کہا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بہت بہت خوبصورت ہے آئی لو یو سوچ"...

وُہ اکثر ہی اُس سے بلا جھجھک اظہارِ محبت کر دیا کرتی تھی جبکہ احسن اپنا پیار اپنے رویوں سے ظاہر کرتا تھا وُہ اظہار کرنے میں بہت برا تھا...

"اب خیر اتنا بھی پیارا نہیں ہے سادہ سی تو چین ہے چاندنی کی ہے سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے اور پینڈینٹ تو بلکل ہی کسی عام دھات کا ہے"..

وُہ ایسے ہی کرتا تھا اپنی تعریفیں سننا اُسے خاص پسند نہ تھا ہاں عائشہ کی تعریفیں وُہ بے تحاشہ کر سکتا تھا..

"پر دیا تو آپ نے ہے ناں اور میں نے آپ سے کب سونے چاندی ہیرے جواہرات کی فرمائش کی ہے اور آپ سے کہہ کس نے دیا یہ سب چیزیں حقیقی خوشیوں کی دلیل ہے"...

اور یونہی ہر بار وُہ اسے لاجواب کر دیتی تھی...

"مگر تُم ان سب چیزوں کی حقدار ہو"....

"مگر میں صرف آپ کو اور ہمارے بچوں کو اپنا حق مانتی ہوں جو صرف میرا ہے...اور احسن جتنا ہے ناں ہمارے پاس بہت ہے اللہ کا بہت بہت احسان ہے ہم پر ہر ضرورت پوری ہو جاتی ہے اپنی خود کی چھت ہے ایک اچھی زندگی گزارنے کے لیے جو ضروری ہے وُہ سب ہے اوروں کے پاس یہ بھی نہیں ہے اِس لئے فضول کوئی بات نہیں"...

اُس نے احسن کو مزید کچھ بولنے سے باز رکھا...

"ہاں اللہ کا شکر ہے"...

وہ بھی شُکر بجالایا۔۔۔

میں چینج کرنے جارہی ہوں آپ بھی جائیں کہے کے مطابق اچھا سا لے کر آئیں باہر

سے جا کر بلکہ ایک کام کریں میرے اور اپنے لیے

تو تکہ اور گلاب جامن لے آئیں معاذ کے لیے چکن سینڈ وچ اور زنیرہ کو تو میں

سیریلک کھلا دوں گی"...

اُس نے دوپٹہ پنوں سے آزاد کرتے ہوئے کہا...

"واہ دونوں ماں بیٹے چٹخارے لیں اور میری بیٹی سیریلک کیسی ماں ہو تُم "...

احسن نے اُسے چھیڑا..

"نہیں نہیں جی لے آئیں اپنی بیٹی کے لیے زنگر شنگر کھا لے گی ڈیڑھ سال کی بچی یہ

سب"...

عائشہ نے بھی اُسی انداز میں جواب دیا...

"جی نہیں میری بیٹی سینڈ وچ کھا سکتی ہے جیسے تمہارا بیٹا"...

اُس نے عائشہ کے سر پر ہلکی سی چپت مارتے ہوئے کہا...

"یہ بھی ٹھیک ہے اب جلدی جائیں مجھے بھوک لگنے لگ گئی ہے تکے کا سوچ کر

بھی"...

اُس نے چٹخارے لے کر کہا...

"چٹوری"...

احسن نے ہنستے ہوئے کہا....

پیر پتھر پر پڑنے سے اُس کا پورا وجود لڑ کھڑا گیا لمحے کے ہزار ویں حصے میں اُس نے ماضی سے حال کا سفر طے کیا اگر بر وقت گھر کا دروازہ نہ تھاما ہوتا تو منہ کے بل زمین پر گر جاتی۔۔۔

"کیا تھی کیا رہ گئی ہوں میں احسن دیکھ رہے ہیں ناں آپ کی عائشہ کیا ہو کر رہ گئی ہے کیوں کیوں چلے گئے احسن"...

اُس نے گھر کا دروازہ مقفل کرتے ہوئے خود سے کہا اور دروازے کے ساتھ ہی بیٹھتی چلی گئی...

"عاشی تُم یوں تو نہ تھی تُم تو میری شیر نی تھی حالات سے اتنی جلدی ہار گئی تو ہمارے بچوں کو کون سنبھالے گا"...

دِل جو احسن کے نام پر دھڑک رہا تھا اُس سے آواز آئی...

"آپ کے جانے کے بعد بہت کچھ بدل گیا ہے احسن بلکہ "سب کچھ "ہی تو بدل گیا ہے کچھ بھی پہلے جیسا نہیں"...

اُس نے جواب دیا...

"کچھ بھی تو نہیں بدلا میں یہیں ہوں تمہارے پاس تمہارے دِل میں تمہاری یادوں میں کیا میرے معاذ اور زنیرہ تُمھیں ہم دونوں کے ساتھ بتائے گئے بہت ہی حسین لمحوں کی یاد نہیں دلاتے کیا میری محبت اتنی کمزور اور ناپائیدار تھی کہ میرے جاتے ہی تُم ٹوٹ کر بکھر گئی ہو محبت تو مضبوط بناتی ہے ناں...پھر تُم کیسے کمزور ہو گئی اگر میں گیا بھی ہوں تو اپنی دو نشانیاں چھوڑ کر گیا ہوں میں تُمھیں اپنے "عشق "کو چھوڑ کر گیا ہوں اِس لیے نہیں کہ ساری زندگی تُم میرے مرنے کا ماتم کرو بلکہ اِس لیے کہ تُم خود کو سنبھالو بغیر کسی سہارے کے اور ہمارے بچوں کی بہترین تربیت کر سکو میں نے کچھ زیادہ اُمیدیں تو نہیں رکھی ہوئیں بس تُم خوش رہو کیا یہ خواہش میری بے جا ہے..؟"

وُہ جا کر بھی گیا نہیں تھا دِل دُنیا میں بسنے والے لوگ کہاں نقل مکانی کرتے ہیں اور ستم یہ کہ "عشق گلی "کے مکین تو ایک چوکھٹ پکڑ کر عمریں گزار دیتے ہیں وُہ بھی اُنہی ڈھیٹ اور خود سر لوگوں میں سے تھا وقتاً فوقتاً اپنے قدموں کے مندمل ہوتے نشانات

پر قدم دھرتا اُنہیں پھر سے نیا کر دیتا....

"جن حسین لمحات کا واسطہ دے رہے ہیں وہیں تو جینے نہیں دیتے مجھے میں کیسے بھلاؤں آپکا لمس آپکی قربت کو میں روز تڑپتی ہوں احسن آپکی قربت کے لیے میں روز مرتی ہوں آپکو سننے کے لیے قرب کے بعد جدائی موت ہے بڑی ظالم "موت" کیونکہ اِس میں سانسیں نہیں جاتیں اِس میں صرف آپکی روح مر جاتی ہے اور مردہ روح زندہ جسم بہت کڑی سزا ہے"...

وُہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر بے آواز رو دی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ رات کو نجانے کب سوئی تھی آنکھ ظہر کی نماز پر ہی کھلی مندی مندی آنکھوں سے لیٹے لیٹے ہی دیکھا تو دونوں بچے فلور کشن پر بیٹھے اُس کے اُٹھنے کا ہی انتظار کر رہے تھے اُس نے غیر محسوس انداز میں آنکھیں دوبارہ بند کر لیں..

"پھر "بھوک" کل تو ایک ایک پاپے کھلا دیے تھے آج کیا کروں گی"..

اُس نے سُن ہوتے دماغ کے ساتھ سوچا...

"لیٹی ہی رہتی ہوں اُٹھوں گی نہیں تو یہ اُٹھائیں گے بھی نہیں۔۔"

اُس نے دِل پر پتھر رکھ کر سوچا...

"بھیا بھوک لگ رہی ہے بہت پیٹ میں بھی بہت درد ہو رہا ہے"..

زونیرہ رودینے کے قریب تھی نجانے دونوں کب سے جاگ کر اُس کے اُٹھنے کا انتظار کر رہے تھے....

"ابھی تھوڑی دیر میں اُٹھ جائیں گی مما"....

معاذ نے اُسے بہلانا چاہا..

"پاپا تھے تو خود بنادیتے تھے مما سو بھی رہی ہوتی تھی تو"...

زونیرہ نے نروٹھے پن سے کہا...

"مما"..

معاذ نے اُس کے کندھے کو ہلکا سا ہلایا مگر وُہ بے سدھ لیٹی رہی گلے میں پڑی چاندی کی

چین ذرا سی ہلی تھی..

"یہ چین ہاں اسے بیچ کر ساتھ آٹھ سو روپے تو مل ہی جائیں گے"..

بجلی کی سی تیزی میں ذہن میں خیال آیا وُہ فوراً اُٹھ بیٹھی...

"مما.."زونیرہ بھی کشن سے اُٹھ گئی تھی...

"میری جان مما بس آدھے گھنٹہ میں کھانے کا سامان لے کر آئی آپ دونوں نے کسی کے لئے بھی دروازہ نہیں کھولنا معاذ بیٹا دروازہ اندر سے اچھے سے بند کر لینا اور دیکھو میری جان بہن کا اور اپنا بھی خیال رکھنا"..

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چادر اچھی طرح اپنے گرد لپیٹتے ہوئے اُس نے دونوں کو تلقین کی...

"مما ہم بھی چلیں آپ کے ساتھ..؟"

معاذ فوراً بولا...

"نہیں بیٹا بہت سرد ہوا چل رہی ہے سردی لگ جائے گی آپ دونوں کمبل اوڑھ کر لیٹ جاؤ میں بس آدھے گھنٹے میں آئی"...

عائشہ نے دونوں کی پیشانی پر پیار کیا اور دوپٹے کی چپل پیروں میں اڑستے ہوئے چل

دی۔۔

ابھی آدھا راستہ بھی طے نہ ہوا تھا وُہ بری طرح ہانپنے لگی تھیں دو دن سے کچھ نہ کھانے کے باعث اُسکے جسم میں بہت کمزوری آ گئی تھی سنار کی دکانیں چاند مارکیٹ میں تھی اور کالا اسکول سے چاند مارکیٹ کا یوں تو بائک پر راستہ دس منٹ کا تھا بمشکل مگر وُہ پیدل تھی اوپر سے قدم بھی آہستہ آہستہ اُٹھا رہی تھی اسی لیے ابھی صرف خیام اسٹاپ تک پہنچی تھی تھکن کے باعث کچھ دیر سڑک کنارے بیٹھ گئی اور تنفس بحال کرنے لگی...

"کہاں جانا ہے باجی..؟"

ایک چنگ چی رکشہ اُسکے قریب آ کر رُکا...

"نہیں بھائی"..

اُس نے سیاہ چادر کو تھوڑی کے قریب سے تھام کر نقاب کیا..

چنگ چی وال کندھے اُچکا کر چلا گیا...

کچھ منٹ بعد وُہ اُٹھی بے اختیار ہی نظریں سامنے سڑک کے دوسری طرف بنے اسکول کی طرف اُٹھیں اُس نے آج پورے ایک سال بعد اِس اسکول کو دیکھا تھا...

"احسن نے کتنے شوق سے معاذ کو یہاں داخل کروایا تھا"..

عائشہ نے حسرت سے اسکول کی شاندار عمارت کو تکتے ہوئے سوچا...

"ابی بکر اکیڈمی اِس علاقے کا سب سے بہترین اسکول ہے عاشی میں تو ہمارے معاذ کا داخلہ وہیں کرواؤں گا"..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وُہ سیکٹر 5 m والا اسکول۔۔"

عائشہ نے رسی سے کپڑے اُتارتے ہوئے پوچھا...

"ہاں وہی اور رافع بتا رہا تھا اُس نے ابھی اپنی بیٹی کا داخلہ کروایا ہے فیس بھی بہت مناسب ہے بس اگلے سال میں اِس کا داخلہ کروادوں گا گھر پر تُم نے بھی پڑھایا ہے اسے ٹیسٹ تو کلیئر کر لے گا۔۔"

وُہ پُر مسرت لہجے میں بولا...

ہارن کی زوردار آواز سے وُہ ماضی سے حال میں لوٹ آئی آنسو اُس کے گال پر لکیر بنا چکے تھے..

"رنج نہیں کرتے میری جان تمہارا احسن ہے ناں"...

کانوں میں اُسکی آواز امرت بن کر اُتری تھی وُہ بے اختیار مسکرا اُٹھی ہتھیلی کے پوروں سے آنسو صاف کیے اور آگے چل دی...

"کیوں کُڑھ رہے ہیں پنکچر ہونی تھی ہو گئی ویسے بھی راستہ رہتا ہی کتنا ہے ایک طرح سے اچھا ہے واک ہی ہو جائے گی"..

عائشہ نے اُسے چھیڑا...

"رات کے ڈھائی بج رہے ہیں اور تُمھیں واک کی سوجھ رہی ہے آگیا نہ اگر کوئی تمہارے ماموں چاچو کا لڑکا لوٹنے تو بولنا"..

وُہ جل کر بولا...

"آپ ہیں ناں ساتھ"..

وُہ محبت سے بولی..

"نہیں موت اپنی اپنی بھئی۔۔"

اُس نے ازراہِ مذاق کہا...

"شادی کو ایک سال بھی نہیں ہوا اور آپ اُکتا گئے مرنے کی دعائیں کر رہے ہیں میں ٹھیک ہے کہتی تھی ابو کو مجھے نہیں کرنی شادی اِن سے مجھے میٹرک تک نہ کرنے دیا"..

وُہ اپنا پُرانا دکھڑا لیکر بیٹھ گئی...

"یہ شادی اور میٹرک کی بات کہاں سے آ گئی یہاں میڈم عاشی بال کو اپنے کورٹ میں لے جانا کوئی تُم سے سیکھے کتنی مہارت سے تُم نے خود کو مظلوم بنالیا"..

وُہ مصنوئی خفگی سے بولا..

"ہاں تو غلط تو کچھ نہیں کہا ابھی آ رہے ہیں ناں آپ کے ہی دوست کی شادی سے دیکھا ہے اُسکی بیوی کو پوری آتی ہے شوہر کے اپنے اور ایک میں ہوں خود سے چار سال بڑے

آدمی سے شادی کرلی"...

"یہ زیادتی ہے یار اب بائیس سال کا لڑکا ہوتا ہے آدمی کب سے ہو گیا"...

احسن کو بھی اِس بحث میں لطف آنے لگا تھا...

"آدمی ہی ہوتا ہے امی کہتی تھیں ایک بار مرد کی شادی ہو جائے تو بھلے وُہ اٹھارہ کا ہی ہو آدمی ہو جاتا ہے لڑکا صرف کنوارے مردوں کو کہتے ہیں۔۔"

اُس نے دبی دبی ہنسی کے ساتھ کہا...

"ایسے تو تُم بھی عورت ہو گئی تو خود کو لڑکی کہنا بند کردو بلکہ اب تو اماں ہونے والی ہو تو لڑکی تو کسی طور نہیں رہی تُم دیکھنا کتنا پھیل جاؤ گی ڈیلیوری کے بعد بھئی میں تو پھر بھی جوان ہی لگوں گا تُم نے میری اماں لگنے لگ جانا"...

اُس نے عائشہ کی بھری بھری جسامت پر طنز کیا تھا...

"ہاں اب تو بری، موٹی، عمر رسیدہ سب لگوں گی آپکو پرانی جو ہو گئی ہوں جائیں کرلیں جا کر کوئی اور شادی مُجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے احسن اور میں بلکل مذاق نہیں کر رہی"...

وُہ دونوں اپنی گلی کے کونے تک آ گئے تھے...

احسن کو احساس ہوا کہ مذاق سے تھوڑا زیادہ ہو گیا ہے وُہ جانتا تھا اِن دنوں وُہ اپنے وزن کو لے کر کتنی حساس تھی...

"یار مذاق کر رہا"..

احسن کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی وُہ تیز تیز قدم اُٹھاتی گھر کی جانب چل دی...

"ہو گئی رات کالی تُجھے بھی چین نہیں احسن"...

اُس نے خود کو ہی کوسا اور بائک گھسیٹتے ہوئے کھلے ہوئے گیٹ سے اندر لے گیا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دس روپے جیسے بھی نہیں چنگ چی میں ہی بیٹھ جاؤں ایک ایک قدم اٹھانا دو بھر ہو رہا ہے یوں لگ رہا ہے جیسے اب گری تب گری"..

اُس نے خود سے کہا دو قدم چلتے ہی وُہ پھر سے سڑک کنارے بیٹھ گئی۔۔۔

"یااللہ تھوڑی ہمت دے دے بس تھوڑی اور۔۔ "

آسمان کی طرف نگاہ کرتے ہوئے دعا کی...

"باجی بیٹھ جاؤ بیمار لگتی ہو دیکھو میرا دوسرا چکر ہے آپ ابھی تک یہی تک پہنچی ہو"...

وہی چنگ چی والا دوبارہ رُکا تھا...

"نہیں جانا بھائی منع کیا تو ہے کیوں بار بار"..

"بہن میری اگر پیسے نہیں ہے تو بھی بیٹھ جاؤ دس روپے کی کیا اوقات ہے بہنوں کی طرح ہو ہماری"..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چنگ چی والے نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

عائشہ نے پیچھے دیکھا تو صرف دو عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں جو اپنی باتوں میں مشغول تھیں اسی وجہ سے دھیان نہیں دیا تھا...

"چاند مارکیٹ"..

اُس نے دھیمی آواز میں کہا..

"جلدی بیٹھ جاؤ باجی"..

رکشہ والے نے اُسے تذبذب دیکھا تو فوراً بولا وُہ متشکر نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے چنگ چی میں بیٹھ گئی...

آوازیں لگاتے ہوئے چنگ چی والے نے پھر چنگ چی اسٹارٹ کر دی...

"باجی آگئی چاند مارکیٹ"...

کچھ ہی دیر بعد رکشہ روک کر ڈرائیور نے کہا...

"بہت شکریہ بھائی"...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے چادر ٹھیک کرتے ہوئی نظریں جُھکا کر کہا..

"کوئی بات نہیں باجی"..

"اللہ رزق میں برکت عطا فرمائے آپکے بھائی"...

دُعا دیتے ہوئے وُہ آگے بڑھ گئی...

عام دن تھا اِس لیے لوگ بھی نہ ہونے کے برابر تھے البتہ کارن سوپ کے ٹھیلے پر قابل غور بھیڑ تھی...

"کیسی ہو بیٹا"..

شروع میں ہی بیٹھے پرانے رسالے اور ڈائجسٹس والے چاچا نے اُسے پہچان لیا..

"اسلام علیکم چاچا"..

"وعلیکم السلام کیسی ہو بیٹا بہت عرصے بعد دیکھا"...

اُنہوں نے دوسری کرسی نکالتے ہوئے اُسے کی طرف بڑھائی...

"نہیں چاچا آج بیٹھ نہیں سکوں گی بچے اکیلے ہیں گھر پر"...

"پانچ منٹ بیٹھ جا بیٹا اتنے وقت بعد آئی ہے"..

وُہ محبت سے بولے...

"گھر بدل لیا کیا؟؟"

"نہیں وہیں رہتی ہوں چاچا بس وقت بدل گیا ہے"..

ایک عرصے بعد کسی نے اتنی شفقت اور محبت سے اُس کا حال پوچھا تھا آنکھیں بھر آئیں...

"خیر ہو بچے احسن تو ٹھیک ہے ناں..؟"

وُہ گھبرا کر بولے۔۔۔

آنسوؤں کا گولا حلق میں اٹکنے لگا تھا وُہ کچھ بول نہ سکی...

"کیا ہو گیا بیٹا شاباش پانی پیو"...

اُنہوں نے کولر سے گلاس بھر کر اُسکی طرف بڑھایا...

دو گھونٹ پینے کے بعد اُس کی ہچکیاں رُکی تھیں...

"کیا ہوا اب بتاؤ اکیلی آئی ہے ہمیشہ تو احسن کے ساتھ آتی ہو"...

"احسن کا انتقال ہو گیا ہے چاچا دو سال ہو گئے ہیں اُنہیں گزرے"..

وُہ پھر رونے لگی...

"الٰہی خیر کیسے ہوا اور کب ؟ "

اُن کی بوڑھی آنکھوں میں نمکین پانی جھلملانے لگا تھا...

"کب کیسے چھوڑیں سچ یہ ہے کہ وہ نہیں ہیں چاچا ہمیشہ کے لیے چلے گئے ہیں تو بھلا کس

کے سنگ آتی آپ کے پاس کچھ بھی لینے یہ شاہ خرچیاں تب تک ہی تھیں جب تک وہ تھے اب کھانے کو پیسے نہیں"...

آنکھیں صاف کرتے ہوئے ہیں اُس نے سر سے ڈھلکی چادر کو دوبارہ اچھی طرح سر پر جمایا تھا...

"نہیں یقین آتا احسن بڑا نیک بچہ تھا میری گود میں کھیلا ہے جب محلہ بدلا تب بھی اُس نے رابطہ ختم نہیں کیا اکثر ملنے آتا تھا پھر شادی کے بعد تُم بھی ساتھ آنے لگی بڑا ملنسار تھا نیک سیرت، خوش اخلاق اللہ کے کام اللہ ہے جانے اللہ اُسکے درجات بلند فرمائے آمین"..

"آمین ثم آمین"..

عائشہ نے بھی کہا...

"ابھی خیر سے آئی ہو..؟"

اُنہوں نے سر پر دستِ شفقت رکھتے ہوئے ہوئے پوچھا...

"احسن کے بعد کچھ خیر نہیں رہی چاچا عدت کا وقت تو جیسے تیسے نکل گیا احسن کی جو

ورکشاپ پارٹنر شپ میں تھی اُس پر اُن کے دوست نے قبضہ کر لیا شروع شروع میں تو راشن جتنے پیسے دے دیتے تھے پھر وُہ بھی یہ کہہ کر بند کر دیے کے احسن کو اُن کا حصہ وُہ دے چکے تھے اب ورکشاپ اُن کی ہے صرف یہ چند ہزار بھی خُدا ترسی میں دیے ورنہ کوئی حصہ نہیں رہتا باقی میرے ابو تو احسن کی زندگی میں ہی انتقال کر گئے تھے امی بھی اُن کے پیچھے پیچھے چلی گئیں بھائی بھابیوں سے چھپ کر جتنا کر سکتے تھے کیا پھر اُنہوں نے بھی ہاتھ کھینچ لیے احسن کے گھر والوں نے اُن کے جیتے جی نہیں پوچھا جانے کے بعد کیا پوچھتے اب تو یہ حالات ہو ایک ایک کر کے ساری چیزیں بک گئی ہیں اور بچے دو دن سے بھوکے ہیں"...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے ایک ہی سانس میں ساری روداد سنا ڈالی...

وُہ صم بکم سی کیفیت میں سب سنتے رہے....

"اتنا سب ہو گیا ایک دفعہ تو اپنے چاچا کے پاس آتی بیٹا میری کوئی اولاد نہیں مگر میں نے اور تیری چاچی نے ہمیشہ اُسے اپنے بیٹا مانا ہے اُس نے بھی ہمیں اتنی ہی عزت دی ہے میں کتنا بد قسمت ہوں میرا بیٹا اِس دُنیا سے چلا گیا مجھے کچھ پتا ہی نہیں میں سمجھتا رہا کہ وُہ بھول گیا ہمیں مجھے کیا پتا تھا کہ وہ اِس دُنیا سے ہی چلا گیا ہے"...

وُہ ضبط کھو کر رو دیے عائشہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو رونے سے روکا...

"چل میرے ساتھ بچوں کو لے کر ہمارے گھر آجا ہم دو بوڑھے بچوں سے رونق ہو جائے گی جو بھی چٹنی روٹی کھائیں گے ساتھ کھا لیں گے ابھی بھی اتنا دم خم ہے مُجھ میں کے دو وقت کو روٹی کھلا سکوں"...

اُنہوں نے لمحے میں فیصلہ کیا اور کھڑے ہو کر بولے...

"نہیں چاچا آپ نے کہہ دیا یہی بہت ہے خدا را زور مت دیجیے گا میں نہیں آؤں گی آپ اور چاچی آئیے گا ناں ہمارے گھر"...

اُس نے اِس انداز سے کہا کہ اُنہوں نے دوبارہ اصرار نہیں کیا..

"اچھا نہیں کرتا یہ رکھ لے بیٹا منع مت کرنا قسم ہے تُجھے"...

اُنہوں نے جیب سے ہزار کے دو نوٹ نکال کر زبردستی اُسکے ہاتھ میں تھما کر مُٹھی بند کر دی...

"چاچا دعائیں چاہیے وُہ انمول ہوتی ہیں میرے پیچھے کوئی نہیں ہے جو میرے لیے دعائیں مانگیں آپ میرے بڑے ہیں بس اپنا ہاتھ رکھ دیں"..

عائشہ نے اپنی نم آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا...

"یہاں خیریت سے آئی ہو بیٹا"..

اُنہوں نے شفقت سے پوچھا...

"جی یہ چین بیچنے آئی تھی چاچا چاندنی کی ہے سوچا تھا آٹھ نو سو مل جائیں گے تو کچھ دن تو گھر چل جائے گا"...

اُس نے چھوٹے بٹوے میں سے چین نکال کر اُنہیں دکھائی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ تو سونے کی ہے"...

اُنہوں نے چین کو دیکھتے ہوئے کہا...

"نہیں چاچا سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے اِس پر"...

عائشہ نے اُن کی تصحیح کی...

"بیٹا عطار کی دکان پر بیٹھ کر اگر خوشبو نہ پہچان سکوں تو کیسا عطاری"...

اُنہوں نے ہولے سے مسکراتے ہوئے کہا..

"مطلب۔۔"

عائشہ نے نہ سمجھ آنے والے انداز ے میں کہا..

"مطلب یہ کہ میرے والد صاحب کی سنہار کی دُکان تھی پندرہ سال میں نے بھی وہاں گزارے ہیں یہ تو والدین کے انتقال کے بعد سے بڑے بھائیوں کا خون سفید ہوا تو نکال باہر کیا اور قابض ہو گئے گھر اور دوکان دونوں پر والد کوئی کاغذی کام تو کر کے گئے نہیں تھے اُنہیں کیا پتا تھا کہ اُن کے بعد یہ ہو گا... خیر وُہ سب باتیں چھوڑو مگر سنو یہ چین پورے ایک تولے کی ہے سونے کی وُہ بھی"...

اُنہوں نے عائشہ کے سر پر بم پھوڑا تھا جیسے وہ گومگوسی کیفیت میں کبھی اُنہیں دیکھتی تو کبھی چین کو...

"مگر احسن نے تو کہا تھا کہ یہ چاندنی کی ہے سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے صرف"...

عائشہ نے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا...

"چلو تمہاری تسلی کے لیے سامنے دکان میں دکھا دیتے ہیں۔۔"

اُنہوں نے کسی کو ٹھیلے کا دھیان رکھنے کے لیے کہا اور عائشہ کے ساتھ سامنے دوکان کو

طرف چل دیئے...

"اسلام علیکم مجھے یہ چین بیچنی ہے"...

چاچا نے چین کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہا...

دوکاندار نے چین اُٹھا کر وزن کیا اور مزید جانچنے لگا..

عائشہ تذبذب کے عالم میں تھی...

"ہے تو اصلی سونا"...

دوکاندار نے چین واپس کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہا...

"ستر ہزار ملیں گے"...

عائشہ کو پہلا جھٹکا چین کے واقعی اصلی ہونے کا لگا تھا دوسرا جھٹکا قیمت سن کر...

"کیا بات کرتے ہو میاں بلکل اصلی سونا ہے ذرا بھی کھوٹ نہیں اور تولے کی قیمت تو پتا ہے ناں کتنی ہے آجکل ستاسی ہزار ہے"..

چاچا نے چین اُٹھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا...

"او بادشاہو تم سنہار ہو یا میں جب کہہ رہا ہوں کھوٹ والی ہے تو مان لو"...

دوکاندار نے ہولے سے ہنستے ہوئے کہا..

"مان لیتا مگر بیٹا تُم نو دو لتیے ہو میرے سامنے دوکان کھولی ہے میرے والد جدی پشتی سنہار تھے مُجھ سے بہتر نہیں بتا سکتے تم سونے کے بارے میں"...

وہ بھرپور اعتماد سے بولے...

"اسّی ہزار سے ایک روپیہ زیادہ نہیں"...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوکاندار نے فوراََ قیمت بڑھائی...

چاچا کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی..

عائشہ صم بکم اُن دونوں کو بحث کرتے دیکھ رہی تھی...

"ستاسی ہزار اصل قیمت ہے اس کی نہ ایک روپیہ کم نہ ایک روپیہ بھی زیادہ لینی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ دکانیں اور بھی ہیں"...

چاچا کا انداز بے لچک تھا...

دوکاندار نے ایک نظر سامنے کیش کاؤنٹر پر بیٹھے لحیم آدمی کو دیکھا اُس نے آنکھ سے کوئی اشارہ کیا تھا...

"ٹھیک ہے میں آپکو پیسے دیتا ہوں"....

کہہ کر وُہ دوکان کے اندرونی حصے میں چلا گیا...

وہ اس پورے عرصے میں بلکل خاموش رہی...

"یہ لیجئے آپکے پیسے"...

دوکاندار نے پیسے گنوا کر ایک لفافے میں ڈال کر اُن کی طرف بڑھا دیے...

"یہ لو بیٹا"..

اُنھوں نے وُہ لفافہ عائشہ کی طرف بڑھا دیا اور وُہ دونوں دوکان سے باہر واپس اُن کے ٹھیلے کی طرف آ گئے...

"اللہ بہت مہربان ہے بیٹا وُہ وہاں سے دیتا ہے جہاں سے آپ نے سوچا بھی نہیں ہوتا"..

"واقعی میں نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا"..

عائشہ نے اُنکی بات کی تائید کی...

"کہاں میں اپنے بچوں کی روٹی کے لیے تڑپ رہی تھی اور اب دیکھیں میرے خدا نے کیسا بندوبست کیا ہے"...

وُہ رو دینے کے قریب تھی...

"سنبھالو خود کو گھر جاؤ میرے بچے دو دن سے بھوکے ہیں بیٹا بلکہ میں چلتا ہوں ساتھ سامان لے کر چلو شاباش"..

انہوں نے کہتے کے ساتھ ہی اپنی دوکان بند کرنی شروع کر دی...

دس منٹ میں وُہ ٹھیلہ کپڑے سے ڈھک کر رسی باندھ کر اندر مارکیٹ میں باقی ٹھیلوں کے پاس چھوڑ آئے...

****
******

"بس بھائی بس یہیں روک دیں"...

عائشہ نے گھر کے دروازے کے سامنے رکشہ رکوایا...

"یہ لو"...

چاچا نے جیب سے سو روپے کا نوٹ نکال کر رکشے والے کو پکڑایا اور سودے کی تھیلیاں اُٹھانے لگے...

"معاذ مما ہیں بیٹا دروازہ کھولو"...

عائشہ نے دروازے پر دستک دی...

"عائشہ سالن بنا رہی ہوں میں ابھی تھوڑی دیر میں آ جانا بچوں کو لے کر"...

ثروت باجی نے اپنی گھر کی پہلی منزل کی گیلری میں کھڑے ہو کر کہا...

"ارے ثروت باجی آپ کب واپس آئیں۔۔"

عائشہ کو خوشگوار حیرت ہوئی...

معاذ نے دروازہ کھول دیا چاچا سامان اندر لے کر جانے لگے...

"ابھی ایک گھنٹے پہلے ہی آئی ہوں بس تمہارے طرف آنے ہی والی تھی کھانا بنا کر"...

آپ ضرور آئیں باجی مگر کھانا میں ابھی خود بنا رہی ہوں سودا لے کر آئی ہو آپ آئیں

آپ کو ساری بات بتاتی ہوں ابھی ذرا جلدی میں ہوں"..

عائشہ نے عجلت میں کہا..

"ہاں چل آتی ہوں پھر شام تک"...

"کیسے ہو بیٹا؟"

چاچا نے زنیرہ اور معاذ دونوں کو پیار کرتے ہوئے پوچھا..

"ٹھیک ہیں دادا"..

معاذ اُنہیں پہچان گیا تھا وہ اکثر احسن کے ساتھ اُن سے ملا تھا اور احسن کے کہنے پر ہی اُنہیں دادا کہتا تھا جبکہ زنیرہ نے اُنہیں نہیں پہچانا تھا کیونکہ جب وُہ اُن سے ملی تھی تو بہت چھوٹی تھی...

"معاذ دادا کو پانی پلاؤ"..

عائشہ نے دروازے بند کرتے ہوئے کہا تو وُہ فوراً جا کر کولر سے پانی بھر لایا...

"مما کھانا"...

زنیرہ نے سب باتوں سے بے نیاز پھر شکم کا سوال کیا..

"ہاں میری جان یہ لو جب تک ماما کھانا بناتی ہیں آپ دونوں یہ سموسے کھالو"..

عائشہ نے سموسوں کا لفافہ معاذ کو دیا اور خود صحن میں رکھی چارپائی پر بیٹھ گئی...

چاچا چاروں اطراف نظریں گھما کر نجانے کیا ڈھونڈھ رہے تھے...

"بہت ویران لگتا ہے احسن کے بغیر یہ گھر درو دیوار سے صرف اُداسی ٹپکتی ہے"..

اُنہوں نے گہری سانس لے کر کہا...

"آزمائش ہے میرے مالک کی گزر جائے گی چاچا"..

عائشہ نے خود کو سنبھالا..

"انشاءاللہ تمہیں ثابت قدم رکھے حوصلہ و استقامت دے جو بیت گیا اُس پر صبر عطا کرے آنے والا وقت رحمت بن کر آئے"..

"آمین"۔۔

عائشہ نے فوراً کہا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|...

"بجلی نہیں ہے۔۔؟"

"دو مہینے سے نہیں ہے تین مہینے کا بل نہیں بھرا تھا کاٹ گئے بھائیوں نے بھی سال تک ہی بیوہ بہن کو ذمے داریوں کو جھیلا اب آٹھ مہینے ہو گئے کوئی اتا پتا نہیں یہ تک نہیں ہوا کہ معلوم کر لیں کے بہن اور بچے زندہ بھی ہیں یا پیٹ کا دوزخ نہ بھرنے کی وجہ سے مر گئے"..

عائشہ نے سخت لہجے میں کہا..

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

"خُدا عُمر دراز کرے ایسی باتیں نہ کرو بیٹا تمہیں اپنے بچوں کے لیے جینا ہے"..

"ہاں اب یہی مقصدِ حیات ہے خُدا کا شُکر ہے اگر اُنہوں نے احسن کو مجھ سے دور کیا ہے تو اُن کے بعد جینے کی وجہ بھی دی ہے ورنہ میں اُن کی ساتھ ہی چلی جاتی چاچا میں نہیں بتا سکتی کسی کو میرا دِل کتنا دکھتا ہے اِن دونوں کو ہی تو دیکھ کر کلیجے میں ٹھنڈک پڑتی ہے.. میرے اللہ نے مجھے کبھی بے آسرا نہیں چھوڑا پچھلے آٹھ مہینے سے اگر ثروت باجی نے ہمیں نہ سنبھالا ہوتا تو شاید"...

وُہ رنجیدہ ہوگئی...

"کسی نے کسی کو نہیں سنبھالا سب کو اللہ نے وسیلہ بنایا ہے بس غم نہ کر صابر رہ اسی طرح اللہ بہترین اجر دے گا"...

انہوں نے عائشہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور جانے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے...

"چاچا یہ آپکے پیسے"...

عائشہ نے دو ہزار روپے اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا...

"میرے بچوں کے لئے ہے منع مت کر بیٹانہ واپس کر مجھے ہمیشہ خلش رہے گی کے مجھے نہ اپنے بیٹے کے جانے کا پتا چل سکا نہ اُس کے عزیزوں کی تہی دستی حالت کا پتا نہ چل سکا"....

اُن کی آواز میں ملال تھا....

"کتنا بل ہے بجلی کا..؟"

انہوں نے ماحول میں رنج و غم کی فضا کم کرنے کے لیے نارمل انداز میں پوچھا...

"چھ ہزار"..

"مجھے سارے بلز لادو میں بھر وادوں گا اور اِس میں مجھے کوئی بحث نہیں سننی"..

اُن کا انداز دوٹوک تھا عائشہ نے تردد نہ کیا بل لا کر دے دیے..

"اب میں چلتا ہوں بیٹا گھر جا کر تمہاری چاچی کو بھی یہ خبر سنانی ہے نجانے اُس کا کیا حال ہو گا بڑا دُلارا تھا حسن اُس کا"...

انہوں نے شکستہ دلی سے کہا...

"اُنہیں لے کر آجائیں یہاں میرا بہت دل کرتا ہے کسی اپنے کی گود میں سر رکھ کر

سو جاؤں بہت تھک گئی ہوں احسن کے جانے کے بعد سے سکون کی نیند نہیں آئی"...

وُہ یاسیت سے بولی..

"کل ہی آجائے گی وُہ اُس سے نہیں رُکا جائے گا"..

وُہ نرمی سے بولے...

"یہ پیسے اپنے پاس رکھ لیں یہاں محفوظ نہیں ہیں بس جب ضرورت ہو گی آپ سے خود لے لوں گی آپ انہیں اپنے پاس رکھ لیں۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائشہ نے پیسوں کے لفافے میں سے سات ہزار نکال کر باقی کے پیسے اُنہیں دے دیے ...

"ٹھیک ہے میں بینک جمع کروادوں گا وہاں میرے پاس سے زیادہ محفوظ رہیں گے"...

اُنہوں نے لفافہ لے لیا...

"اپنا اور بچوں کا بہت خیال رکھنا بیٹا میں اب جب وقت ملا چکر لگاتا رہوں گا خُدا حافظ"..

اُنہوں نے شائستگی سے کہا اور چلے گئے..

داخلی دروازہ بند کرنے کے بعد وہ کمرے میں آئی تو وہ دونوں ابھی تک چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے سموسے کھا رہے تھے...

"مما یہ آپکے لیے "..

معاذ نے بقایا تین سموسے اُسے دیے...

"آپ دونوں کا پیٹ بھر گیا"..

"جی مما"..

زونیرہ نے جواب دیا...

"میری جان"..

اُسے زونیرہ کے چہرے پر پھیلی مطمئن مسکراہٹ پر جی بھر کر پیار آیا اُس کی نظریں بے اختیار ہی بیٹی کے چہرے پر پھسلتی چلی گئیں۔خوبصورت شہد رنگ آنکھیں،سیاہ خمدار پلکیں،کھلتا ہوا رنگ،چھوٹی سی ناک،اور بھرے بھرے گلابی ہونٹ۔وہ جب بات کرتے کرتے تھوک نگلتی تو دائیں گال میں بہت گہرا گڑھا پڑتا تھا۔وہ ہو بہو احسن کی شکل تھی۔۔عائشہ کی پلکوں پر پھر سے نمی اترنے لگی...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ نے مُجھ سے چین کے متعلق جھوٹ بولا تھا حسن تا کہ میں آپ پر فضول خرچی کو لے کر غصہ نہ کروں اور اگر کوئی اور وقت ہوتا اور آپ ساتھ ہوتے تو میں واقعی ایسا کرتی مگر اِس وقت یہ میرے لیے نعمت سے ہر گز بھی کم نہیں آپ جا کر بھی کہیں نہیں گئے آپ سے جڑی چیزیں اور رشتے دونوں آج بھی مجھے فیض دے رہے ہیں"...

اُس نے اپنے تخیل میں احسن کا شکریہ ادا کیا تھا...

"زونی کے لیے چینی والا پراٹھا بناؤں گی میں رات میں اور معاذ اور مما دال چاول کھا لیں گے ٹھیک ہے"...

اُس نے اُن دونوں سے پوچھا...

"اوکے مما"..

وہ دونوں ایک ساتھ بولے...

"وُہ کہتے ہیں ناں عائشہ اللہ وہاں سے نوازتا ہے جہاں سے اُمید بھی نہ ہو"..

ثروت باجی نے اُس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے کہا..

"ہاں باجی مجھے تو لگتا تھا کہ یہ چاندنی کی ہے اِس لیے اِس پورے عرصے میں کبھی بیچنے کا

خیال نہیں آیا اللہ تعالیٰ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے بس صحیح وقت کا انتظار کرتا ہے اور اِس سے صحیح وقت کیا ہو سکتا تھا کہ میرے بچے دو دن سے بھوکے تھے"...

اُس کی آنکھوں میں پھر سے نمی اُترنے لگی..

"مجھے ہی خیال نہیں رہا میری بہن کہ اپنے گھر کی چابی تُجھے دے جاتی مجھے لگا تیرا بھائی آیا تھا تو راشن ڈلوا گیا ہوگا۔۔۔"

اُنہوں نے تاسف سے کہا...

"باجی کیا مذاق کرتی ہو میرے بھائی یہاں کیسے پچھلے آٹھ مہینے سے ایک کال تک نہیں آئی تو ملنے آنا تو دور کی بات ہے"..

اُس نے طنزیہ ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے نہیں احمد ہی کہہ رہا تھا کہ اُس نے عائشہ باجی کے بڑے بھائی کو دیکھا تھا کسی آدمی کو ساتھ سندھی ہوٹل پر"...

ثروت باجی نے ذہن پر زور ڈال کر بتایا۔۔۔

"آئے ہوں گے بیوی کے پیچھے دُم ہلاتے ہلاتے سُسرال جو ہے یہاں اُن کا بیوی نے ہی

منع کیا ہو گا مت جانا اپنی بھیک منگی بہن کے گھر"...

عائشہ یوں ظاہر کر رہی تھی جیسے اُسے کوئی فرق ہے نہیں پڑتا...

"سچ میں خون سفید ہو چکا ہے ایک ہی شہر میں اتنے قریب ہوتے ہوئے بھی بہن کا حال تو معلوم کرنے کی توفیق نہیں لعنت ہے ایسے بھائیوں پر بھابیوں پر بھی"...

اُنہوں نے دُکھ سے کہا...

"جو کہنا ہے میرے بھائیوں کو کہیں باجی بھابیوں کا اور میرا تو کوئی خونی رشتہ نہیں وُہ کیوں فکر کریں گی قصور تو اُن زن مریدوں کا ہے اور میری اپنی سگی بہن کا بھی جو پردیس جا کر ایسی بھولی کہ نہ امی بابا کے جنازے پر آئی نہ مُجھ سے رابطہ رکھا میری پسند کی شادی پر سب لوگوں نے مُجھ سے سارے رشتے ناطے توڑ لیے مگر اپیا کی گھر سے بھاگ کر کی جانے والی شادی کو سب نے کچھ دنوں بعد یہ کہہ کر قبول کر لیا "کہ شادی کی ہے کوئی گناہ تو نہیں..."تب بھائیوں کی غیرت بھی افتخار بھائی کی جانب سے ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب کی آفر ہونے سے سو گئی"...

وُہ سخت مایوس تھی اپنے سگے رشتوں سے ماں باپ کے علاوہ کسی نے بھی تو اُسے محبت یا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماں تو دور پوچھا تک نہیں تھا...

"چھوڑ عائشہ کیوں اپنا خون جلاتی ہے"..

"نہیں باجی میں نے کوئی بھاگ کر شادی نہیں کی تھی بس اپنے ابو کی پسند کو پسند کیا تھا اور میرے بھائی بہن چاہتے تھے میں انکار کر دوں یہاں تک کہ امی بھی یہی چاہتی تھیں صرف اِس لیے کہ احسن ایک "مکینک" تھے افتخار بھائی کی طرح اُن کا دوبئی میں کوئی بزنس نہیں تھا میرے بھائیوں کی طرح وہ بڑی بڑی کمپنیوں میں جاب نہیں کرتے تھے وُہ اُن کے ہم پلہ نہیں تھے مگر احسن سب سے بہت اچھے تھے بہت محبت کرنے والے، عزت کرنے والے مجھے اپنے فیصلے پر کبھی بھی پچھتاوا نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا ہے کہ اُنہوں نے مجھے احسن جیسے مرد کی بیوی بنایا وُہ ایک باعثِ فخر جیون ساتھی تھے"...

عائشہ اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے پُر سکون انداز میں کہا...

"چھوڑ ان باتوں کو اب سوچا ہے آگے کیا کرنا ہے؟؟"

"ہاں بچوں کو دوبارہ اسکول میں داخل کرواؤں گی اور کوئی جاب ڈھونڈوں گی بس اب

بہت ہو گیا بھاڑ میں گئی اِن کی جھوٹی غیرت ارے اگر یہ لوگ اتنے غیرت والے ہیں تو بٹھا کر کھلائیں اپنی بیوہ بہن کو گھر میں نہیں مہینے مہینے اِن لوگوں نے پوچھنا تک نہیں کہ زندہ ہو یا مر گئی مگر جہاں نوکری کی بات کی باسی کڑھی میں اُبال آ جاتا ہے"...

وُہ تنفر سے بولی...

"آجکل ڈگریاں لے کر لوگ بے روزگار گھوم رہے ہیں تُم نے تو میٹرک بھی مکمل نہیں کیا کون نوکری دے گا"..

"اللہ بہت بڑا ہے باجی کیا کم پڑھے لکھے لوگوں کو بھوکا مارتا ہے اللہ نہیں یہ سب اللہ کے کام ہے وہی بہتر جانتا ہے میں اپنی کوشش کروں گی کل سے اُس رقم کے سہارے تین چار مہینے گزر جائیں گے بعد میں کیا ہو گا پھر یہی فاقے"...

عائشہ نے پُر اعتماد لہجے میں کہا...

"اللہ کامیاب کرے گا"...

ثروت باجی نے مسکرا کر کہا...

"امی یہ گھر گروی رکھنا ہو گا کاروبار نقصان میں جارہا ہے اور ہمارے پاس مزید کوئی سرمایہ باقی نہیں آپ بات کیوں نہیں سمجھ رہی ہیں اگر ایسا ہی چلتا رہا تو کچھ ہی دنوں میں ہمارا دیوالیہ نکل جائے گا سڑک پر آجائیں گے ہم"...

دونوں بیٹے منیرہ کو پھر سے سمجھا رہے تھے مگر وہ بضد تھیں کہ گھر کو گروی نہیں رکھنے دیں گی..

"امی بیچنے کو تو نہیں بول رہے گروی رکھ رہے ہیں بس جیسے ہو کاروبار چل پڑے گا ہم کاغذات چھڑا لیں گے"...

جنید نے رسان سے سمجھایا...

"اور اگر کاروبار نہیں چلا تو سر سے چھت بھی جائے گی پھر تو جیسے بڑا محلوں میں ہوں گے"..

وُہ اڑی رہیں۔۔۔

"جنید ایک طرح سے اگر دیکھا جائے تو امی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں کیا گارنٹی ہے کہ

اگر گھر گروی رکھنے کے بعد بھی کاروبار نہ چلا تو کہاں سے قرض اتاریں گے ہم بے گھر الگ ہوں گے"...

منجھلی بہو نے ساس کی حمایت کی...

"اچھے کی اُمید رکھیں گے تو اچھا ہو ہو گا امی ہو سکتا ہے کاروبار پہلے سے بھی اچھا چلنے لگ جائے"..

بڑی بہو کا تو فرض تھا منجھلی کی بات کو رد کرنا...

"صحیح کہہ رہی ہے زبیدہ"..

بڑے بیٹے جبار نے بیوی کی ہاں میں ہاں ملائی...

"تو ہم لوگ کیا کریں کہاں سے پیسے لائیں دو پلاٹ تھے وُہ پہلے بیچ کر لگا دیے اب بس یہ ایک گھر ہے دفتر کا کرایہ الگ ہے چلے نہ چلے کرایہ مہینے کے مہینے دینا پڑتا ہے کیسے پورا ہو گا سب"...

جنید سر پکڑ کر بیٹھ گیا...

"ایک کام ہو سکتا ہے..؟"

منجھلی بہو راشدہ کے ذہن میں فوراً خرافات آئی...

"کیا "

جنید اور جبار ایک ساتھ بولے..

"احسن کا مکان جو ہے اُسے بیچ دیں ویسے بھی اب وُہ تو ہے نہیں صرف تین لوگ تو ہیں اور اتنے بڑے گھر میں رہ کر وُہ لوگ کیا کریں گے عائشہ کو نکال کر اُس کے بھائیوں کے پاس بھیجو..."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

راشدہ نے تنفر سے کہا...

"ایسا ممکن نہیں ہے ابا جی وُہ گھر احسن کے نام کر کے گئے ہیں وہ جائداد میں سے اُس کا حصہ ہے ہم کیسے اُس کی بیوہ اور یتیم بچوں کو گھر سے نکال سکتے ہیں"...

جبار کو راشدہ کی بات سمجھ نہ آئی..

"ایک منٹ ایک منٹ بھائی صاحب راشدہ ٹھیک کہہ رہی ہے ابا جی نے وُہ گھر زبانی طور پر احسن کے نام کیا تھا کوئی کاغذی کروائی نہیں کی تھی وُہ گھر قانونی طور پر احسن کے نام نہیں ہے"..

جنید کی آنکھوں میں مکاری تھی ..

"ٹھیک کہہ رہی ہے دفع کرو اُس منحوس لڑکی کو میرے جوان بیٹے کو پہلے اپنی زلفوں کے جال پھنسایا اور پھر کھا گئی اُس کی وجہ سے میں نے اپنی بہن کو کھویا ہے نہ وُہ آتی نہ احسن راشدہ سے شادی سے انکار کرتا نا ہی میری بہن اِس دُنیا سے جاتی"...

منیرہ نے سنگدلی سے کہا جبکہ جنید کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات اُبھرے تھے...

"پر امی عائشہ کہاں جائے گی بچوں کو لے کر اور اُس گھر اور احسن کی بیوہ اور بچوں کا ہے"...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زبیدہ نے خُدا ترسی دکھائی...

"بھاڑ میں جائے وہ اور اُس کو بچے جنید جلد از جلد اُس منحوس عورت سے گھر خالی کرواؤ اور بیچ اُسے"..

منیرہ نے بے رحمی سے کہا..

"ٹھیک ہے میں ایک دو دن میں اُس گھر کی جعلی کاغذات تیار کرواتا ہوں جو امی کے نام پر ہوں گے تاکہ وہ کوئی تماشہ نہ کر سکے اور نہ اُس کو اتنی اوقات ہے کہ کوٹ کچہریوں

کے دھکے کھائے گی"...

جنید نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا...

"ٹھیک ہے جیسا آپ لوگوں کو ٹھیک لگے"..

جبار نے بھی ہاتھ جھاڑے...

"تیری وجہ سے میری ماں اِس دُنیا سے گئی اور مجھے اِس طلاق یافتہ دو بچوں کے باپ سے شادی کرنی پڑی عائشہ اب میرا وقت ہے تُجھ سے بدلہ لینے کا"...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

راشدہ نے اپنے تئیں عائشہ سے زبردست انتقام لیا تھا اُس کے دِل میں عائشہ اور اُسکے بچوں کے لیے بہت بغض و کینہ تھا...

نیلگوں آسمان پر طائروں کے غول کے غول اڑ رہے تھے سارے میں پرندوں کی چہچہاہٹوں کی گونج صحن میں اوس سے بھیگی گھاس کی باس بکھری ہوئی تھی۔ سورج ابھی نکلا نہ تھا مگر افق کے مشرقی کناروں پر شوخ رنگ لہریئے نظر آنے لگے تھے۔

اُس نے دوپٹے کو نماز پڑھنے کے انداز میں اپنے چہرے کے گرد لپیٹا اور صحن میں رکھے تخت پر پیر اوپر کر کے بیٹھ گئی اور آنکھیں آسمان پر ٹکا لیں جہاں چاند ابھی تک موجود

تھا۔۔۔

"آپ کے جانے کے بعد یوں لگا تھا جیسے سب ختم ہو گیا اب میں بھی جی نہ سکوں گی جب آپ کے دُنیا سے جانے کی خبر مُجھ تک پہنچی تو یوں لگا اگلے لمحے میں بھی اِس دُنیا سے رخصت ہو جاؤں گی جیسے پورا آسمان مُجھ پر آ گرا ہو تب مجھے وُہ وقت یاد آیا جب میں بابا کے چلے جانے کے بعد امی کو خود کو سنبھالنے کی تلقین کیا کرتی تھیں"..

اُس نے خود سے کہا..

"امی میری بات سن کر اکثر رونے لگ جاتی تھیں اور روتے میں سے یکدم مسکرا کر کہتیں"...

عائشہ کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر آ کر ٹھہر گیا..

"خُدا کسی پر یہ وقت نہ لائے اور زندگی کے آخری ایام میں تو بالکل نہیں جب پاس جینے کی وجہ ہی نہ ہو اولاد پل بڑھ کر اپنی اپنی گرہستیوں میں مصروف ہو جائے اُن کا فرض صرف اتنا رہ جائے کہ امّاں کھانا کھایا، امّاں تمھارے لیے کپڑے لایا ہوں سلوا لینا، امّاں دوائی کھائی، امّاں مر جاؤ دفنا آؤں گا، مر گئی امّاں دفنا آیا، سال میں ایک رات عرفہ کر

آؤں گا شبِ برات کو.. میں نے امّاں کو ٹوکا تھا ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو تو اُس نے میرے کان میں کہا اچھا اور نیک شوہر بڑی نعمت ہے جوانی، ادھیڑ عمری تو بچوں کے پیچھے بھاگتے کٹ جاتی ہے مگر بڑھاپا جیون ساتھی کے سہارے ہی کٹتا ہے تب آپ اپنے اور اس کے بیچ میں بچے کو نہیں سلا سکتے کیونکہ وُہ بچہ کسی اور کے پہلو میں سو رہا ہوتا ہے تب جا کر شادی کی اہمیت معلوم ہوتی ہے جوانی تو بیج بونے اور ادھیڑ عمری اُس بیج سے نکلنے والی فصل کی دیکھ بھال میں گزرتی ہے اور مجھے جب تیرے باپ کی ضرورت تھی تب وُہ چلا گیا میں منتظر ہوں کب بلاوا آتا ہے اکیلے کمرے میں نیند نہیں آتی اِس لیے پوتا یا پوتی لے آتی ہوں اپنے پاس سلانے مگر یہ بھی تو عارضی ہے ناں زندگی بہت بے درد ہے عائشہ اچھے ہمسفر کا ہونا بہت ضروری ہے..." وُہ زار زار رونے لگی۔

"امی آپ نے تو زندگی کے دو موسم گزار لیے تھے اپنے جیون ساتھی کے ساتھ مگر آپ کو بیٹی تو بہت حرماں نصیب ہے زندگی کی پہلی خزاں میں ہی اُجڑ گئی"...

وُہ شکوہ کناں تھی...

"نہ میری بچی میری جان غم مت کر بڑھاپے کی بیوگی اگر اذیت ہے تو جوانی کی بیوگی امتحان تُجھے ابھی بہت کچھ برداشت کرنا ہوگا"...

عائشہ کو ایسا لگا جیسے اُس کی امی اِرد گرد ہی موجود ہو...

"اللہ اکبر اللہ اکبر"...

مسجدوں سے اذان کی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھیں اُس نے جھٹ اپنے آنسوؤں کو صاف کیا اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑی ہو گئی....

"ویسے امی یہ ٹھیک نہیں کر رہیں اُس بیچاری کے ساتھ دو چھوٹے چھوٹے بچوں کا ساتھ ہے کہاں خوار ہو گی وُہ"...

زبیدہ نے کتری ہوئی پیاز گرم تیل میں ڈالتے ہوئے کہا...

"آپ کو بہت ہمدردی ہو رہی ہے اُس منحوس سے اُس کی وجہ سے میری امی اِس دُنیا سے گئی ہیں"..

راشدہ نے نفرت سے کہا...

"جیسے میں تو جانتی نہیں تمہیں اپنی ماں کے جانے کے غم سے زیادہ احسن کی بیوی نہ

بن پانے کا غم ہے جس کا بدلہ تُم عائشہ سے لینا کا سوچ رہی ہو"..

زبیدہ نے بغیر لگی لپٹی رکھے بغیر کہا...

"مجھے کس بات کا غم ہونا بھا بھی بلکہ اچھا ہی ہے کہ میری شادی احسن سے نہیں ہوئی ورنہ چھ سال میں ہی اُجڑ جاتی"..

راشدہ نے سفاکی سے کہا...

"یہی میں کہہ رہی ہوں وہ بیچاری پہلے ہی اُجڑی ہوئی ہے اب اُسے بے گھر تو نہ کرو اور کس برتے پر اُس کی واحد پناہ گاہ چھینی جا رہی ہے کیا ہم سب نہیں جانتے جیسے اُن دونوں کی شادی کے بعد ہم سب نے اُن سے ہر قسم کا تعلق ختم کر دیا تھا اسی طرح عائشہ کے گھر والوں نے تعلق ختم کر دیا تھا اُن دونوں سے کیوں یتیموں کی بد دعائیں لینے والے کام کرنا"..

زبیدہ نے سمجھانا چاہا...

"ہاں سارے گناہ ہم ہی کر رہے ہیں سارے عذاب ہم پر ہی آئیں گے آپ کو اگر اتنی ہی ہمدردی ہو رہی ہے اُس کے بیوہ اور بے آسرا ہونے سے تو پڑھوا دیں اپنے امریکہ

پلیٹ بھائی سے اُس کے تین بول"...

راشدہ نے تپ کر کہا...

"تُمھیں پتا ہے راشدہ تُم کینہ پرور ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی بد تمیز اور بد لحاظ بھی ہو اور بے حسی میں تمہارا اور امی کا کوئی ثانی نہیں زندگی کے آخری دن چل رہے ہیں اُس بڑھیا کے مگر طے کر کے بیٹھی ہے کہ مرتے دم تک بس گناہ اور زیادتیاں کرنی ہیں اُس نے پتا نہیں مر کر کس منہ سے رب کے حضور پیش ہو گی"..

اُس نے پلیٹ سنک میں تقریباً پھینکی تھی...

"ہوش میں تو ہو بہن کچھ عقل کو ہاتھ مارو تُم جس کے لیے ایسی زبان استعمال کر رہی ہو وُہ ساس ہے تمہاری اگر سن لیا تو تمہارے اگلے پچھلوں کو رگڑا دے دی گی بڑی خبیثن ہے اوپر سے اِس عمر میں بھی زبان کے جوہر ایسے کے ہر کوئی عش عش کرے کیوں اپنے مرحوم پیاروں کو قبروں میں ہچکیوں کا دورہ لگوانے پر تُلی ہو"..

راشدہ نے ارد گرد دیکھتے ہوئے ہولے سے ہنس کر کہا...

"ایسی بد بد روح کے لیے کون اچھے لفظوں کا استعمال کر سکتا ہے میرا تو اِس کی شکل دیکھ

کر دل کرتا ہے سل بٹے پر پیس دوں یا اِمام دستے میں کوٹ دوں بہت ہی کوئی سنگدل ہے اور تُم بھی آخر اسی کا خون ہو تب ہی اتنی سفاک ہو"...

زبیدہ نے پتیلی میں کفگیر گھماتے ہوئے کہا...

"جو کہنا ہے کہہ لو میں تو اپنا بدلہ ہر صورت لے کر رہوں گی"...

راشدہ نے بے فکری سے کہا اور باہر سے آتی منیرہ کی آواز پر سر دھنتی کچن سے باہر چلی گئی ...

"اسلام علیکم مما آپ کہاں گئی تھیں...؟"

گیٹ بند کرتے ہی معاذ نے سوال کیا...

"وعلیکم السلام بیٹا ایک ضروری کام سے گئی تھی آپ ایک گلاس پانی لے کر آؤ میرے لئے"..

عائشہ نے اپنی سیاہ چادر اُتار کر ایک طرف رکھا اور تخت پر بیٹھ گئی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ لیجئے"..

معاذ نے گلاس اُسے دیا اور ساتھ ہی بیٹھ کر تھیلیاں چیک کرنے لگا...

"برف لے کر آنے کی کیا ضرورت تھی ثروت باجی سے بیٹا ویسے ہی سردی ہے گلا خراب ہو جائے گا"..

عائشہ نے گلاس واپس رکھتے ہوئے کہا...

"نہیں مما یہ تو میں فریج سے لے کر آیا ہوں لائٹ آ گئی ہے ناں"..

"کب آئی؟"

"صبح جب آپ گئی تھیں اُس کے تھوڑی دیر بعد ہی آ گئی تھی زونی تو جب سے اُٹھی ہے ٹی وی پر کارٹون دیکھ رہی ہے باربی بیکار۔۔"

معاذ نے منہ بناتے ہوئے کہا..

"میرا بچہ..." عائشہ کو اُس کے منہ بُھلانے پر بہت پیار آیا..

"چلو آپ مما کی مدد کرو میں آج آپ کا پسندیدہ مٹر پلاؤ بناؤں گی آپ میری مٹر چھیلنے میں مدد کرو شاباش"...

عائشہ نے چادر اور پرس اٹھاتے ہوئے کہا اور اندرونی کمروں کی طرف چلی گئی...

"اسلام علیکم مما"...

زونیرہ نے اُسے دیکھتے ہی سلام کیا...

"وعلیکم السلام بیٹا"..

اُس نے مسکرا کر کہا...

"مما یہ لیں مٹر کی تھیلی اور باؤل"..

NEW ERA MAGAZINE .com

معاذ کی بس ایک ہی کوشش ہوتی تھی کہ بس اپنی مما کے پاس پاس رہے...

"چلو ہم بھی باربی کارٹون دیکھتے ہیں آج"..

عائشہ نے معاذ کو اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے کہا...

"بیٹا جا کر دیکھو باہر دروازے پر کون ہے اور پوچھ کر کھولنا"..

عائشہ نے دروازے کی دستک سن کر معاذ سے کہا...

"جی مما"...

"کون ہے معاذ"...

عائشہ نے بیٹھے بیٹھے ہی آواز لگا کر پوچھا..

"ہم ہیں بہو"...

جانی پہچانی آواز پر اُس نے پلٹ کر دیکھا تو معاذ کے ساتھ چاچا اور چاچی اندر داخل ہوئے...

"اسلام علیکم"...

عائشہ نے فوراً پاس پڑا دوپٹہ اُٹھا کر سر پر ڈالا اور چاچی کے گلے لگ گئی...

"وعلیکم السلام بہو جیتی رہو خوش رہو"...

اُنہوں نے نم آنکھوں کے ساتھ اُس کے سر کا بوسہ لیا....

"بیٹھیں آپ دونوں معاذ صحن سے جا کر کرسیاں لے آؤ"...

"نہیں بہو ہم کوئی مہمان تھوڑی ہیں جیسے تُم لوگ بیٹھے ہو ویسے ہی ہم بیٹھ جائیں گے"...

وُہ دونوں فرش پر ہی بیٹھ گئے...

"آپ کی طبیعت کیسی ہے آخری دفعہ احسن کے ساتھ ہی ملی تھی آپ سے تب آپ کو بلڈ پریشر کی شکایت رہتی تھی"...

وُہ دونوں ہی خود کو رونے سے روک رہی تھیں...

"میں بھی اُس سے آخری بار تب ہی ملی تھی مجھے نہیں پتا تھا کہ اب کبھی اُس کی اتنی پیاری مسکراہٹ نہیں دیکھ سکوں گی کیسا زندگی سے بھرپور بچہ تھا ایسا گبھرو جوان"...

اُن کا لہجہ بھیگنے لگا..

عائشہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا خود کو رونے سے روکنے کے لئے...

"نظر لگی ہے تُم دونوں کو حاسدوں کی جانتی نہیں ہوں میں کیا کتنی مرچیں لگتی تھی منیرہ اور اُس کی بھانجی کو تُم دونوں کو یوں خوش دیکھ کر پھر احسن تُجھ سے محبت بھی تو بے انتہا کرتا تھا اُسے تیرے خلاف ایک لفظ برداشت نہیں تھا مجھے آج بھی یاد ہے جب احسن معاذ کو لے کر پہلی بار اپنے گھر گیا تھا تو منیرہ نے کیسا تماشہ لگایا تھا کہ پورے محلے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے سنا تھا وُہ عورت تو اتنی بے حس اور خبیث تھی کہ اُس معصوم کی طرف دیکھنا تو در کنار اُلٹا اُسے اور تُجھے مرنے کی بد عائیں دے رہی تھی بس اُس کے بعد سے احسن نے اُن لوگوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھا جنید بھائی (احسن کے والد) کے انتقال تک وُہ اُن سے باہر ہی ملتا رہا"...

اُنہوں نے دوپٹے سے آنکھیں آنسو پونچھتے ہوئے کہا..

"ہاں ابو تو تقریباً روز ہی معاذ سے ملنے آتے تھے میرا خود میکہ صرف تب تک تھا جب تک امی ابو زندہ رہے اب تو عرصہ ہوا میں نے اُس گھر کو نہیں دیکھا جہاں میرا پورا بچپن گزرا ہے"...

عائشہ نے متاسفانہ انداز میں کہا...

"مٹر بنا رہی ہو..؟"

"ہاں معاذ کو بہت پسند ہے مٹر کا پلاؤ اُس کے لئے بنا رہی ہوں"..

اُس نے معاذ کی طرف محبت سے دیکھتے ہوئے کہا...

"میرے بچے احسن کو بھی بڑا پسند تھا میرے ہاتھ کا مٹر قیمہ"..

وُہ زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولیں..

"اِس سب کی کیا ضرورت تھی چاچی آپ آ گئیں یہی کافی ہے میرے لیے"....

عائشہ نے پھلوں، مرغی، گوشت اور بچوں کے کھانے کی چیزوں کے شاپرز کو دیکھتے ہوئے کہا...

"میری خوشی ہے بیٹی اِس سے نہیں روکنا"..

وُہ برجستہ بولیں تو عائشہ نے مزید کچھ نہیں کہا..

وُہ لوگ ایک گھنٹہ بیٹھ کر واپس چلے گئے عائشہ نے کھانے تک روکنے کی بہت کوشش کی مگر وُہ دونوں چلے گئے۔۔۔

"مما یہ دادا نے دیے ہیں..؟"

معاذ نے پانچ سو کا نوٹ اُسے دیتے ہوئے کہا...

"یہ کب دیے اُنہوں نے؟؟ "

عائشہ نے حیرت سے پوچھا۔۔

"جب آپ کچن میں گئی تھیں اور مجھے دادی نے کہا تھا کہ ہمارے جانے کے بعد مما کو دے دینا"۔۔۔

عائشہ پورے دل سے مسکرا دی۔۔۔

"ایسے بھی تو لوگ ہیں نہ میرا کوئی اِن سے خون کا رشتہ ہے نہ احسن کا مگر خونی رشتوں سے بڑھ کر ہمارا خیال رکھ رہے ہیں خود کے حالات بھی کوئی بہت اچھے نہیں ہیں مگر بات صرف احساس کی ہے انسانی ہمدردی کی ہے"۔۔

اُس نے دِل میں سوچا۔۔۔

دروازہ ایک بار پھر سے بج اُٹھا۔۔۔

"جا میرا بیٹا گیٹ کھول آ"۔۔

عائشہ نے معاذ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو وُہ جی مما کہتا ہوا چلا گیا۔۔۔

"اسلام علیکم عائشہ بھئی منہ میٹھا کرو بس تُم"۔۔

دروازہ کھلتے ہی ثروت باجی اُس کے پاس آئیں اور پورا پورا گلاب جامن اُس کے منہ میں

تقریباً ٹھونس دیا...

"وعلیکم السلام ارے بتائیں تو ہوا کیا ہے ماشاللہ سے بہت خوش لگ رہی ہیں..؟"

عائشہ نے گلاب جامن بھرے منہ کے ساتھ پوچھا...

"خیر سے فریحہ کے یہاں بیٹا ہوا ہے"..

اُنہوں نے چہکتے ہوئے بتایا..

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ باجی ہائے مطلب میں خالہ بن گئی آپ کو بھی مبارک ہو نانی جان۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائشہ نے اُنہیں گلے لگاتے ہوئے کہا وہ واقعی بہت خوش تھی آخر فریحہ اُس کی واحد سہیلی جو تھی...

"میں اور احمد ابھی بس نکل رہے ہیں حیدر آباد کے لئے بس اپنی بچی کو خوشخبری سنا کر منہ میٹھا کروانے آگئی باقی محلے میں آکر مٹھائی بانٹوں گی"...

"باجی فریحہ ٹھیک ہے ناں کیونکہ ڈاکٹر نے تو دو ہفتے بعد کی تاریخ دی تھی"..

اُس نے متانت سے پوچھا...

"ہاں فریحہ بھی بلکل ٹھیک ہے بس اللہ کے کام وہی جانتا ہے ورنہ دیکھو اگر ایسا کچھ ہوتا تو میں ابھی دو دن پہلے ہی تو واپس آئی ہوں حیدر آباد سے"...

ثروت باجی نے عائشہ کا ہاتھ دبا کر رسان سے کہا...

"اچھا یہ لے ایک چابی گھر کی اپنے پاس رکھ کچھ بھی ضرورت ہو جو بھی چاہیے ہو لے لینا میں تو اب ہفتہ دو ہفتہ سے پہلے آؤں گی نہیں دیکھ ناں فریحہ کے پاس کون ہے اکیلا امان کیا کیا کرے گا میں رُک جاؤں گی تو دونوں کو ہی آسرا ہو جائے گا اب اتنے دن گھر خالی بھی نہیں چھوڑ سکتی ناں تو بس جا کر اگر بتی جلا دینا اور جھاڑ جھنکار بھی کر دینا"...

اُنہوں نے چابیوں کا گُچھا اُس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا...

"بے فکر ہو کر جاؤ آپ بلکہ ایک منٹ ٹھہرو"..

وُہ اندر سے جا کر ہزار روپے لے آئی اور اُن کے ہاتھ میں رکھ کر بولی...

"یہ میری طرف سے حسین کے ہاتھ میں دے دینا اور یاد دلانا اُس موٹی کو کہ جیسا طے ہوا تھا کہ اُس کی پہلی اولاد کا نام میں رکھوں گی جیسے اُس نے معاذ کا رکھا تھا تو میں نے "حُسین" رکھا ہے اگر امان بھائی کو کوئی اعتراض نہ ہو تو یہی نام رکھنا"..

"وہ سب تو ٹھیک ہے مگر پیسے رہنے"...

"باجی کیا میں اب اپنے بھانجے کو اپنی خوشی سے کچھ دے بھی نہیں سکتی بس آپ کچھ نہ بولو اور جلدی جاؤ "..

عائشہ نے اُن کی بات کاٹ کر کہا...

"امی آجائیں گاڑی آگئی ہے "...

احمد مین گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہوئے بولا...

"چل ٹھیک ہے اپنا اور بچوں کا بہت خیال رکھنا میں چلتی ہوں۔۔۔"

"ٹھیک ہے خیریت سے جائیں کل صبح اپنے گھر کی لینڈ لائن پر کال کرنا میں صفائی کے لئے جاؤں گی تو بات ہو جائے گی اُس موٹی سے بھی خُدا حافظ "...

"ہاں ٹھیک ہے خُدا حافظ۔۔۔"

اُنہوں نے بھی الوداعی کلمات کہے...

"اللہ حافظ عائشہ باجی"..

احمد نے بھی کہا اور اُن کے پیچھے پیچھے چلا گیا...

"اللہ بخریت وعافیت منزل تک پہنچائے سفر آسان کرے۔۔۔"

اُس نے دِل میں کہا...

"معاذ گیٹ بند کر کے میرے ساتھ کچن میں آجاؤ زونی کو دیکھنے دو ٹی وی آپ میری مدد کرواؤ"...

عائشہ نے مٹر کے دانوں سے بھرا تسلا اُٹھاتے ہوئے کہا اور کچن کی طرف چل دی پیچھے سے معاذ حسبِ توقع "جی مما" کہتا ہوا گیٹ بند کرنے چلا گیا...

"لو یہ سو بھی گئی اور ٹی وی چل رہا ہے"..

عائشہ نے ٹی وی آف کرتے ہوئے کہا اور اندر سے چھوٹا کمبل لا کر اُس پر ڈال دیا...

"مما کتنی دیر میں بن جائے گا"...

بس دس منٹ میں ذرا آلو گل جائیں۔۔۔"

عائشہ نے اُسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا...

"آپ کو پتا ہے آپ بہت پیارے اور سمجھدار بچے ہو"..

اُس نے معاذ کے گال چومتے ہوئے کہا...

"آپ مُجھ سے زیادہ پیار کرتی ہیں اِس کا مطلب"...

اُس نے فوراً پوچھا...

"میں دونوں سے بہت پیار کرتی ہوں میری جان آپ دونوں کے سوا کون ہے میرا"..

"آپ زیادہ کس سے پیار کرتی ہیں پھر جیسے پاپا زونی سے کرتے تھے"...

وُہ پانچ سال کا بچہ تھا مگر سمجھدار بہت تھا اِس لیے اتنی چھوٹی عمر میں بھی اُسے احساس تھا کہ اس کی مما بہت مشکل حالات میں ہیں اور وُہ اُنہیں مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا...

"اگر ایسی بات ہے تو میں اپنے معاذ سے زونی سے تھوڑا سا زیادہ پیار کرتی ہوں۔۔۔"

اُس نے معاذ کے گال کھینچتے ہوئے محبت سے کہا...

"میں بھی پاپا سے زیادہ آپ سے پیار کرتا ہوں"...

وُہ فوراً خوش ہو کر اُس کے گلے لگ گیا...

"مگر یہ بات ہمارے درمیان سیکرٹ رہے گی آپ زونی سے نہیں کہو گے یہ بات کیونکہ اُسے بُرا لگے گا ناں..؟"

" کبھی نہیں بتاؤں گا میں کیوں زونی کو رُلاؤں گا میں تو بڑا بھائی ہوں ناں اور پاپا ہمیشہ کہتے تھے کہ زونی میرے لیے بلکل ویسی ہے جیسی پاپا کے لیے میں اُس کا بڑا بھائی، دوست اور پاپا بھی ہوں"...

احسن کا ذکر کرتے وقت اُس کی آنکھوں میں الگ ہی چمک ہوتی تھی اور دُکھ بھی مگر عائشہ نے اُسے احسن کے سوئم کے علاوہ کبھی اپنے پاپا کے لیے روتے ہوئے نہیں دیکھا...

"میرا بہادر بچہ، میری جان"..

عائشہ نے اُس کی بلائیں لے لیں..

"میں اب دیکھتی ہوں جا کر کھانا بن گیا ہو گا آپ زونی کو اُٹھاؤ اور منہ ہاتھ دھو کر صحن

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کی لائٹ بھی کھولو رات کے ۹ بج رہے ہیں ابھی تک صحن کی لائٹ آن نہیں کی دستر خوان بھی بچھاؤ"...

عائشہ نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور اُٹھ کر چلی گئی..

دس منٹ بعد جب وُہ واپس آئی تو اُس کے کہے کے مطابق دونوں ہاتھ منہ دھو کر دستر خوان پر بیٹھے تھے...

"اُٹھ گئی میری شہزادی"..

اُس نے زونی کو دیکھتے ہوئے کہا جس کی آنکھیں اب بھی نیند میں ڈوبی ہوئی تھی...

"چلو شاباش دعا پڑھو دونوں بسم اللہ و علی برکۃ اللہ"..

"دونوں نے اُس کے پیچھے دُعا دہرائی"..

"شاباش اور یہ دُعا ہمیشہ کھانا کھانے سے پہلے پڑھنا مجھے بار بار یاد نہ دلانا پڑے اتنی آسان تو ہے صرف پانچ لفظ ٹھیک ہے"..

عائشہ نے نرمی سے کہا تو دونوں نے ہاں میں سر ہلایا..

"یہ لو"...

اُس نے چاولوں کا نوالہ ٹھنڈا کر کے زونی کی کھلایا اور پھر دوسرا نوالا معاذ کو...

"اب دونوں خود کھاؤ اور ایک بھی دانہ زمین پر نہیں گرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں رزق کا زیاں ٹھنڈا کر کے کھاؤ منہ نہ جلا بیٹھنا"..

اُس نے دونوں کو تلقین کرتے ہوئے کہا...

ابھی پانچ منٹ گزرے تھے کہ دروازہ بجنے لگا اور بغیر رُکے پیٹا جا رہا تھا عائشہ کو دھڑکا ہوا...

"آپ آرام سے کھانا کھاؤ میں دیکھتی ہوں"...

اُس نے پاس پڑی سیاہ چادر کو اپنے سینے اور سر پر ڈالا اور کھڑی ہو گئی...

"کون ہے جو اِس طرح دروازہ پیٹ رہا ہے"..

اُسے ڈر لگ رہا تھا..

"کون ہے؟؟"

اُس نے دروازے سے کچھ دور کھڑے ہو کر آواز دی مگر کوئی جواب نہیں آیا مگر دروازہ مزید پیٹا جانے لگا اُس نے چھینٹی سے جھانکا تو باہر جنید کے ساتھ منیرہ کو دیکھ کر

اسے حیرانی تو ہوئی مگر اُس نے فوراً دروازہ کھول دیا...

"اسلام علیکم امی..." دروازہ کھولتے ہی اُس نے سلام کیا...

اُسے اندازہ ہوا صرف جنید اور منیرہ نہیں بلکہ پورا گھر ہی آیا ہوا تھا مگر "کیوں"؟ سوال اُس کے دماغ میں ٹکریں مار رہا تھا...

"آئیں آپ لوگ اندر آئیں"..

"اپنے ہی گھر میں آنے کے لئے تیری اجازت کی ضرورت نہیں مجھے"..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منیرہ نے نفرت سے کہا...

"نہیں امی میں ایسا تو نہیں کہہ رہی چلیں اندر چلیں"..

اُس نے اپنی گھبراہٹ کو چھپایا..

منیرہ تیز نظروں سے اُسے دیکھتی اندر چلی گئی جہاں کا منظر اُنہیں حیران کر گیا یہ وُہ گھر تو نہ تھا جہاں وہ آج سے چار سال پہلے آئی تھیں یہ گھر تو بہت بھرا بھرا تھا مگر اب فرش پر صرف پتلا کارپیٹ، ٹی وی ٹرالی اور کونے میں پڑے کتابوں اور اخباروں کے ڈھیر کے سوا کچھ نہیں تھا...

بچے اتنے سارے لوگوں کو یوں اچانک دیکھ کر گھبرا کر دونوں اپنی ماں کے پاس بھاگے...

"معاذ، زونیرہ گھبراؤ مت یہ دادی ہیں آپ کی اور یہ چاچا اور تایا ہیں"..

عائشہ نے دونوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا مگر وہ خود گھبرا رہی تھی اِن لوگوں کی اچانک آمد سے ورنہ جن لوگوں نے احسن کے جیتے جی اِس گھر میں قدم نہیں رکھا نہ کبھی اپنے کی پوتے یا پوتی کی شکل دیکھی وُہ اچانک یہاں کیسے...

"زبیدہ تاسف سے گھر کے در و دیوار کو تک رہی تھی جو اِن لوگوں کی بد حالی کو چیخ چیخ کر بتا رہی تھی اُس کا دِل ہی لرز رہا تھا اب جو ہونے والا تھا...

"آپ لوگ کھڑے کیوں ہیں بیٹھیں ناں جو بھی ہے جیسا بھی ہے ہمارے دستر خوان پر آپ کے سامنے رکھ دوں گی"...

اُس نے خوش اخلاقی سے کہا...

"ہم یہاں کھانا کھانے نہیں آئے دیکھو عائشہ میں بات گھما پھرا کرنے کی عادی نہیں ہوں جب تک احسن زندہ تھا ہم نے کبھی تمہیں کچھ نہیں کہا نہ ہی اِس گھر میں آئے مگر

اب ہو گئی ہماری ہے برداشت سے باہر اور ہمارے حالات بھی کوئی اتنے اچھے نہیں ہیں اِن ڈیڑھ سالوں میں بھی تمہیں تنگ نہیں کیا مگر بس اب تُم اپنا بندوبست کر واور یہ گھر خالی کرو کیونکہ یہ میرا گھر ہے"...

منیرہ نے سختی سے کہا۔۔۔

عائشہ کے سر پر تو جیسے چھت آ گری ہو..

"امی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں کیسا بندوبست یہ گھر چھوڑ کر میں کہاں جاؤں گی یہی تو میرا اور میرے بچوں کا گھر ہے اِس کے علاوہ اور کوئی چھت نہیں".

اُس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی..

"بھئی یہ میرے مسئلہ نہیں تم اور تمہارے بچے کہاں جاؤ گے مجھے بس میرا گھر خالی چاہیے ورنہ مجھے زبردستی کرنی ہو گی"..

وُہ سفاکی کی حد پر تھی...

"یہ احسن کا گھر ہے اور اب میرے بچوں کا ہے میں نہیں جاؤں گی کہیں اسے چھوڑ کر آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں امی۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے خود کو مضبوط ظاہر کیا...

"اِس گھر پر تیرا کوئی حق نہیں ہے سمجھ آئی اب شرافت سے دفع ہو جا"..

راشدہ بیچ میں کود پڑی...

"یہ میرا گھر ہے اور میں اِس گھر سے کہیں نہیں جاؤں گی سمجھ آئی آپ لوگوں کو اب جائیں یہاں سے ورنہ میں پولیس کو بلاؤں گی کہ آپ لوگ مجھے دھمکا رہے ہیں اور مجھے میرے ہی گھر سے نکال رہے ہیں"...

"اچھا بلا لے مگر پولیس کو ثابت کیسے کرے گی کہ یہ تیرا گھر ہے ہاں ہے کو ثبوت کوئی کاغذ کچھ تو ہو گا"...

راشدہ نے ہاتھ پر ہاتھ باندھے تمسخرانہ انداز میں کہا۔۔۔

"اگر نکال سکتی ہو تو نکال کر دکھاؤ مجھے میرے گھر سے یہ میرا گھر ہے میرے شوہر احسن کا"...

عائشہ نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا ایک لمبے عرصے بعد اُس کی آنکھوں میں پھر وہی جلال تھا جس کی احسن داد دیا کرتا تھا کہ غلط کے خلاف اسی ہمت کے ساتھ کھڑا

ہونا چاہیئے...

"میں نے بھی اگر تجھے ابھی اسی وقت گھر سے نہ نکلوایا تو دیکھ لینا تُو بھی یہیں ہے میں بھی یہیں ہوں"...

"امی پلیز آپ کچھ کہیں میرے لیے نہیں تو اپنے خون کے لیے احسن کے بچوں کے لئے"..

عائشہ نادان کو منیرہ سے نجانے کیوں ہمدردی کی توقع تھی...

"جو میرا خون تھا اُسے تو تُو نے مجھ سے چھین لیا اور اپنے جال میں پھانس لیا اور اب وُہ اِس دُنیا سے جا چکا ہے جہاں تک بات ہے اِن بچوں کی تو اِن سے میرا کوئی تعلق نہیں یہ صرف تیرے بچے ہیں لے کر غرق ہو"...

"کیا ہو گیا ہے سب پاگل ہو گئے ہو یہ میرے بچوں کا گھر ہے ایسے کیسے چلی جاؤں یہ میرا گھر ہے اب عزت کے ساتھ آپ لوگ جائیں یہاں سے مجھے اور میرے بچوں کو سکون سے رہنے دیں"...

اُس نے راشدہ کو دھکا دے کر کہا...

"اتنی ہمت تیری مجھے ہاتھ لگایا نکل یہاں سے چلو چلو نکلو"...

اُس نے عائشہ سے لپٹے بچوں کو دھکا دیا جس سے زونیرہ فرش پر جا گری تھی اگلے ہی لمحے عائشہ کا ہاتھ اُٹھا اور راشدہ کے گال پر اپنا نشان چھوڑ گیا...

"میرے بچوں کو ہاتھ بھی لگایا تو ہاتھ توڑ کر دوسرے ہاتھ میں دے دوں گی اب نکلو یہاں سے سب چلو بہت ہو گیا جتنی تمیز سے پیش آ رہی ہوں میں سر پر چڑھے جا رہی ہو تم سب"...

عائشہ کی آنکھوں میں انگارے جل رہے تھے مگر دِل ڈوبا جا رہا تھا۔۔۔

"بس بہت ہو گیا یہ رہے گھر کے پیپرز جو امی کے نام پر ہیں اگر تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے تو لا کر دکھاؤ کہ اِس گھر پر تمھارا حق ہے ورنہ چلی جاؤ یہاں سے "...

جنید نے گھر کے جعلی کاغذات اُس کے سامنے پھینکے۔۔۔اُس نے متحیر نظروں سے ایک نظر سب کو دیکھا اور پھر پیپرز اُٹھا لیے پیپرز دیکھنے کے بعد عائشہ کو یوں محسوس ہوا جیسے سر پر نہ آسمان ہے نہ پاؤں تلے زمین وُہ کہیں ہوا میں معلق ہو گئی ہے بچوں سمیت...

"کیا ہوا نکل گئی ساری ہوا اب دکھا ناں اپنی اکڑ اب مار تھپڑ"..

راشدہ نے تنفر سے کہا...

"اب چلو نکلو یہاں سے جو سامان لینا ہے لو اور جاؤ"...

منیرہ نے نخوت سے کہا..

عائشہ نے اپنا پندار ایک طرف رکھا کیونکہ اِس وقت وہ عائشہ نہیں ایک ماں ہے جو اپنے بچوں کو اِس وقت لے کر سڑکوں کی خاک نہیں چھان سکتی....

"امی میں کہاں جاؤں گی اِس وقت اتنی رات کو اِس سخت سردی میں مجھے صبح تک یہاں رہنے دیں بس پھر میں خود کہیں چلی جاؤں گی میں اپنے بچوں کی قسم کھاتی ہوں"..

گھر کے کاغذات دیکھنے کے بعد عائشہ اُن کے قدموں میں گری ہوئی تھی جو کچھ دیر پہلے تک گھر نہ چھوڑنے پر بضد تھی...

"کہیں بھی جا ہمیں کیا۔۔"

راشدہ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پیچھے دھکا دیا تو دونوں بچوں نے آگے بڑھ کر اپنی ماں کو سنبھالا...

"یہ آپ کا خون ہیں احسن کی جان تھی اِن میں احسن کے وجود کا حصہ ہیں یہ امی خُدا کے واسطے آپ کو اِن بچوں کا واسطہ صرف ایک رات صرف ایک رات"..

اُس نے اپنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا...

"ایک لمحہ نہیں فوراً نکل تو میری ماں کی قاتل ہے امی تیری کوئی بات نہیں سنیں گی"..

راشدہ نے جب دیکھا منیرہ نرم پڑتی دکھائی دے رہی ہیں تو اُس نے اُن کی کمزور نبض پر ہاتھ دھرا اور حسبِ توقع وُہ اپنا رُخ موڑ گئیں...

"مجھے نکال دیں مگر میرے بچوں کو آج رات یہیں رہنے دیں میں صبح آ کر لے جاؤں گی"..

وُہ گڑگڑا رہی تھی...

"امی ایک رات تو رہنے دیں اکیلی جوان لڑکی ہے اوپر سے بچوں کا ساتھ ہے اِس وقت کہاں جائے گی کچھ تو رحم کریں اتنی ظالم نہ بنیں"...

زبیدہ مزید چُپ نہ رہ سکی..

"امی زبیدہ ٹھیک کہہ رہی ہے ایک رات کی بات ہے صرف"...

جبار نے بھی زبیدہ کی حمایت کی...

"ہرگز نہیں میری بہن اِس کی وجہ سے میری آنکھوں کے سامنے سسک سسک کر مری تھی اُس نے مرتے دم تک یہی کہا تھا آپا میں احسن کو کبھی معاف نہیں کروں گی نہ آپ کو تو میں کیسے اس حرافہ پر رحم کھاؤں راشدہ دھکے دے کر باہر نکال اِسے ابھی کیسے شور کر رہی تھی اب دیکھو کیسے بھیک مانگ رہی ہے"...

منیرہ نے اُسے صحن میں لا کھڑا کیا اور خود منہ پھیر کر اندر چلی گئی اور اُن کے پیچھے جبّار اور جنید بھی تھے...

"مجھے نکال دیں مگر میرے بچوں کو آج رات یہیں رہنے دیں میں صبح آ کر لے جاؤں گی بچوں کو نہیں نکالیں"..

"راشدہ چھوڑ دو"..

زبیدہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"آپ مت بولیں بیچ میں"...

"بھابھی میرے بچوں کو رکھ لیں صرف ایک رات بلکہ صرف چند گھنٹے میں فجر میں

کے جاؤں گی باہر بہت سردی ہے میرے پاس کوئی دوسری جگہ نہیں"...

اُس نے زبیدہ سے التجا کی مگر وہ کم ہمت تھی منیرہ کے فیصلے کے خلاف جا کر خود گھر سے نہیں نکلنا چاہتی تھی...

"چل اُٹھ بہت بک بک کرلی"...

"کوئی ایک تو سن لے بس مجھے نکال دیں مگر میرے بچوں کو آج رات یہیں رہنے دیں میں صبح آ کر لے"..

وُہ مزید کچھ بولتی اُس سے پہلے راشدہ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اور بچوں کو ننگے پیر گھر سے نکال باہر کیا اور دروازہ پر قفل لگا کر یوں گہری سانس لی جیسے کوئی جنگ فتح کرلی ہو....

"امی دروازہ کھولیں امی بچوں کو لے لیں امی"...

وُہ مسلسل دروازہ پیٹے جا رہی تھی...

محلے والے اپنے اپنے گھروں کی چھتوں، کھڑکیوں، دروازوں پر کھڑے فری کا تماشہ دیکھ رہے تھے بس۔۔

"میں جا کر دیکھتی ہوں"...

کسی عورت نے کہا...

"رہنے دو اُن کا گھریلو معاملہ ہم کیوں کسی کے معاملے میں بولیں"...

دوسری عورت نے ہاتھ روک کر کہا..

جبکہ دوسری طرف مسلسل ایک ماں دہائیاں دیے جا رہی تھی دروازہ پیٹے جا رہی تھی...

"بس ایک رات صرف ایک رات یا اللہ رحم کر مُجھ پر رحم کر"..

وُہ آسمان کی طرف جھولی اُٹھا کر بولی...

"امی دروازہ کھول دیں میرے بچوں کو لے لیں بس ایک رات صرف ایک رات۔۔۔"

"دادی بس ایک رات دروازہ کھول دیں"...

عائشہ کی دیکھا دیکھی معاذ نے بھی اپنے ہاتھوں سے اپنے ہی مرحوم باپ کی چوکھٹ پر بیٹھے گھر کا دروازہ پیٹنا شروع کر دیا اِس منظر نے کئی آنکھیں اشک بار کی تھیں مگر یہ وُہ

کوفہ مزاج قوم تھی جو بے حس تھی ظلم آنکھوں سے دیکھنے والی مگر کچھ نہ کرنے والی یہ قوم ہر کربلا پر بس افسوس کرنے والی مگر عملاً کچھ نہ کرنے والی...

"دادی دروازہ کھول دو"..

زونیرہ نے بھی التجا کی ...اب عائشہ کا دِل کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا نجانے کتنی ہی دیر وُہ اور بچے گھر کو چوکھٹ پر بیٹھے صدائیں دیتے رہے مگر بے سود..

پھر یکدم عائشہ نے دونوں بچوں کو اپنے سینے سے لگایا اور اُٹھ کھڑی ہوئی....

"خُدا تم لوگوں کو برباد کرے تمہارا کیا تمہارے بچوں کے آگے آئے کبھی خوش نہیں رہ سکو گے تُم لوگ میرے بچوں کو بے گھر کر کے تُم لوگ بھی بس نہیں سکو گے

میرے ہاتھ عرش کی طرف اُٹھے ہیں یا اللہ میری بد دعا ہے اِن فرش والوں کو نیست و نابود کر دے

موت مانگیں موت نہ ملے جینا چاہیں جی نہ سکیں میری بد دعا ہے تُم لوگوں کو کبھی سکھ نہیں پاؤ گے کبھی نہیں مجھے میرے اللہ کو قسم مرتے دم تک معاف نہیں کروں گی کسی کو بھی"...

عائشہ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر زار زار روتے ہوئے ٹوٹے دِل سے بد دُعا دی تھی...

"تمہیں معلوم ہے اِس دُنیا میں مجھے تم سے عزیز کوئی نہیں عاشی"...

اُس کے ماتھے کا بوسہ لے کر اکثر احسن اُسے یہ کہا کرتا تھا اور وُہ دِل سے مسکرا دیتی تھی

ابھی اُس کے کانوں میں مسلسل اِحسن کے الفاظ گونج رہے تھے اور آنکھوں کے سامنے یادوں کی ریل گھوم رہی تھی..

"ہمارے جب بچے ہوں گے تو دیکھنا اِس گھر میں کتنی رونق ہو گی یہ در و دیوار کیسے مُسکرا اُٹھیں گے"...

"آپ کو بچے بہت پسند ہیں..؟"

اُس نے پُر شوق انداز میں پوچھا...

"یہ کیا بات ہوئی بچے کسی ناپسند ہو سکتے ہیں اور وُہ بھی اپنے بچے"..

اُس نے ہمہ وقت رہنے والی اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ کہا...

"مما مما..."معاذ کے کراہنے کی آواز پر وُہ حال میں واپس لوٹی پیچھے مڑ کر دیکھا تو معاذ

کا پیر ایک کانچ کے ٹکڑے پر پڑا تھا اور اب خون بہہ رہا تھا...

"دیکھ کر نہیں چل سکتے اندھے ہو گئے ہو کیا"..

وُہ فوراً زونیرہ کو گود سے اُتار کر گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی اور اپنی چادر سے اُس کا خون صاف کیا مگر خون نہیں رُک رہا تھا تو اُس سرعت سے نے اپنی چادر کو ایک طرح سے پھاڑ کر معاذ کے پاؤں میں باندھ کر اُسے بھی گود میں اُٹھا لیا۔۔۔

تھوڑا سا آگے ہی ایک پارک تھا وُہ اُن دونوں کو لے کر وہیں آ گئی اور بینچ پر بیٹھ گئی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دونوں ایک ساتھ ہو جاؤ تا کہ چادر میں آ جاؤ"..

عائشہ نے دونوں بچوں کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا اور اپنی چادر خود سمیت اُن دونوں پر بھی ڈال دی...

"سردی لگ رہی ہے..؟"

اپنے پوچھے سوال کا جواب وُہ خود جانتی تھی مگر پھر بھی پوچھ بیٹھی۔۔۔

"نہیں مما.." دونوں ایک ساتھ بولے...

"میرے شیر بچے..." اُسے اپنے صابر و شاکر بچوں پر خوب پیار آیا..

"آنکھیں بند کرلو دونوں تھوڑی دیر صبح ہوتے ہی کہیں نہ کہیں تو چلے ہی جائیں گے ٹھیک ہے"...

عائشہ نے دونوں کو پیار سے پچکارتے ہوئے کہا تو دونوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں...

بدلتا موسم اپنے ساتھ کئی یادیں لیے چلا آتا ہے۔ کئی چہرے ذہن و دل پہ ابھرنے لگتے ہیں۔ ایسی ہی ایک خوب صورت یاد احسن کا ساتھ تھا اُس کے لیے جو اُسے آج بہت شدت سے یاد آرہا تھا...

"ایک تو تُم نہ بلکل ہی پاگل ہو ایک چوہے کے ڈر سے تُم نے پورا گھر سر پر اُٹھا لیا اور آخر میں خود کو ہی چوٹ لگوا بیٹھی"...

ماضی اُس کی آنکھوں کے سامنے ایک بار پھر بے رحمانہ طریقے سے جلوہ افروز تھا..

"آپ کو پتا تو ہے مجھے کتنی گھن آتی ہے چوہے سے عجیب جُھر جُھری سی آجاتی ہے اگر اِنہیں دیکھ بھی لوں گٹروں میں رہتے ہیں اور دیکھنے میں بھی کتنے گندے ہوتے ہیں"..

عائشہ نے یوں منہ بنایا جیسے کڑوی چیز کھالی ہو...

"تو تُم اِنہیں اپنے گھر میں رہنے کے لیے جگہ دے دو پھر یہ لوگ گندی جگہ پر نہیں رہا

کریں گے"..

احسن نے اُس کے پیر پر پٹی باندھتے ہوئے کہا..

"میں نے ایک چوہار کھا ہوا ہے کافی ہے باقی کسی کو ضرورت نہیں"...

عائشہ نے ہنستے ہوئے کہا...

"تو تُم مجھے چوہا کہہ رہی ہو۔۔۔"

"میں نے تو کسی کا نام ہی نہیں لیا اسے کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا"..

وُہ نے احسن کے بال بگاڑتے کر شرارت سے بولی..

"تُم بہت بد تمیز ہو گئی ہو عاشی"..

احسن نے مصنوئی خفگی سے کہا۔۔۔

"اوہو دیکھو تو کہہ کون رہے ہیں مطلب آپ کو چوہا بول دیا تو میں بد تمیز ہو گئی اور جو آپ مجھے اُٹھتے بیٹھتے بندریا بولتے ہیں اُس کا کیا"...

اُس نے احسن کے دونوں گال کھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا...

"ہٹو بھئی میں تو ایسے ہی محبت میں کہتا ہوں"...

اُس کا پیر نرمی سے فلور کشن پر رکھتے ہوئے وُہ فرسٹ ایڈ باکس رکھنے کھڑا ہو گیا...

"تو میں کو نسا دُشمنی میں کہتی ہوں میں بھی تو محبت میں ہی کہتی ہوں سرتاج..."وُہ بالوں کو کیچر سے آزاد کرتے ہوئے لاڈ سے بولی...

"تو تُم واقعی میں مُجھ سے بھی محبت کرتی ہو"..

احسن نے اُسے سہارا دے کر اُٹھایا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اُسے بیڈ پر بٹھا کر خود بھی ساتھ ہی بیٹھ گیا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شادی کو تین مہینے ہو گئے ہیں آپ کو ابھی تک یہی یقین نہیں کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں یا نہیں"..

"نہیں نہیں مجھے تُم پر پورا یقین ہے میں جانتا ہوں یہ بات اُتنی ہی سچ ہے جتنی یہ کہ اِس وقت تمہارے داہنی طرف ایک موٹا کالا چوہا موجود"....

ابھی احسن کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی عائشہ چیخ مار کر اُس کے گلے لگ گئی...

"ہاہاہاہا بھی تو بہت قینچی کی طرح زبان چل رہی تھی اب کیا ہوا ایک دم سب ہوا"...

احسن نے اُس کے سر پر ہلکی سی چپت مارتے ہوئے ہنس کر کہا تو عائشہ کو احساس ہوا یہ ایک مذاق تھا...

"میں نے آپ سے بات ہی نہیں کرنی ابھی میرا ہارٹ فیل ہو جاتا آپ نہیں جانتے میں کتنا ڈر گئی تھی"...

اُس کی آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے...

"ارے میری جان مذاق تھا صرف جب تک میں تُمھارے ساتھ ہوں کسی کی ہمت نہیں ہو سکتی تُمھارے قریب بھی آئے پھر بھلے وُہ ایک معصوم سا کالا چوہا ہی کیوں نہ ہو"...

احسن نے اُس کی بھیگی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا....

"احسن..."وُہ روتے ہوئے ایک دم ہنس پڑی۔۔

ماضی کو یاد کرتے ہوئے حال میں بھی اُس کے چہرے پر زخم خوردہ مسکراہٹ پھیل گئی...

"کتنا سچ کہتے تھے واقعی آپ کے ہوتے ہوئے کوئی میرے قریب نہیں آسکتا تھا مگر

اب کیا؟؟اب میں آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے ہی گھر سے نکالی گئی ہوں جسے آپ ہمارا گھر کہا کرتے تھے جس گھر کے ہر کونے میں ہماری محبت کی یادیں ہیں مگر آپ کے اپنوں نے ہی مجھےاور ہمارے بچوں کورات کے اِس پہر سخت سردی میں ننگے پیر دھکے مار کر گھر سے باہر پھینکا ہےاُس گھر سے جہاں آپ مجھے دُلہن بنا کر لائے تھے اور آپ نے کہا تھااب سے میرا دِل اور یہ گھر دونوں تمہاری ملکیت ہے بس اِس پر راج کرو یہ تمہاری سلطنت ہے مگر نہ آپ کا دِل رہا میرے پاس نہ وُہ چھوٹی سی ریاست اِتنی بے دردی سے تو ریاست کے غدار کو بھی ملک بدر نہیں کیا جاتا جتنی بے دردی سے مجھے بے دخل کیا گیا ہے حالانکہ میں ہمیشہ باوفا رہی"...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ ہمکلام تھی یہ درد اُس کی برداشت سے باہر کا تھا...

"مجھے نہیں پتا میں کہاں جاؤں گی مگر میں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ جہاں بھی چلی جاؤں چاہے مر ہی کیوں نہ جاؤں آپ کی بے رحم ماں کو کبھی معاف نہیں کروں گی مُجھ سے تو ہمیشہ سے نفرت کرتی تھی مگر اُنہیں آپ سے بھی کوئی محبت نہیں تھی ورنہ آپ کے بچوں کو یوں دربدر نہیں کرتی وُہ بھی اِس وقت"...

وُہ یوں شکوہ کناں تھی جیسے احسن اُس کی آنکھوں کے سامنے بیٹھا اُس کے شکوے سُن

رہا ہو...

رات آہستہ آہستہ گہری ہوتی گئی اُسے چند گھنٹے یوں معلوم ہو رہے تھے جیسے دنوں پر محیط ہوں وُہ اپنی آنکھیں کھلی رکھے بے چین سوتے اپنے بچوں کی چوکیداری کرتی رہی...

"کیا ہو جاتا اگر ایک رات عائشہ کو یہاں رُکنے دیا جاتا جبار اِس طرح تو کوئی اُس کرائے دار کو بھی گھر سے نہیں نکالتا جس نے مہینوں کرایہ نہ دیا ہو جس طرح آپ کی ماں نے اِس گھر کی مالکن کو نکالا ہے"...

زبیدہ نے نفرت سے اُن تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا...

"اِس گھر کو مالکن امی ہیں نہ کہ وُہ"...

راشدہ سخت لہجے میں بولی...

"ہاں لیکن صرف جعلی کاغذات کی حد تک ورنہ یہ گھر کس کا ہے سب کو معلوم

ہے"...

زبیدہ نے نخوت سے کہا...

"تیرے دِل میں بہت ہمدردی کی سوتے پھوٹ رہے ہیں اُس کے لئے تُو بھی میرے گھر سے نکل میرے گھر میں اُس حرافہ کے حمایتیوں کے لیے کوئی جگہ نہیں"...

منیرہ نفرت انگیز نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی..

"اِس کے علاوہ آپ کچھ کر بھی نہیں سکتیں بس یہی تو آتا ہے مگر آپ مجھے عائشہ سمجھنے کی غلطی مت کیجئے گا جس کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا"..

زبیدہ نے نڈر ہو کر کہا..

"ہوش میں تو ہو بھا بھی کیا بکواس کر رہی ہو یہ گھر اُس کا کب سے ہو گیا"..

"نہیں تو تُو اپنے جہیز میں لے کر آئی تھی کیا"..

زبیدہ نے ترنت جواب دیا...

"ہمارے منہ کو کیوں آ رہی ہے اُس آوارہ لڑکی کے لئے"...

منیرہ کو وُہ اِس وقت ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی...

"آپ کو معلوم ہے میں نے اپنی پوری زندگی میں آپ اور آپ کی بھانجی سے زیادہ سفاک اور کینہ پرور اِنسان نہیں دیکھے جو ایک مری ہوئی عورت کو وجہ بنا کر اپنی ذاتی دُشمنی نبھا رہی ہیں..." وُہ تنفر سے بولی...

"آئے ہائے دیکھو تو سہی کیسے منہ بھر بھر کر بکواس کر رہی ہے اور میرا بیٹا ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے کھڑا اپنی ماں کی بے عزتی ہوتے دیکھ رہا ہے اگر یہی کوئی غیرت مند مرد ہوتا تو دو جوتے مار کے گھر سے نکالتا مگر نہیں میں نے مرد تھوڑی پیدا کیا ہے بلکہ نامرد پیدا کیا ہے.."

وُہ سینہ کوبی کرتے ہوئے بولی..

"میں نے تو نامرد پیدا کیے ہیں ایک بیوی کے پیچھے گھر چھوڑ گیا تھا اور دوسرا اپنی ماں کی بے عزتی سے لطف اندوز ہو رہا ہے"...

منیرہ نے اپنی ہر ممکن کوشش تھی کہ ایک آدھ ہاتھ تو لگوا ہی دے تاکہ اُس کی انا کی تسکین ہو جائے اور ہوا بھی ایسا ہی نامرد ہونے کے طعنے نے جبار کے اندر کے نام نہاد

مرد کو بڑی کاری ضرب لگائی جس کا نتیجہ زبیدہ کے چہرے پر جمے تھپڑ کا نشان تھا...

"پڑ گئی ٹھنڈک کلیجے میں ارے مُجھ سے سُن تُم نے دو نامرد پیدا کیے ہیں اور ایک مرد جو اپنی بیوی کی عزت کی خاطر یہ گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اپنی رہتی زندگی تک پلٹ کر نہیں دیکھا باقی تو تُم نے اپنے جیسے جلاد جنے ہیں"...

زبیدہ نے ہسٹریک انداز میں چیختے ہوئے کہا...

"چُپ چاپ دفع ہو جاؤ اِس گھر سے"..

جبار نے زبیدہ کا ہاتھ پکڑ کر اُسے دھکا دیتے ہوئے کہا...

"نہیں تو کیا کریں گے طلاق دیں گے میں تو کہتی ہوں دے دیں مجھے ویسے بھی اب نہیں رہنا ایسے گھر میں جس پر کسی مظلوم کی بددُعا ہو مجھے اُس لڑکی کی گھر کی چوکھٹ پر بیٹھ کر دی جانے والی ایک ایک بددُعا اور آہوں سے خوف آرہا ہے میں اپنے بچوں کو اِس گھر کی بربادی کا حصہ نہیں بنانا چاہتی ارے ڈرو تُم سب اُس وقت سے جب اللہ کی پکڑ ہوگی"...

"تُم کچھ زیادہ ہی ڈرامے نہیں کر رہی بھابھی بددُعا، بچے وغیرہ وغیرہ ارے ہم نے کچھ

غلط نہیں کیا"...

راشدہ ڈھٹائی سے بولی...

"ہاں تو ایک بانجھ عورت کیا جانے اولاد کا دُکھ کیا ہوتا ہے تیری اپنی خود کی تو کوئی اولاد ہے نہیں اور نائلہ کے بچوں کو تُو نے سوتیلے بچوں سے زیادہ کچھ سمجھا نہیں تو تُو بول ہی مت بے اولاد عورت کہاں سے اولاد کا دُکھ لائے گی تُجھے تو یہی غم ہے کہ تیرے ہاتھوں سے احسن نکل گیا اور تیری شادی اِس دو بچوں کے باپ سے ہو گئی کیا میں نہیں جانتی تو کن لفظوں میں ذکر کرتی ہے جنید اور اُس کے بچوں کا"...

زبیدہ نے بڑی کاری ضرب لگائی تھی جس سے راشدہ بُلبُلا اُٹھی...

"تیری ہمت کیسے ہوئی"...

راشدہ نے اُسے مارنے کے لیے ہاتھ اُٹھایا ہی تھا جسے زبیدہ نے بیچ میں تھام کر اپنا اُلٹا ہاتھ اُس کے گال پر چھوڑ دیا...

"اپنی حد میں رہ جاہل حاسد عورت اتنی تیری اوقات نہیں ہوئی کہ مُجھ پر ہاتھ اُٹھائے"...

"چھوڑ میری بچی کو آئی بڑی"...

منیرہ نے راشدہ کو اپنے پیچھے کرتے ہوئے کہا..

"اور تُو بُڑھیا فسادی گھٹیا ذلیل عورت تُجھ سے بیچ یا جھی عورت میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی ارے جہنم میں جلے گی وُہ بھی سب سے نچلے درجے میں خبیثن شیطان کی پرکالہ"...

وُہ انتہائی نفرت اور حقارت سے بولی..

"بے حیا زبان دراز عورت میں تُجھے طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں"...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی ماں کی بے عزتی ہوتی دیکھ کر جبار کی پھپوندزدہ غیرت نے بھی جوش مارا اور آخر حد تک جاکر جو کر سکتا تھا کر گزرا...

راشدہ کی تو خوشی تو جیسے دوبالی ہو گئی....

"بس کر لیا تُم اِس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے اور یہ مت سمجھنا مجھے کوئی افسوس ہے بلکہ میں تو بلکہ شُکر ادا کر رہی ہوں کہ میری اور بچوں کی اِس گھر سے جان چھوٹی یہ گھر تو برباد ہو گا اور شروعات ہو چکی ہے اور سب سے برا حشر تو تیرا ہو گا بُڑھیا

تیرا.. چلو حسن آمنہ"..

زبیدہ نے دونوں کا ہاتھ پکڑا اور جانے لگی...

"میرے بچے کہیں نہیں جائیں گے"...

جبار نے اُس کا ہاتھ جھٹکنا چاہا...

"ایسے کیسے نہیں آئیں گے میں بھی دیکھتی ہوں کون روکتا ہے مجھے میں اپنے بچوں کو ایسے بے حسوں کے بیچ تو کسی صورت نہیں چھوڑوں گی تُم کوشش بھی مت کرنا میرے راستے میں آنے کی"...

وہ تن کر کھڑی تھی جبار کے سامنے چاہتے ہوئے بھی وُہ اُسے روک نہیں سکا خود ہی پیچھے ہٹ گیا اور سر پکڑ کر بیٹھ گیا..

"تُم سب تو اپنی خیر مناؤ"..

وُہ جاتے جاتے رُکی اور تحقیر آمیز نظریں سب پر ڈالتے ہوئے بولی...

"اچھا ہے جانے چھوٹی"...

منیرہ نے جیسے سُکھ کا سانس لیا...

"تُجھے ضرورت کیا تھی اُس لڑکی کے پیچھے اپنا گھر برباد کر کے آنے کی یا اللہ کیا کروں میں"...

تسلیم بیگم نے باقاعدہ اپنا سر پیٹتے ہوئے اُسے ملامت کی...

"میں اُس گھر میں نہیں رہ سکتی تھی امی وُہ گھر عذاب میں گھر چُکا ہے اور میں اپنے بچوں کو برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی"...

زبیدہ نے مطمئن انداز میں کہا...

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔
(Neramag@gmail.com)
(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

"ارے کیا بدُعا کچھ نہیں ہوتا میں نے تُجھ سے زیادہ بیو قوف عورت نہیں دیکھی زبیدہ جو کسی اور کے پیچھے اپنا بسا بسایا گھر برباد کر لے میں کیا منہ دکھاؤں گی رشتہ داروں کو ہائے اللہ میری اپنی اولاد نے میرے چہرے پر کالک مل دی بیڑہ غرق ہو تیرا زبیدہ انسانیات کی علم بردار بننے کے چکر میں تُو نے ہمیں ذلت کے کھائی میں منہ کے بل دھکا دے دیا ہے تُجھے اللہ پوچھے زبیدہ.. تُجھے اللہ پوچھے"...

وُہ اُس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولیں...

"امی میں نے کچھ غلط نہیں کیا میرا دِل مطمئن ہے اور یہی سب میں آپ سے تب پوچھتی جب عائشہ کی جگہ آپ کی اپنی بیٹی ہوتی.."وُہ تلخی سے بولی..

"امی دوسرے کی اولاد کا دُکھ اگر اپنا اولاد جیسا نہیں لا سکتیں تو کم از کم ایک عورت،ایک ماں یا صرف ایک انسان سمجھ کر ہی سوچیں وُہ دستر خوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب اُس منحوس عورت نے اُنہیں ہاتھ پکڑ کر ننگے پاؤں اُن کے اپنے گھر سے نکالا تھا.."وُہ کہتے کہتے رو پڑی..

"ارے وُہ بیچاری تو اُن بے حسوں کو اپنے دستر خوان پر دعوت دے رہی تھی مگر اُنہوں نے کیا کیا اُس کے سر سے چھت چھین لی ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اکیلے اِن ڈیڑھ

سالوں میں اُس لڑکی نے کیسے گزارا کیا ہے جب کہ اُس کے خود گھر والوں نے تک اُس سے تمام رشتے ختم کر دیے تھے،اُس چھوٹی بچی کے پلیٹ سے چاول گر کر دستر خوان پر بکھرے ہوئے تھے میں نے تب ہی دیکھ لیا تھا کہ اُس گھر سے رزق اُٹھ چُکا ہے،جب اُس جوان جہان لڑکی کو رات کے وقت دو بچوں سمیت سخت سردی میں گھر سے نکالا گیا،تب مجھے سمجھ آیا یہ گھر خُدا کے عتاب کی زد میں آ چکا ہے عائشہ کی ایک ایک آہ و پُکار میرے دِل کو چھلنی کر رہی تھی اُس کے بچوں کا رونا میرے جگر کو کاٹ رہا تھا اِس لیے نہیں کہ مجھے اُن سے بہت دُھواں دار قسم کی ہمدردی تھی بلکہ میں نے اُن کی جگہ خود کو اور اپنے بچوں کو رکھ کر سوچا تو امی میری روح تک کانپ گئی اور اِس سب کا بعد میرے وہاں رُکنے کا مطلب تھا کہ اُس ظلم میں میرا بھی اُتنا ہی حصہ ہے جتنا اُن سب کا"...

وُہ بغیر رُکے بولے چلی گئی...

تسلیم بیگم بلکل چُپ تھیں اُن کے پاس کہنے کو اب کچھ نہیں رہا تھا....

کتے کے بھونکنے کی آواز پر اُس نے پلٹ کر دیکھا تو بینچ کے پیچھے ہی تھوڑا سا فاصلے پر

ایک کتا کھڑا بھونک رہا تھا عائشہ کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے یہ وہی جانتی تھی کس طرح وُہ خود پر جبر کیے بیٹھی تھی ورنہ وُہ کتوں سے کتنا ڈرتی تھی یہ وہی جانتی تھی اُس کی آنکھوں میں بے ساختہ آنسو اُتر آئے وُہ سب چھوڑ کر بھاگ جانا چاہتی تھی مگر وُہ اکیلی نہیں تھی اُس کے ساتھ اُس کے بچے تھے...

"کیا ہوا بیٹا آپ اُٹھ کیوں گئے..؟"

عائشہ نے معاذ سے پوچھا...

"مما وُہ"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس کا اشارہ بھی کتے کی طرف تھا۔۔۔

"مما آپ کے پاس ہی ہے بیٹا آپ کیوں ڈر رہے ہو شاباش آنکھیں بند کرو ڈرنے کی کیا بات ہے میں ہوں ناں"...

اُس نے معاذ کے بکھرے بال سنوارتے ہوئے محبت سے کہا تو وہ اُسے زور سے پکڑ کر بیٹھ گیا اور آنکھیں بند کر لیں..

"میرے مالک اے پاک پروردگار! میری مدد کر مجھے کوئی راستہ دکھا تیری بندی بہت

بے بس ہے مُجھ پر رحم کر"...

آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اُس نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا...

قریبی مسجدوں سے آذان کی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھیں۔۔۔

"فجر بھی ہو گئی ایک نیا دن نئی مُشکلیں نئے امتحان کہاں جاؤں گی اِنہیں لے کر میرے پاس تو ایک روپیہ بھی نہیں کہ ٹنڈو آدم جا سکوں بھائیوں کے گھر دس باتیں ہی سنائیں گی بھابیاں کم از کم چھت تو ہو گی سر پر مگر کیسے میرے پاس نہ ہی کسی کا نمبر نہ پیسے کاش ثروت باجی یہاں ہوتیں وُہ کبھی مجھے اِس طرح دربدر کی ٹھوکریں کھانے کو نہیں چھوڑتیں۔۔۔"

وُہ مسلسل خود کلام تھی..

"ثروت باجی کا گھر۔۔"

عائشہ کو یاد آیا کہ اُن کے گھر کی چابی تو اُس کے پاس ہی ہے...

"میں ابھی وہاں جاتی ہوں باقی بعد میں سوچوں گی ہاں یہ ٹھیک ہے"...

اُس نے فوراً فیصلہ کیا..

"زونی، معاذ اُٹھو ہم لوگ جا رہے ہیں شاباش"...

اُس نے دونوں کو گود میں اُٹھایا...

زونیرہ کی نیند میں کوئی فرق نہیں پڑا جبکہ معاذ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا...

"کہاں جا رہے ہیں ہم مما"...

"پہلے اپنے گھر جائیں گے وہاں سے ثروت خالہ کے گھر کی چابی لوں گی تو ہم لوگ وہاں جائیں گے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائشہ نے نرمی سے کہا اور تیز تیز قدم اُٹھاتے ہوئے گلی میں آ گئی نماز پڑھنے کے لیے نکلے دو تین محلے داروں نے حیرت سے اُس کی طرف دیکھا مگر وُہ اُن کو فہ مزاج لوگوں کو نظر انداز کرتی ہوئی اپنے گھر کے سامنے آ گئی معاذ، زونیرہ کو نیچے اُتارا اور دروازے پر دستک دی مگر کوئی جواب نہیں آیا اب کی بار اُس نے دروازہ زور سے پیٹنا شروع کر دیا

....

"کون ہے اِس وقت"...

نیند میں ڈوبی آواز راشدہ کی تھی۔۔۔

"اُس نے جواب دیے بغیر دوبارہ دروازہ بجایا"..

"کیا موت پڑ گئی ہے صبح صبح"...

جھلائے ہوئے انداز دروازہ کھولا گیا...

"تُو یہاں پھر کیا کرنا آئی ہے...؟"اُسے سامنے کھڑا دیکھ کر راشدہ کی نیند میں ڈوبی آنکھیں پوری طرح کھل گئیں..

"اپنا سامان لینے آئی ہوں"...

عائشہ نے خود کو کچھ بھی سخت کہنے سے روکا ہوا تھا۔۔۔

"تیرا اب یہاں کچھ نہیں ہے یہ گھر ہمارا ہے اب سمجھ آئی"..

راشدہ نے تحقیر آمیز لہجے میں کہا...

"میرے سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ تمہارے لیے بلکل بھی اچھا نہیں ہو گا"...

"اگر نہیں ہٹی تو کیا کر لے گی..؟"

"راشدہ میں یہاں کسی سے بھی کسی قسم کی بحث کرنے نہیں آئی ہوں باقی یہ گھر کس کا

حق ہے یہ اللہ بہتر جانتا ہے"..

عائشہ نے زبردستی اندر داخل ہونے کی کوشش کی جس مدبھیڑ میں راشدہ کے دھکے سے معاذ منہ کے بل فرش پر گر گیا جس سے اُس کی نکسیر پھوٹ گئی...

"معاذ میری جان"...

اُس کی ناک سے خون بہنے لگا عائشہ نے اپنی چادر سے اُس کا خون صاف کیا مگر خون رُک نہیں رہا تھا۔۔۔

جنید اور جبار بھی شور سن کر آ گئے..

"کیا تماشہ لگایا ہوا ہے تُم نے ایک دفعہ بتا دیا اور دکھا بھی دیا کہ یہ گھر ہمارا ہے پھر کیوں دوبارہ آ گئی ہو اتنی صبح نیند حرام کرنے"...

جنید چیخ کر بولا۔۔۔

عائشہ سب کو نظرانداز کرتی معاذ کو لے کر صحن میں لگے واش بیسن کی طرف بڑھی اور اُس کا منہ دُھلانے لگی....

"کیا عذاب ہے اتنی صبح"...

منیرہ اندرونی کمرے سے چلاتی ہوئی باہر آئی حلیہ دیکھ کر واضح تھا وہ نماز پڑھ رہی تھی....

"اب ٹھیک ہے...؟"

عائشہ نے رسان سے پوچھا تو معاذ نے اثبات میں سر ہلا دیا وہ بچہ ذرا بھی رویا نہیں تھا...

"او بھئی اب کیا کرنے آئی ہے یہاں جان چھوڑ کیوں نہیں دیتی"..

منیرہ جاہلانہ انداز میں بولی...

"تُو سمجھتی کیا ہے خود کو جاہل گنوار کتی عورت"....

عائشہ انتہائی جارحانہ انداز میں راشدہ کی طرف بڑھی اور اُسے بالوں سے پکڑ کر پے در پے تھپڑ مارے چلی گئی...

"اگر مرد کا بچہ ہے ناں تو وہیں کھڑا رہ مزید اپنی ماں کی گندی تربیت کا پتا مت دینا ذلیل اِنسان"...

عائشہ نے اپنی طرف بڑھتے جنید کی طرف غضبناک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو جنید وہی رُک گیا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کوئی گاجر مولی نہیں ہوں جو کاٹ دے گی مجھے،نہ میرے بچے لاوارث ہیں کہ جیسا جس کے دِل میں آئے گا ویسا سلوک کرے گا سمجھ آئی اِن کی ماں زندہ ہے اگر میں چپ چاپ اِس گھر سے چلی گئی ہوں تو اِس کا یہ مطلب نہیں میں کمزور ہوں بلکہ میں نے فیصلہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے اور وُہ بہترین اِنصاف کرے گا جب تمہارے سروں پر آسمان رہے گا نہ پیروں تلے زمین اُس دن آکر میں پوچھوں گی تُم سب سے"...

عائشہ نے اُس کے جبڑے کو اپنے ہاتھ کے شکنجے میں دبائے نفرت سے کہا...

"سمجھ نہیں آتی تُجھے چھوڑ اسے"...

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منیرہ نے بیچ بچاؤ کرنے کی کوشش کی تو عائشہ نے جھٹکے سے اُسے چھوڑ دیا اور منیرہ کی طرف متوجہ ہوئی جبکہ راشدہ سکتے میں تھی عائشہ سے اِس رویے کی اُمید کم از کم اُسے تو بلکل نہیں تھی..

"چھوڑ دیا سنبھالیں اپنی چہیتی کو میں یہاں ابھی تو اپنا کچھ سامان لینے آئی ہوں اور باقی چیزیں بھی لے جاؤں گی یہ گھر اور اِس کی ہر چیز میرے بچوں کی ہے یہ بات رکھنا تُم اپنی خیر مناؤ جب تک اللہ نے رسی دراز کی ہوئی ہے تب تک رہو لوگ سکون سے مگر جس دن اُس نے یہ رسی کھینچی تو گلے میں پھندا بن جائے گی"..

اُس نے بے خوف منیرہ کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا...

"دیکھتی ہوں مجھے کون روکتا ہے اپنی چیزیں لے جانے سے"...

"ہاں تو لے اپنا سب اور دفع ہو ویسے بھی میں پھینکتی ہی سب کو۔۔۔"

منیرہ نے اپنی حیرت پر قابو پا کر کہا...

عائشہ نے اندر جا کر الماری سے ثروت باجی کے گھر کی چابی نکالی اپنے اور بچوں کے سارے کپڑے بیگ اور پوٹلی میں بھرے اب باقی ضرورت کی چیزیں تھیلی میں اکھٹی کر کے اُس نے ایک ایک کر کے صحن میں لا کر رکھیں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"معاذ دونوں چپل پہنو اور جاؤ جا کر ثروت خالہ کے گھر کا تالا کھولو میں آ رہی ہوں سامان لے کر"...

اُس نے معاذ کے ہاتھ میں چابی دیتے ہوئے کہا تو وُہ زونیرہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر چلا گیا...

"عائشہ نے سامان اٹھاتے وقت طنزیہ نظر منیرہ پر ڈالی اور رُک کر بولی...

"جب دِل پر مہر لگی ہو اور خون سفید ہو چکا ہو تو زمین پر سر پٹخنے سے خُدا راضی نہیں ہوتا نہ اندر کی کالک صاف ہوتی ہے اللہ کے بندوں کو تکلیف پہنچا کر تُم لوگ صرف اُس کے

عذاب کے حقدار ہو صرف رحم کے نہیں روزِ محشر ایسی نمازیں اللہ تمہارے منہ پر دے مارے گا منیرہ بیگم پُل صراط سے کٹ کٹ کر گرتے ہوئے اپنی اصل ٹھکانے تک پہنچو گے تُم سب کیونکہ اللہ بھی تُمہیں تب تک معاف نہیں کرے گا جب تک میں نہیں کر دیتی اور مجھے میرے احسن اور بچوں کو قسم ہے زندگی بھر تم میں سے ایک شخص کو بھی معاف نہیں کروں گی یاد رکھنا"....

عائشہ کی آنکھوں میں آگ تھی منیرہ کو پہلی بار اُس کی باتوں سے انجانا سا خوف محسوس ہوا تھا...

"میں نے تُم سے کہا تھا ناں کہ میں کبھی حالات کے آگے ہار نہیں مانوں گا مُجھ پر بھروسہ رکھنا بس اب دیکھو تمہارے بھروسہ نے ہم دونوں کو ہمیشہ کے لیے ایک کر دیا"..

احسن نے دُلہن بنی بیٹھی عائشہ کی تھوڑی کو اُونچا کرتے ہوئے اُس کا چہرہ اپنے سامنے کیا...

"مگر ہم نے اِس محبت کی بہت بڑی قیمت چکائی ہے ہم نے اپنے اپنوں کو کھو دیا ہے شاید ہمیشہ کے لیے"..

عائشہ نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دُکھ سے کہا..

"کیسے اپنے جنہیں ہماری خوشی ہی نہیں دکھائی دیتی تھی نہ وُہ یہ دیکھ سکے کہ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا..نہ وُہ تمہارے دِل کی تڑپ محسوس کر سکے ہم نے کچھ غلط نہیں کیا میری جان اگر ہم اُن کی بات مان کر اِس محبت سے دستبردار ہو بھی جاتے تو کسی اور کے ساتھ بھی خوش نہیں رہ پاتے..دائمی خوشیوں کے لیے وقتی ناراضگی خسارے کا سودا نہیں ہے اور اگر کوُہ کبھی نہ بھی مانے تو بھی مجھے کوئی پچھتاوا نہیں ہوگا یہ ہمارا حق تھا جو اللہ نے بھی دیا ہے ہمیں لہذا اِن باتوں کو سوچ کر خود کو ہلکان مت کرو..."

احسن نے اُس کی پیشانی پر اپنے پیار کی پہلی مہر ثبت کی تو عائشہ نے طمانیت سے آنکھیں موند لیں...

بیڈ کے کنارے سے لگی بیٹھی عائشہ کو فون کی آواز نے آنکھیں کھولنے پر مجبور کیا تھا اُس نے ایک نظر پُر سکون سوتے اپنے بچوں پر نظر ڈالی اور اُٹھ کر ہال میں آ گئی جہاں فون بج بج کر بند ہو چکا تھا واپس جانے کے بجائے وُہ قریب ہی صوفے پر بیٹھ گئی ٹھیک پندرہ منٹ بعد فون دوبارہ بجنے لگا...

"اسلام علیکم.."اُس نے ریسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا...

"وعلیکم السلام بیٹا کیسی ہو..؟"

ثروت باجی نے محبت سے پوچھا..

"بلکل بھی ٹھیک نہیں ہوں میں باجی بلکل بھی ٹھیک نہیں ہوں"...

ہمدرد پا کر عائشہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی اور روتی ہی چلی گئی یہاں تک کہ اُس کی ہچکیاں بندھ گئیں...

"ہوا کیا ہے؟ عائشہ پلیز رونا بند کرو کچھ تو بتاؤ دیکھو میرا دِل بیٹھا جارہا ہے بچے تو ٹھیک ہیں ناں..؟"

دوسری آواز فریحہ کی تھی فون یقیناً سپیکر پر تھا..

عائشہ نے روتے ہوئے رات گزری قیامت من و عن سنادی...

فریحہ اور ثروت باجی کی حیرت کی انتہا نہیں رہی دونوں بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے...

"عائشہ میری بہن رونا بند کرو سب سے پہلے پلیز رونا بند کرو..."فریحہ نے بہت محبت

سے اُسے کہا...

"وہ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں اتنے سفاک اتنے ظالم لوگ بھی ہیں اُس دُنیا میں تُم تو خیر تھی ہی پرائی مگر اپنے خون کے لیے بھی اُن کا دِل نہیں پسیجا کیسے گوارہ کر لیا اُن لوگوں کے ضمیر نے ایک جوان جہان لڑکی کو دو چھوٹے بچوں سمیت رات کو دھکے دے کر نکلنا"..

ثروت باجی قنوطیت سے بولیں ..

"عائشہ میری بچی بلکل بھی گھبرانے کے ضرورت نہیں ہے تُم اپنے گھر میں ہو سکون سے رہو بلکل بس جو وُہ فرعون صفت لوگ کر سکتے تھے کر چکے تُم سب اللہ پر چھوڑ دو وُہ بہتر اِنصاف کرے گا میں کل ہی تمہارے پاس آ رہی ہوں خود کو اکیلا مت سمجھنا تمہاری ثروت باجی ہے تمہارے ساتھ ٹھیک ہے اب رونا مت بس آرام کرو"..

اُنہوں نے ہر طور تسلی بخش انداز میں کہا مگر وُہ خود بھی رو رہیں تھیں...

"نہیں باجی میری وجہ سے آپ فریحہ کو مت چھوڑ کر آئیں اُسے آپ کی ضرورت ہے اور آپ بھی اِس لیے وہاں گئی ہیں یہ اللہ کا احسان ہی ہے مُجھ پر کہ آپ جاتے ہوئے

چابیاں مجھے دے گئیں تھیں ورنہ میں تو سوچ کر بھی کانپ جاتی ہوں کہ آخر جاتی تو کہاں جاتی اپنے بچوں کو لے کر"...

عائشہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے تشکر سے بولی۔۔

"اللہ جو کرتا ہے یا کرواتا ہے اُس میں ضرور کوئی مصلحت پوشیدہ ہوتی ہے"...

اُنہوں نے برجستہ کہا...

"باجی اب بس ایک کام کر دیں میرا امان بھائی سے پوچھ کر میرے لائق کوئی جاب کا پتا کروا دیں چاہے جیسی بھی ہو پھر میں رحمت چاچا کے پاس رکھے پیسوں سے کوئی دو کمروں کا فلیٹ کرائے پر لے کر وہاں شفٹ ہو جاؤں گی"...

عائشہ نے متانت سے کہا..

"مگر عائشہ"...

اُنہوں نے کچھ کہنا چاہا مگر عائشہ نے بیچ میں ہی اُن بات کاٹتے ہوئے کہا...

"میں جانتی ہوں باجی آپ اِس فیصلے سے خوش نہیں ہیں مگر خُدا کی قسم اگر گھر میں صرف آپ ہوتیں تو میں کہیں نہیں جاتی مگر آپکے ساتھ احمد بھی ہے اور سلمان بھائی

بھی آتے رہتے ہیں اُن کی موجودگی میں ایک ہی گھر میں رہنا مطلب لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع خود دینا میں جانتی ہوں احمد اور سلمان بھائی مجھے فریحہ سے ہر گز کم نہیں سمجھتے میرے لیے بھی دونوں میرے بھائیوں کی جگہ ہیں مگر وُہ دونوں جوان ہیں اور نا محرم بھی اِس لیے ایک چھت کے نیچے نہیں رہ سکتی یہ بات آپ بھی سمجھتی ہیں میرے پاس صرف عزت ہی باقی ہے اگر کل کو کسی نے اُس پر بھی سوالیہ نشان لگا دیا تو میرے پاس کیا رہ جائے گا"....

اُس نے اپنے فیصلے کے پیچھے کی وجہ اُنہیں صاف بتا دی...

"ٹھیک ہے میں امان اور سلمان دونوں سے کہتی ہوں جیسے ہی کچھ ہوتا ہے میں تُجھے بتا دوں گی اور ہاں بس میرے آنے سے پہلے کہیں مت چلی جانا ورنہ میں تُجھ سے بات نہیں کروں گی"...

واضح تھا کے وُہ عائشہ کے فیصلے سے خوش نہیں تھیں مگر عائشہ جانتی تھیں کہ وُہ بھی اگر اِس بات کو سوچیں گی جان جائیں گے کہ اُس نے یہ فیصلہ بلکل ٹھیک کیا تھا....

"کیا ہوا چہرے پر بارے کیوں بج رہے ہیں دونوں کے۔؟؟"

منیرہ نے جنید اور جبار کے اُترے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا...

"اتنی اچھی پارٹی ہاتھ سے نکل گئی امی پورے پچاس لاکھ دے رہے تھے وُہ گھر کے مگر پتا نہیں اچانک کیا ہوا سب کچھ طے ہو جانے کے بعد جب آج قانونی کاروائی کر کے ایڈوانس لینا تھا تو اسٹیٹ ایجنٹ کال کر کے کہتا ہے کے اُن لوگوں نے گھر خریدنے سے انکار کر دیا ہے"..

جنید نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا...

"تو کیا ہوا وُہ اکیلا تھوڑی ہو گا کوئی اور خرید لے گا گھر کو اِس میں پریشانی والی کیا بات ہے"...

اطمینان سے کہا گیا...

"امی مگر ہمیں پیسوں کی اشد ضرورت ہے گھر بکنے میں کم سے کم مہینہ تو لگے گا اور یہاں گزرتا ہر دن کاروبار کو تباہی کی طرف لے جا رہا ہے ورکرز کی بھی دو مہینے کی سیلری نہیں دی آرڈر پورا کرنے کے لئے بھی مال نہیں ہے پورا اور اگر ایسے میں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ملازمین نے کام کرنے اسے انکار کر دیا تو اِس گھر کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ جو نقصان ہو گا وُہ اگر ہم دونوں گھر بھی بیچ دیں تب بھی پورا نہیں ہو سکے گا"...

جبار نے پریشانی سے کہا...

"ہے تو پریشانی والی ہی بات مگر کچھ نہ کچھ تو کرنا ہو گا ناں.." منیرہ نے پُر سوچ انداز میں کہا...

"میں دیکھتا ہوں کیا ہو سکتا ہے"...

جنید نے فون پر کسی کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا اور باہر نکل گیا جبکہ منیرہ کے چہرے پر فکروں کا جال تھا۔۔

دن بھر کا تھکا ماندا آفتاب افقِ مغرب کی اوٹ میں سر نگوں تھا۔خنک ہوا طبیعت میں کسل مندی پیدا کر رہی تھی اور آسمان کے کنارے شفق رنگین بڑے دیدہ زیب نظر آ رہے تھے۔دور تک سرخ دھاریں اس طرح پھیل گئی تھیں جیسے عروسِ شام رنگین آنچل سے ڈھلک گئی ہو۔وُہ ریلنگ سے کے پاس کھڑی کافی دیر سے غروبِ آفتاب

کے اسی روح پرور نظاری سے محظوظ ہو رہی تھی وُہ اور احسن اکثر اسی طرح شام کی چائے چھت پر کھڑے غروبِ آفتاب کے حسین نظارے کو دیکھتے ہوئے پیتے تھے ..

احسن اکثر ایک غزل اُسے سنایا کرتا تھا جو موقع کی مناسبت سے ہوتی تھی اور اُس کی پسندیدہ بھی اُس کے چہار سو بھی بھی میٹھی میٹھی آواز بکھرنے لگی تھی چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے احسن کی دلفریب آواز...

(محسن نقوی)

اجڑ اجڑ کے سنورتی ہے تیرے ہجر کی شام

نہ پوچھ کیسے گزرتی ہے تیرے ہجر کی شام

وُہ ہمیشہ مسکرا کر احسن سے کہتی تھی کس کے ہجر کی شام ہے آپ کی زندگی میں جس کی صبح ہی نہیں ہو رہی..

"ارے بھئی ضروری تو نہیں انسان دِل جلا ہو تو ہی ایسی غزلیں سنتا ہو شوق تو کسی چیز کا بھی ہو سکتا ہے"...

وُہ اُس کے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے ہوئے کہتا...

یہ برگ برگ اداسی بکھر رہی ہے مری

کہ شاخ شاخ اترتی ہے تیرے ہجر کی شام

"مجھے کیا پتا تھا یہ وقت مُجھ پر بھی آنا تھا میری زندگی آپ کے بغیر نامکمل ہے احسن میں آپ کے بغیر کچھ نہیں میں صرف قابلِ رحم ہوں.."وُہ ایک گہری سانس خارج کرتے ہوئے احسن کے خیالی پیکر سے گویا ہوئی..

"آپ کے بغیر میری کوئی حیثیت نہیں میں بے آسرا ہوں اور دربدر بھی کاش آپ نہیں جاتے میں کسی کو کچھ نہیں کہہ سکتی مگر خود سے تو کہتی ہوں مجھے بہت ضرورت ہے آپ کی اور آپ کے پیار کی.."اُس کو آنکھوں میں نمکین پانی اُترنے لگا..

"مجھے آپ کی بھوری آنکھوں میں پھر سے خود کا دیکھنا ہے مجھے آپ کے ہونٹوں سے اپنا نام سننا ہے آپ کے لمس کو محسوس کرنا ہے آپ کی مسکراہٹ دیکھنی ہے، آپ کے چہرے کا اطمینان اپنے اندر اُتارنا ہے، کتنا عرصہ ہوا آپ نے میری تعریف نہیں کی مجھے اپنی تعریف سننے کی طمع ہے،، مگر میں جانتی ہوں اب یہ ممکن نہیں مگر میں کیا کروں میں تھکنے لگی ہوں میں ہار جاؤں اِس سے پہلے سنبھال لیں مجھے خیالوں خوابوں میں ہی سہی پھر"...

اُس نے دِل گرفتگی سے خود سے کہا احسن اُس میں ہی تو زندہ تھا....

جہاں جہاں بھی ملیں تیری قربتوں کے نشاں

وہاں وہاں سے ابھرتی ہے تیرے ہجر کی شام

یہ حادثہ تجھے شاید اداس کر دے گا

کہ میرے ساتھ ہی مرتی ہے تیرے ہجر کی شام

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فون مسلسل بج رہا تھا مگر چھت پر ہونے کے باعث اُسے آواز نہیں سنائی دی..

"مما.. مما"..

معاذ اُسے بلانے چھت پر آیا...

"کیا ہوا بیٹا"..

"فون بج رہا ہے.." اُس نے ہانپتے ہوئے بتایا..

"اچھا چلو نیچے.." معاذ کا ہاتھ پکڑ کر وہ نیچے آ گئی...

"اسلام علیکم.." فون اُٹھاتے ہی عائشہ نے سلام کیا...

"وعلیکم السلام عائشہ میں سلمان بات کر رہا ہوں"..

"جی بھائی بولیں"...

"عائشہ امی نے مجھے سب بتا دیا ہے میں نے اپنے ایک دو دوستوں سے بات بھی کی ہے جس میں سے ایک نے جواب دیا ہے پروموٹر کی جاب ہے گھر سے تھوڑا دور ایک سپر مارکیٹ ہے وہ اُسی ایریا کا مینجر ہے تُم کل جا کر مارٹ کے فلور مینجر سے مل لو انگلش لینگویج کا کورس تو تُم نے کیا ہوا ہے باقی کم از کم وہ لوگ انٹر تو مانگتے ہیں تو تُم کہہ دینا انٹر کر لیا ہے اُن لوگوں نے کون سی مارک شیٹ منگوانی ہے باقی میرا دوست باقر سنبھال لے گا ٹھیک ہے"...

سلمان نے اُسے ساری صورتحال بتا دی...

"بہت بہت شکریہ بھائی آپ کا میں کل چلی جاؤں گی آپ بس پتا لکھوا دیں"...

عائشہ نے خوشی سے کہا اور پیپر پر پتا لکھنے لگی...

"شکریہ کی کوئی بات نہیں تُم میرے لیے بلکل فریحہ کی طرح ہو امی اور میں تو چاہتے بھی نہیں کہ تُم نوکری کرو سکون سے رہو وُہ تمہارا بھی گھر ہے اور یہ میں کوئی ترس یا احسان نہیں کروں گا بلکہ تُم میرے بھائیوں جیسے دوست کی بیوہ ہو میرا اخلاقی فرض ہے تمھارا خیال رکھنا حسن کے بچوں کا خیال رکھنا تُمھیں الگ گھر میں رہنا ہے ٹھیک ہے امی بھی تمہاری بات سمجھتی ہیں ایک گھر میں رہنا کسی طرح بھی مناسب نہیں تُم الگ رہ لو مگر بھائی ہونے کے ناطے مجھے تمھاری ذمے داری اٹھانے دو میں نہیں چاہتا تُم نوکری کرو باہر کی دُنیا بہت خراب ہے تُم جیسی لڑکیوں کے لیے نہیں ہے"...

سلمان نے پُر شفقت لہجے میں کہا...

"آپ کے خلوص پر ذرا بھی شک نہیں ہے بھائی مگر میرے اپنے بھی کچھ اُصول یہ میرا ضمیر یہ بات گوارا نہیں کرتا کہ میں کسی پر بوجھ بنوں یا کسی پر تکیہ کروں میں خود مختار ہونا چاہتی ہوں اپنے پیروں پر کھڑی ہونا چاہتی ہوں تاکہ اپنے بچوں کو اچھا مستقبل دے سکوں اللہ کا شکر ہے میرے ہاتھ پیر سلامت ہیں اور اِس بات کی اجازت تو ہمارا دین بھی دیتا ہے جب گھر میں کوئی مرد نہ ہے تو عورت ضرورت کے تحت باہر نکل سکتی ہے بس آپ اپنی دعائیں دیتے رہیں"...

اُس نے قطعی انداز میں کہا...

"ٹھیک ہے میں تُمھیں مزید کچھ نہیں بولوں گا مگر ہاں یہ بات ضرور یاد رکھنا امی اور میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں خوش رہو بس اللہ تمہارے بچوں کے نصیب اچھے کرے"...

"آمین بھائی..."عائشہ رسان سے بولی۔۔

"خُدا حافظ اپنا اور بچوں کا بہت خیال رکھنا امی ویسے بھی کل یا پرسوں تک آ جائیں گی"..

"بہت شکریہ بھائی اللہ حافظ آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا"...

عائشہ نے فون رکھ دیا اُس کے چہرے پر اطمینان ہی اطمینان تھا کہ اُس نے اپنے خیر خواہوں کو ناراض کیے بغیر اپنی بات اُنہیں سمجھا دی تھی..

اُس نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے اپنا تنقیدی جائزہ لیا ضرورت کی وجہ سے آج اُس نے تھوڑا بہت میک اپ بھی کیا تھا حسن کے جانے کے بعد پہلی بار تھا کہ اُس

نے اپنے چہرے پر کچھ لگایا تھا کیونکہ جاب کی نوعیت سے وُہ اچھی طرح واقف تھی اِسی وجہ سے آج اُس نے برقع نہیں پہنا تھا بس نیلے رنگ کی بڑی سی چادر لے لی

اور بال بھی کھلے رکھے تھے یوں اُس کی عمر بھی زیادہ نہیں تھی وہ چوبیس سال کی نازک سی لڑکی تھی۔ چہرے کی رنگت صاف تھی اور نقوش دلآویز، اُس کے چہرے پر سب سے دلکش چیز اُس کی آنکھیں تھیں، بڑی بڑی ساحر آنکھیں کہ جن پر لمبی گھنیری پلکیں سایہ فگن رہتیں، اُس کی آنکھوں کا رنگ گہرا سیاہ تھا، اماوس کی گھنی رات جیسا سیاہ اور ان سحر انگیز آنکھوں میں ہمہ وقت گلابی ڈورے تیرتے رہتے، ستواں ناک میں باریک سا نگ چمکتا اور اوپری ہونٹ کا کٹاؤ سمٹ کر اداسی کا مظہر نظر آتا تھا۔ اُس کے چہرے پہ پھیلا حزن و ملال اسے مزید کشش بخشتا اور وہ سادہ سے حلیے میں بھی کسی کی بھی توجہ اپنی جانب مبذول کرواسکتی تھی۔ وہ سراپا حسن تھی، حزن و ملال میں ڈوبا ہوا حسن۔۔اپنی تیاری سے مطمئن ہونے کے بعد وُہ آئینے کے سامنے سے ہٹ گئی..

"میں جا رہی ہوں تھوڑی ہی دیر میں واپس آجاؤں گی آپ دونوں نے بلکل بھی گھر سے باہر نہیں نکلنا ہے نہ ہی کسی کے لئے دروازہ کھولنا ہے میں چابی لے کر جا رہی ہوں تو دروازہ میں خود کھول لوں گی آپ دونوں ٹی وی دیکھ لینا"...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائشہ نے سینڈلز کے اسٹریپ بند کرتے ہوئے دونوں کو ہدایت کی..

"اوکے مما.." دونوں ایک ساتھ بولے...

"معاذ اپنا اور بہن کا خیال رکھنا اللہ حافظ"...

دونوں کو پیار کرتے ہوئے وہ باہر نکل گئی ...

"میں نے آپ کا ٹرائل لے لیا ہے جو بھی ہوگا آپ کو بتادیا جائے گا مگر ایک بات ذہن میں رکھیں کہ آپ نے میٹرک بھی مکمل نہیں کیا ہے بی اے کی جاب کے لیے بھی کم از کم انٹر پاس ہونا ضروری ہے لیکن باقر نے جب آپ کی سفارش کردی ہے تو 80 پرسنٹ تو آپ کی جاب ہو ہی جائے گی باقی مجھے آپ کی صاف گوئی بھی بہت اچھی لگی .."

عائشہ نے اپنی تعلیم کے متعلق جھوٹ نہیں بولا تھا ...

"جانتی ہوں میں مگر میں نے انگلش لینگوئج کا کورس کیا ہوا ہے بس کچھ وجوہات کی بناء پر میٹرک نہیں کرسکی میرے ماں باپ کا انتقال ہوچکا ہے مُجھ پر دو چھوٹے بہن بھائی

کی ذمے داری ہے"..

اُس نے بچوں کے متعلق جھوٹ بولا تھا...

"اگر نام شارٹ لسٹ کر لیے ہوں تو کمپنی بھیج دیجئے گا سلیم بھائی"...

ابھی وہ لوگ بات کر ہی رہے تھے پیچھے سے کسی نے منیجر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا وُہ لگ بھگ اُنتیس یا تیس برس کا خاصہ خوش شکل مرد تھا۔۔

"میڈم ابھی آپ جائیں اگر سلیکشن ہوئی تو آپ کو بتا دیا جائے گا"..

"ٹھیک ہے.."عائشہ نے نرمی سے کہا...

"سلیم بھائی ذرا آئیں میرے ساتھ"...

بات کرتے کرتے بلاِارادہ ہی خضر کی نظر عائشہ کے اوپر پڑی تھی اور کچھ لمحوں کے لیے ٹھہر گئی..

"خُدا حافظ.."اُس کی نظریں خود پر محسوس کر کے عائشہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار اُبھرے تھے وُہ فوراً وہاں سے نکل گئی جبکہ خضر کی نظروں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا تھا...

"اِنہیں روکیں اور کچھ دیر انتظار کرنے کا بولیں...

اُس نے شیلف بوائے سے عائشہ کو روکنے کا کہا اور خود کسی کو فون ملانے لگا...

"امی آپ کو جو میں نے پندرہ لاکھ روپے دیے تھے رکھنے کے لئے وُہ لا دیں مجھے ورکرز کو سیلری دینی ہے اور آفس کا کرایہ بھی تاکہ ہم لوگ آرڈر پر کام شروع کر سکیں اور آج گھر کو دیکھنے کے لیے تین پارٹی آئیں گی آپ جبار بھائی کو بتا دیجیے گا وُہ دکھا دیں گے اُنہیں جا کر میں بھی بس آفس کے لئے ہی نکل رہا ہوں"...

جنید جوتوں کے تسمے باندھتے ہوئے بولا...

"راشدہ میری الماری سے پیسے لے آ"..

اُنہوں نے آواز لگائی مگر کوئی جواب نہیں آیا اور یوں دس منٹ گزر گئے...

"یہ کہاں مر گئی ہے پیسے نہیں ڈھونڈے جا رہے حالانکہ سامنے رکھے ہوئے ہے تو رُک میں دیکھتی ہوں جا کر"...

منیرہ نے بے زاری سے کہا...

"کیا دیوارِ چین پر چلی گئی ہے پیسے لینے جو تلاش ختم ہو کر ہی نہیں دے رہی جبکہ آنکھوں کر سامنے پیسے پڑے ہیں"..

اُنہوں نے کمرے میں داخل ہو کر اونچی آواز میں بولیں..

"اللہ اللہ یہ کیا حشر کر دیا ہے کمرے کا میری پوری سیٹ الماری کا ناس مار دیا ہے"...

نیچے گرے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے اُنہوں نے راشدہ کو خوب کوسا جنید بھی اندر آگیا تھا..

"امی پیسے کہیں نہیں ہیں میں نے پوری الماری کھنگال لی ہے ایک ڈھیلا تک نہیں ہے---"

راشدہ کی پسینے میں شرابور حالت اُس کی گھبراہٹ اور پریشانی صاف ظاہر کر رہی تھی...

"کیا مطلب پیسے نہیں ہیں امی میں نے آپ کو دیے تھے رکھنے کے لئے"...

جنید کے تو ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے--

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایسے کیسے نہیں ہیں پیسے یہیں رکھیں ہیں میں نے تو ہٹ میں دیکھتی ہوں"..

منیرہ نے پوری الماری تین بار چھان ماری مگر پانچ کے بڑے تین سکوں کے علاوہ کچھ نہ ملا..

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں نے تو پیسے یہیں رکھے تھے چابی میرے پاس ہوتی ہے اور اگر چوری بھی ہوتے تو زیور بھی نہ ہوتے وُہ تو بلکل سلامت ہیں"..

اُنہوں نے باقاعدہ اپنا سر پیٹتے ہوئے کہا...

"تو پھر کہاں گئے پیسے آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی گئے تو گئے کہاں کو دس پندرہ ہزار نہیں پورے پندرہ لاکھ تھے وُہ بھی گھر اب تک نہ بکنے کی وجہ سے کسی سے اُدھار لیے تھے یا میرے مالک۔۔"

جنید سر پکڑ کر بیٹھ گیا..

پورے کمرے میں موت سی خاموشی چھا گئی...

"ایکسکیوز می آپ کو سر خضر آفس میں بلا رہے ہیں"..

عائشہ آدھے گھنٹے سے ویٹنگ ایریا میں بیٹھی انتظار کر رہی تھی۔۔۔

عائشہ نے دروازے پر پہنچ کر ناک کیا...

"کم اِن.."اجازت ملنے پر وُہ اندر داخل ہو گئی اُسے دیکھتے ہی خضر کی آنکھوں میں عجیب سی چمک اُبھری...

ویسے آپ کا کیا نام ہے یہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں"...

خضر نے سر سے پیر تک گہری نظروں سے عائشہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا...

"عائشہ..."اُس نے گھبراتے ہوئے جواب دیا خضر کے دیکھنے کا انداز ہر گز بھی قابل برداشت نہیں تھا۔۔۔

"پلیز ہیو آ سیٹ"..

"تھینک یو۔۔"

وُہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی...

"میں نے کمپنی سے آپ کی سفارش کی تھی اور وُہ مان بھی گئے ہیں پھر باقر سے بھی آپ نے اپنی سورس لگوائی ہے تو آدھا کام تو ویسے ہی ہو گیا تھا"...

خضر کا لہجہ اہانت آمیز تھا..

"سورس نہیں اُنہوں نے بس رکمنڈ کیا ہے باقی کمپنی کو آؤٹ پٹ دینا میرا کام ہے اگر میں خود کو اِس جاب کے اہل ثابت نہ کر سکی تو وُہ مجھے کبھی بھی فائر کر دے گی اِس لیے اسے سورس نہ کہیں میں فری کی تنخواہ تو نہیں لوں گی ناں"..

عائشہ نے مضبوط لہجے میں جواب دیا جسے سن کر خضر کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آ ٹھہری...

"جی بلکل سروس تو آپ دیں گی ہی تب ہی پرمننٹ ہوں گی جب تک آپ کے کسٹمرز آپ سے مطمئن رہیں گے آپ بھی ٹکی رہیں گے آئی مین کمپنی کو اچھی سیل دیں گی تو"...

خضر نے معنی خیز انداز میں کہا...

"خیر پیکج بائیس ہزار تک ہو گا جاب ٹائمنگ صبح گیارہ بجے سے شام سات بجے تک آپ

ہفتہ اتوار کو چھوڑ کر کسی بھی ایک دن چھٹی کر سکتی ہیں اگر نہ کریں تو اُس کی ایکسٹرا پیمنٹ ملے گی باقی اب یہ آپ پر ہے کہ آپ کمپنی کو کتنی سیل دیتی ہیں ویسے جس کمپنی نے آپ کو ہائر کیا اُن کی پراڈکٹ اچھی ہیں خود بخود بک جاتی ہیں آپ کو بس کسٹمرز سے خوش اخلاقی سے پیش آنا ہوگا اور ہاں سر پر دوپٹہ لینے کی اجازت نہیں ہو گی انڈر اسٹینڈ "...

خضر نے اُسے جاب کے متعلق ساری معلومات دے دی تھی..

"شکریہ سر.."عائشہ نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی حالانکہ سامنے بیٹھے شخص کی نظروں کی گندگی وہ صاف دیکھ سکتی تھی..

"سنبھال کر رکھیں بہت موقع آئیں گے میرا شکریہ ادا کرنے کے.. میرا مطلب فرسٹ سیلری سے ٹریٹ دے دیجیے گا"..

عائشہ کے بدلتے تاثرات دیکھ کر اُس نے بات بنائی مگر آنکھیں مسلسل عائشہ کے جسم پر رینگ رہی تھیں...

"جون ۲۰۱۳"

"یار کامی چار نمبر کا پانا تو پکڑا"...

احسن نے گاڑی کے نیچے سے آواز لگائی...

"یار میرا خودوُہ کونے والا منصور لے کر گیا ہوا ہے اب تک واپس نہیں دیا اور آج دُکان بھی بند ہے اُس کی"...

وُہ سفید دیوار پر پان کی تازہ تازہ پچکاری مارتے ہوئے بولا اور آستین سے منہ پر رہ جانے والی باقی لالی صاف کی...

"ایک تو تُجھے کتنی دفعہ منع کیا ہے اِدھر اُدھر پیک نہ پھینکا کر مگر نہیں تُو نے تو سننا نہیں ہے دیکھ دو مہینے پہلے چونا کروایا تھا اب عجیب نقش و نگار بنا دیے ہیں"...

احسن نے گاڑی کے نیچے سے نکلتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اُسے گندگی سے سخت چڑ تھی حالانکہ جو کام وُہ کرتا تھا اُس میں دھبے اُس کے کپڑوں اور ہاتھوں پر لگتے تھے مگر وُہ اُس کا کام تھا اُس کی مجبوری تھی.

"ابے ایک تو مجھے تیری سمجھ نہیں آتی چل اپنی دُکان میں چونا کرواتا سمجھ بھی آتا ہے مگر باہر کی دیواروں پر کون کرواتا ہے بے"...

کامران نے بمبئی چھالیہ کے خالی ریپر کو دانتوں کے بیچ گھستے ہوئے کہا کہ اٹکی ہوئے چھالیہ کے دانیں بھی نکل جائیں...

"ابے کتا بھی نہ اپنی جگہ صاف کر کے بیٹھتا ہے یار پھر یہ تو روزگار کی جگہ ہے اِسے ہی گندہ رکھیں گے تو کیسے چلے گا یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا یہ صرف ہمارا کام ہے اِسے یہی تک رکھنا ہے یہ نہیں اِسی گندی حالت میں گھروں کو چلے جائیں ہاں کام جو بھی ہو شرم کی بات نہیں مگر صفائی کا حکم تو اللہ بھی دیتا اِس زیادہ کیا اہمیت ہو گی کہ صفائی کو نصف ایمان کا درجہ حاصل ہے"...

اُس نے کامران کی پیٹھ تھپکتے ہوئے برادرانہ انداز میں کہا تو کامران نے بھی دوسرے ہاتھ سے اُس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا..

"تُجھ سے باتوں میں نہ کبھی کوئی جیت سکا ہے نہ جیت سکے گا اور باتیں بھی ایسی کرتا ہے کہ سامنے والا ہار مان کر ہی اُٹھے"...

"یار ہار جیت کی بات نہیں ہے تو میری بس ایک ہی بات کا جواب دے کیا یہی حرکت تو اپنے گھر کی دیواروں پر کر سکتا ہے؟؟"

وُہ دونوں اب دُکان کے باہر رکھی کین کی کرسیوں پر بیٹھ گئے کامران شرمندہ سر جھکائے بیٹھا تھا...

"اچھا چل سب چھوڑ سامنے سے دال چاول کی دو پلیٹ منگوا لے بڑی بھوک لگ رہی ہے قسم سے"...

احسن نے فوراً بات بدلی...

"اوئے مدن لال جا دال چاول کی دو پلیٹ تو پکڑ اور تُجھے کھانا ہو تو اپنے لیے بھی لے لینا جلدی جا"...

کامران نے ایف ایم پر گانے سنتے مدن کی پیٹھ پر دھموکا جڑتے ہوئے کہا جس پر وُہ ٹیڑھے میڑھے منہ بناتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا...

"ویسے یار پچھلے دو تین مہینوں سے کتنا سکون ہے ناں کوئی ہنگامہ نہیں کوئی جلاؤ گھیراؤ جیسے واقعات نہیں"..

وُہ کُرسی کی پُشت سے کمر لگاتے ہوئے بولا...

"ہاں تو یہ تو اچھی بات ہے بھائی ورنہ آئے دن کے تماشے تھے اِن کے اپنے بندے خود

ہی مرواکر پھر پورے شہر کو بند کروادیتے تھے نہ کرو تو بائک، گاڑیاں، بسیں سب جلادیتے ہیں غریب آدمی تو پستا ہی جائے بس صرف نام "عوامی سکون پارٹی" ہے باقی جتنا جینا حرام کراچی کے غریبوں کا انھوں نے کیا ہے اتنا تو کسی حکومت نے نہیں کیا ہو گا بس ایک ہے اِن کا بھگوڑا قائد پیگ چڑھا کر کردیتا ہے لندن سے کالز اور یہ پچاس پچاس روپے کی لالچ دے کر بسیں بھروا کر کردیتے ہیں جلسے"...

احسن نے شدید بیزاری سے کہا...

"ابے تُو بڑا اتپا ہوا معلوم ہوتا ہے"...

کامران نے ہنستے ہیں کہا..

"تو کیا خوش ہونا چاہیے بہت اچھے کام کرتے ہیں جیسے یہ لوگ"...

"ویسے اگر پارٹی میں شامل ہو جاؤ نہ تو ہیں بڑے فائدے کرنا دھرنا کچھ ہوتا نہیں علاقے کے یونٹ سیکٹر میں بیٹھے رہو جلسے کی تیاریاں کرواؤ اور میڈیا میں جلسے کا ہجوم دکھانے کے لئے بندوں کو بھر بھر کر لے جاؤ"...

احسن کے برابر کی دُکان والا مرادِ جو کب سے اِن دونوں کی باتیں سُن رہا تھا بیچ بول

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پڑا...

"ابے چل تُو تو ایسے ہی بولے گا ناں خود جو پارٹی میں شامل ہے"...

احسن نے طنزیہ کہا...

"ابے نہیں لالے قسم سے زندگی پُر سکون ہو گئی ہے ایک یہاں سے آمدنی دوسری وہاں سے کرنا کیا ہوتا ہے بس جلسے وغیرہ کے انتظامات اور اپنے اپنے علاقے کے سیکٹر میں بیٹھ کر لوگوں کی پریشانیاں سننا بس میں تو چھ بجے یہاں سے جا کر وہیں بیٹھتا ہوں"...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مراد نے اطمینان سے کہا...

"اور جو یہ تُم لوگ آئے دِن کے کاروبار بند کرواتے ہو اِس سے کس کا بھلا ہوتا ہے غریب آدمی تو روز کنواں کھودتا ہے اپنے لیے مگر تُم لوگوں اِس ہٹ دھرمی کی وجہ سے کئی گھروں میں لوگ بھوکے سو جاتے ہیں تُم لوگ گاڑیاں، بسیں، بائک، رکشے کو جلاتے ہو کیا یہ عوام کا بھلا ہے"..

احسن آج پوری طرح سے جرح کے موڈ میں تھا...

"یار وُہ ہمارے بندے نہیں کرواتے بلکہ مخالف پارٹی والے ہمارے خلاف پروپگنڈا کرتے ہیں ہمیں بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں"..

مراد نے ہنوز اطمینان سے کہا...

"اور جو الیکشن میں تُم لوگ دھاندلیاں کرتے ہو اب اِس تو بلکل مت مکرنا میرا آنکھوں دیکھا حال ہے ایک بندہ دس پندرہ ووٹ ڈال رہا ہے یہاں تک کہ جن کی عُمر تک اٹھارہ سے کم ہے وُہ بھی"...

احسن کو اِس بحث میں دلچسپی محسوس ہو رہی تھی...

"ہاں اگر ہم لوگ یہ نہ کریں تو لا کر بٹھا دیں گے کراچی میں بھی سندھی یا پنجابی لوگوں کو مہاجروں کا تو ویسے ہی بُرا حال ہے ہم مزید تباہ حال ہونے سے بچا رہے ہیں ورنہ اِس زرداری کی حکومت نے تو ساری گورمنٹ جابز سندھیوں کو پلیٹ میں رکھ کر پیش کر دی ہے اور آگے سے یہ سندھی بھی اپنے ہی لوگوں کو بھرتی کرتے ہیں سب جگہ کا یہی حال ہے جس کا بندہ بڑی پوسٹ پر لگ جائے وُہ موقع بھی اپنے ہی لوگوں کو دیتا ہے"..

مراد نے مضبوط لہجے میں اپنی بات رکھی...

"ویسے کچھ غلط بھی نہیں کہہ رہا مراد یہی حال تو ہے کراچی کا"..

کامران نے بھی اُس کی تائید کی..

"یہ اور کچھ نہیں بس اپنے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے والی بات ہوئی"...

احسن اُلجھ گیا تھا وُہ جانتا تھا اگر مزید بحث کی تو وُہ اُسے قائل کرلیں گے جو وُہ ہونا نہیں چاہتا تھا اِس لیے وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"حال"

تین دن بعد....

"سلمان بھائی، باجی آپ دونوں کا میں کس طرح شکریہ ادا کروں میں نہیں جانتی اگر آپ کا ساتھ نہیں ہوتا تو میں کب کی ہمت ہار چکی ہوتی۔ میں ساری زندگی آپ کے کیے گئے احسانوں کا بدلہ نہیں چُکا سکتی کبھی نہیں"...

عائشہ نے ثروت باجی کے گلے لگ کر روتے ہوئے کہا..

"دیکھ اب تو پرایوں والی باتیں کر رہی ہے ارے بیٹی بنایا ہوا میں نے تُجھے تُو مشکل میں تھی تو تیرا ساتھ کیسے چھوڑ دیتی پڑوسیوں کے بڑے حقوق ہوتے ہیں اور تُجھ سے تو ویسے بھی دِل کا رشتہ ہے بس اب شکریہ، احسان والی باتیں چھوڑ نئے گھر میں شفٹ ہو گئی ہے اِسی خوشی میں میرے لیے اچھی سے چائے بنا کر لے آ۔۔۔"

اُنہوں نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا...

"ابھی لاتی ہوں"..

عائشہ نے مسکرا کر کہا اور کچن کی طرف چلی گئی...

"امی آپ اِس سے بات کر لیجئے گا اور قائل کرنے کی کوشش بھی کیجئے گا بہت اچھا پرپوزل ہے اور اب اِس کی عُمر ہی کیا کہیں سے بھی دو بچوں کی ماں نہیں لگتی"..

سلمان نے دھیمی آواز میں کہا...

"پوری کوشش کروں گی مگر میں تُمہیں پہلے ہی بتا دوں عائشہ سے ہاں کی اُمید نہ ہونے کے برابر ہے میں پچھلے دو سال سے اِسے کہہ رہی ہوں یہی بات مگر یہ صاف منع کر دیتی ہے"..

ثروت باجی نے تاسف سے بولیں...

تھوڑی ہی دیر میں عائشہ چائے کی ٹرے لے کر آ گئی...

"ماشاءاللہ سے گھر بھی کھلا اور ہوادار ہے اور تمہارا زیادہ سامان بھی نہیں ہے تو اور زیادہ ہوادار لگ رہا ہے شاید"...

"ہاں باجی بس اب جاب لگ گئی ہے اب کچھ مہینوں میں باقی سامان بھی لے لوں گی باقی چین بیچ کر جو پیسے آئے تھے اُس میں سے آدھے تو گھر کے ایڈوانس اور اسٹیٹ ایجنٹ کر کمیشن میں چلے گئے باقی میں نے واپس دے دیے ہے چچا کو اللہ نہ کرے اگر آگے کچھ بُرا ہو تو کم از کم مجھے لوگوں کی شکلیں تو نہیں دیکھنی پڑیں گی"...

عائشہ نے چائے کی ٹرے رکھتے ہوئے رسان سے کہا...

"اچھا امی میں جا رہا ہوں آپ کو جب بھی گھر جانا ہو کال کر دیجئے گا میں لے لوں گا آپ کو ٹھیک ہے۔۔عائشہ اللہ حافظ"...

سلمان چائے کی خالی پیالے ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا اور جانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا...

"ٹھیک ہے بیٹا تم جاؤ مجھے جب جانا ہو گا واپس تو کال کر دوں گی خُدا حافظ"...

ثروت باجی نے نرمی سے کہا۔۔۔

اُسے آج پورے دو دن بعد ہوش آیا تھا جسم بری طرح اینٹھ رہا تھا اپنے پیر میں سوجن دو دِن پہلے سے بھی کافی زیادہ تھی اُس نے اپنا پیر ہلانا چاہا مگر درد اتنا شدید تھا کہ اُس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکل گئی اور آنکھوں میں آنسو آ گئے...

"کیوں اتنا درد سہہ رہا ہے اللہ کے بندے بتا دے جو بھی جانتا ہے میں خود تیری سفارش کروں گا کہ کم سے کم سزا ہو تُجھے"..

سامنے کھڑے آفیسر نے بے حد نرمی سے اُس سے کہا تھا وُہ خود بھی پچھلے دو سال سے اُس پر ہو رہے بے رحمانہ تشدد کی وجہ سے اُس سے ہمدردی رکھتا تھا...

"میں جو جانتا تھا سب بتا چُکا ہوں میں صرف ایک معمولی سا کارکن تھا اُس پارٹی کا جلسے وغیرہ کے انتظامات دیکھتا تھا مجھے بلکل نہیں علم تھا کہ وُہ مرا اِتنا خطرناک آدمی ہے.."

وُہ درد برداشت کرتا ہو بڑی دقت سے کہہ رہا تھا..

"مگر سارے ثبوت تمہارے خلاف ہیں_.."

"میری عقل پر پتھر پڑ گئے تھے جو اُس مراد کے کہنے میں آ کر اُس منحوس جماعت میں شمولیت اختیار کر لی مگر خُدا کی قسم میرا اِس زیادہ کوئی کردار نہیں تھا اُس پارٹی میں نہ ہی میں نے کوئی بھتہ خوری یا ٹارگٹ کلنگ جیسے گھٹیا کام کیے ہیں میں نہیں جانتا آپ لوگوں کو کیا ثبوت ملے ہیں مگر میں ایسی کیسی واردات میں ملوث نہیں تھا میں نہیں جانتا عبّاس ٹاؤن کے واقعے میں کیا ہوا میں کچھ نہیں جانتا بلکل کچھ نہیں"...

احسن مجید نے پچھلے دو سالوں میں ہزار بار دیا ہوا اپنا بیان پھر سے دہرا دیا اِس عرصے میں کئی آرمی آفیسرز اُس کی بات تقریباً سچ مان ہی جاتے تھے مگر وُہ ملنے والے ثبوتوں پر آنکھیں نہیں بند کر سکتے تھے حالانکہ کچھ آفیسرز کا ماننا تھا کہ "عوامی سکون پارٹی" کے سر گرم کارکن جسے وُہ لوگ احسن کے نام سے جانتے تھے وُہ دراصل مراد ہی تھا جس نے سارے ثبوت احسن کے خلاف کر رکھے تھے۔وُہ اپنے بچنے کے انتظامات بہت پہلے سے کر چکا تھا ساری وارداتیں اُس نے احسن کا نام استعمال کر کے کیں پارٹی میں موجود فوج کے جن مخبروں نے احسن کو دیکھا نہیں تھا وُہ سب اُسے ایک بہت سر گرم کارکن کے طور پر جانتے تھے جو بڑی بڑی وارداتوں میں ملوث تھا احسن کی غلطی صرف اتنی

تھی کہ وہ اپنی لاعلمی میں مارا گیا اور اتنا عرصہ سانپ کو دودھ پلاتا رہا جسے وُہ اپنے بڑے بھائی کی طرح سمجھتا تھا اُس نے بہت پہلے ہی اُس کی قبر تیار کر رکھی تھی....

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔
(Neramag@gmail.com)
انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

"عائشہ اِس میں حرج ہی کیا ہے احسن کو گزرے دو سال ہو گئے ہیں اور ان دو سالوں

میں تُم اتنا تو سمجھ ہی گئی ہو گی کہ ایک مرد کے بغیر معاشرے میں گزارا کرنا کتنا مشکل ہے. تُم جوان ہو خوبصورت ہو عُمر بھی کم ہے چلو اپنا نہیں بچوں کا سوچ لو کیا یہ اچھا نہیں کہ اُنہیں باپ کا مل جائے کیا تُم ایک نارمل زندگی گزارنا نہیں چاہتی تمہارا بھی اپنا گھر ہو شوہر ہو کیا تمہارا دِل نہیں چاہتا کوئی تُم سے محبت کرے تمہیں چاہے تمہارے بچوں کو اپنا نام دے"...

اُنہوں نے نہایت نرم لہجے میں اُسے سمجھایا...

"ہر گز نہیں میرا ایسا بلکل دِل نہیں چاہتا باجی میں نے اپنی تمام محبت احسن کے نام کر رکھی ہیں میری ایسی کوئی خواہش نہیں کہ کوئی اور مجھے چاہے میری زندگی احسن تھے ہیں اور رہیں گے اُن کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا.."وہ دُکھ سے بولی۔۔

"یہ ساری جذباتی باتیں ہیں بیٹا۔۔۔"

"میں اپنی پوری زندگی اُن کی بیوہ کی حیثیت سے گزارنے پر بخوشی راضی ہوں اور اپنے بچوں کو خود پال سکتی ہوں مجھے اِن کے لئے کسی سوتیلے رشتے کا انتخاب نہیں کرنا میں اور میرے بچے ایسے ہی بہت خوش ہیں"...

عائشہ نے اٹل لہجے میں جواب دیا...

"عائشہ بہت اچھا رشتہ ہے سلمان کا بہت اچھا دوست ہے اچھا خاصا کماتا ہے، خوش شکل ہے بس بد قسمتی سے دو سال پہلے شادی ہوئی تھی بیوی کا ایک ایکسڈنٹ میں اِنتقال ہو گیا بس اُس کی چند ماہ کی بیٹی ہے تُم اُسے ماں بن کر پالوں گی تو وُہ بھی تمہارے بچوں کو باپ کا پیار دے گا"...

"باجی میرا فیصلہ نہیں بدلے گا کسی صورت نہیں آپ یہ بات جان لیں میری جتنی بھی زندگی ہے اُس میں شادی کہیں بھی نہیں ہے میں احسن کی یادوں اور ہمارے بچوں کے ساتھ بے حد خوش اور مطمئن ہوں اُن کی یادوں سے الگ ہو کر میں مر جاؤں گی"...

اُس نے حتمی لہجے میں کہتے ہوئے بات ختم کی تو ثروت باجی مزید کچھ نہ کہہ سکیں...

"کوئی حل نکلا"..

راشدہ نے دونوں ہاتھوں میں سر دیے بیٹھے جنید کے برابر بیٹھتے ہوئے پوچھا...

"اب کوئی حل نہیں ہے احسن کا مکان بک نہیں رہا گھر میں جتنی جیولری ہے اُس سے زیادہ سے زیادہ دس لاکھ ملیں گے مگر دس لاکھ میں کچھ نہیں ہونے والا ورکر زنے

ہڑتال کر دی ہے جب تک اُنہیں اُن کی دو مہینے کی تنخواہیں اور آفس کا کرایہ نہیں دے دیتے ہم کچھ نہیں کر سکتے اوپر سے پندرہ لاکھ کے قرض دار الگ ہو گئے ہیں سمجھ نہیں آرہا پیسے گئے تو آخر گئے کہاں احسن کا مکان بھی آگے بک گیا تو گر بہت حد ہو گئی تو پچاس لاکھ تک کا ہے وُہ اُس کو بیچنے سے بھی مسئلے کا حل نہیں نکلے گا اور اگر دونوں گھر بک بھی گئے تو ہمارے پاس بہت کوئی وقت نہیں ہے کہ دونوں گھروں کے بکنے کا انتظار کریں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کریں گے"...

جنید نے اپنی عرق آلود پیشانی صاف کرتے ہوئے جواب دیا...

پورے ہال میں گہری خاموشی تھی اتنا سناٹا کہ گھڑی کی ٹک ٹک اور منیرہ کی تسبیح سے ایک ایک کر کے نیچے ہوتے دانوں کو آواز بھی کانوں میں صاف پڑ رہی تھی...

"مجھے لگتا ہے یہ سب ہمارے ساتھ جو ہو رہا ہے وُہ عائشہ اُس کے بچوں اور زبیدہ کے ساتھ کی جانی والی زیادتیوں کا نتیجہ ہے ہم نے اُس کے سر سے چھت چھینی تھی اللہ نے ہمارے پیروں تلے زمین کھینچ لی اُس کا گھر آج بھی اُس ہی کا ہے امی سوچیں ہر لحاظ سے بہترین ہونے کے باوجود بھی وُہ مکان کیوں نہیں بک رہا۔۔۔"

جبار نے خاموشی کی گہری کھائی میں آواز کے پتھر پھینکے...

"کیسی زیادتی ارے یہ میرا گھر ہے زیادتی تو تب ہوتی جب یہ گھر اُس کے نام ہوتا اور ہم نے اسے نکالا ہوتا یہ میرا حصہ تھا تیرے باپ کی جائیداد میں اور میں نے اُس سے واپس لیا ہے باقی یہ سب اللہ کی طرف سے آزمائش ہے گزر جائے گی"...

منیرہ کے لہجے میں رعونت ابھی بھی باقی تھی...

"صحیح کہہ رہی ہیں خالہ جبار بھائی آپ بلا وجہ یہ سوچ رہے ہیں جبکہ آپ کو تو اِس سب سے کیسے نکلا جائے یہ سوچنا چاہیے"...

راشدہ نے فوراً چاپلوسی کی..

"معاذ، زونی میں آپ کو دوپہر ڈیڑھ تک آکر اسکول سے لے کر گھر چھوڑ دوں گی اور خبردار جو اسکول سے باہر نکلے دونوں"..

عائشہ نے دونوں کو ناشتہ کرواتے ہوئے نصیحت کی..

"پر مما آپ تو جاب پر ہوں گی ناں..؟"

معاذ نے پوچھا...

"میں اپنے لنچ ٹائم میں آکر آپ دونوں کو لے کر گھر چھوڑ دوں گی"..

"پھر آپ لنچ کب کریں گی...؟"

معاذ نے معصومیت سے پوچھا..

"میری فکر چھوڑو آپ اور باتیں کم کرو جلدی جلدی ناشتہ ختم کرو آپ دونوں کو چھوڑنے کے بعد مجھے گھر کی صاف صفائی کر کے، کھانا بنا کر جاب پر بھی جانا ہے"..

عائشہ نے وال کلاک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو صبح کے پونے آٹھ بجا رہی تھی...

"کر لیا ناشتہ جاؤ جلدی جوتے پہنو دونوں میں برقع پہن کر آتی ہوں"..

"جلدی کرو زونی"..

اُس نے نقاب لگاتے ہوئے کہا...

"اسلام علیکم بھابھی"...

ابھی وُہ لوگ سیڑھیاں اُتر ہی رہے تھے کہ نیچے مالک مکان کا سب سے چھوٹا بھائی شاہد

کھڑا مل گیا وُہ بھی اپنے بھتیجے اور بھتیجی کو اسکول چھوڑنے ہی جا رہا تھا...

"وعلیکم سلام بھائی"...

عائشہ نے مختصر جواب دیا...

"بچوں کو اسکول چھوڑنے جا رہی ہیں...؟"

شاہد نے دوسرا سوال کیا تو اُسے مروتاً رکنا پڑا...

"جی بھائی ویسے بھی آج اِن کا پہلا دن ہے اور دیر ہو گئی ہے"...

وُہ معاذ کی واٹر بوٹل اُس کے گلے میں ڈالتے ہوئے عجلت میں بولی...

"تو آپ فکر کیوں کر رہی ہیں میں چھوڑ دیتا ہوں گاڑی میں ویسے بھی میں کنزہ اور حارث کو چھوڑنے جاتا ہوں روز اور آپ کے بچوں کا اسکول بھی ساتھ ہی ہے میں روز چھوڑ بھی دیا کروں گا اور لے بھی آؤں گا جہاں کنزہ حارث آتے ہیں وہاں یہ دونوں بھی آجائیں گے"...

شاہد متانت سے بولا...

"ہاں عائشہ ٹھیک ہی کہہ رہا ہے شاہد تُمھیں بھی تھوڑا آرام مل جائے گا"...

رابعہ (شاہد کی بھابھی) نے بھی اُس کی تائید کی...

"پر بھابھی آپ کو بلاوجہ زحمت ہو گی"..

عائشہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا...

"نہیں ہو گی زونیرہ اور معاذ کا اسکول کون سا دور ہے ساتھ ہی تو ہے تُم بس بے فکر ہو جاؤ"...

رابعہ نے مسکرا کر کہا...

"بہت شکریہ بھابی آپ دونوں نے میری مشکل آسان کر دی ورنہ صبح چھوڑنے میں مسئلہ نہیں تھا مجھے بس چھٹی پر لینے میں تھوڑی مشکل ہوتی وُہ بھی آپ دونوں نے حل کر دی بہت شکریہ"...

اُس نے تشکر آمیز لہجے میں کہا...

"کوئی بات نہیں اب ایک ہی گھر میں رہ رہے ہیں اتنا خیال تو رکھ ہی سکتے ہیں"..

رابعہ نے اُس کا ہاتھ دبا کر کہا...

"آپ دونوں نے انکل کو بلکل بھی تنگ نہیں کرنا اور ہاں جب تک انکل نہیں آجاتے

اسکول سے باہر نہیں نکلنا بلکل بھی ٹھیک ہے"...

اُس نے دونوں بچوں کی تاکید کی اور شاہد کے ساتھ روانہ کر دیا ساتھ ہی ہر ماں کی طرح اپنے بچوں کی بخیریت واپسی کی دُعا بھی کی۔۔۔

"ماضی ۲۰۱۳"

"آپ آج کل اتنی دیر سے کیوں گھر آنے لگے ہیں احسن بچے آپ کا انتظار کرتے کرتے سو جاتے ہیں"...

عائشہ نے بیڈ شیٹ صحیح کرتے ہوئے پوچھا...

"یار ایک دوسرے کام کی بھی سیٹنگ کر رہا ہوں اِس لیے اب یہ مت پوچھنا کون سا کام بعد میں بتا دوں گا میں"...

احسن نظریں چراتا ہوا بولا..

"اور یہ کون آپ کو کل بلانے آیا تھا ثروت باجی کہہ رہیں تھیں اُنہیں احمد نے بتایا تھا کہ

کوئی تنظیم کا بندہ تھا"...

"ہاں تو کیا ہو گیا میں ایک مکینک ہوں عائشہ میں کام کسی کی تنظیم یا ذات پات کو دیکھ کر تو نہیں کروں گا ناں بھانت بھانت کے لوگ ہوتے ہیں باہر اور کل جو آیا تھا وُہ ہماری پچھلی گلی میں ہی رہتا ہے اُس کی بائک میری دکان پر پڑی ہے اُسی کے بارے میں پوچھنے آیا تھا تُم عورتیں بھی ناں ہر بات کا بتنگڑ بنانے میں ماہر ہوتی ہو"..

احسن نے چڑ کر جواب دیا..

"کیا ہو گیا ہے احسن میں نے تو صرف ایک بات پوچھی ہے آپ تو غُصہ ہی ہو گئے اور اگر ثروت باجی نے بھی کچھ کہہ دیا تو اِس کا مطلب یہ تو نہیں کہ وُہ ہمارا بُرا چاہتی ہیں اور میں آج کل دیکھ رہی ہوں آپ بہت چڑ چڑے رہنے لگے ہیں کوئی بات ہے مجھے تو بتائیں کم از کم"..

اُس نے احسن کے کندھے سے سر ٹکاتے ہوئے محبت سے پوچھا...

احسن نے گہری سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور اُس بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے ہوئے لگاوٹ سے بولا..

"کوئی بات نہیں ہے عاشی بس کام کا زور ہے زیادہ آج کل اسی وجہ سے اور سوری اگر میں نے تُم سے سخت لہجے میں بات کی ہو اِن دنوں"..

وُہ عائشہ کو کیسے ناراض کر سکتا تھا وُہ اور بچے ہی تو اُس کی کل کائنات تھے...

"تو مت کریں یہ دوسرا کام پھر ہم ایسے بھی اوروں سے بہت اچھی اور مطمئن زندگی گزار رہے ہیں احسن آپ خود پر زیادہ زور مت ڈالیں میں بہت مس کرتی ہوں اِن دنوں شام کی چائے کو جو ہم دونوں ایک ساتھ غروب آفتاب کو دیکھتے ہوئے پیا کرتے تھے"..

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے احسن کی اُنگلی میں پہنی ہوئی انگوٹھی کو آگے پیچھے کرتے ہوئے ناز سے کہا...

"مگر میں اپنے بچوں کو تُم کو ہر خوشی دینا چاہتا ہوں جو باقی سب کے پاس بھی ہے میرا بچپن جیسا گزرا ہے ویسی ترستی ہوئی زندگی نہیں دینا چاہتا میں اُنہیں"...

احسن نے مضبوط لہجے میں کہا..

"کچھ لوگوں کے پاس ایک وقت کا کھانا اور تن ڈھانپنے کو کوڈ نہیں ہیں ہم اُن سے بہت اچھے ہیں احسن تین وقت کا کھاتے ہیں اچھا پہنتے ہیں اپنی چھت ہے اور کیا چاہیے انسان

کو ایک اچھی زندگی گزارنے کے لیے؟ اللہ کی رضا میں راضی رہنا سیکھیں میرے لیے آپ کی صحت سے زیادہ کچھ ضروری نہیں آپ کا سایہ مُجھ پر اور بچوں پر ہمیشہ سلامت رہے یہ زیادہ ضروری ہے"...

عائشہ نے اُس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر ملائمت سے کہا...

"میں جانتا ہوں میری جان اور یقین جانو کہ میں خود پر کوئی جبر یا ظلم نہیں کر رہا میں آسانی سے یہ سب کر سکتا ہوں تُم بے فکر رہوں بس اپنا اور بچوں کا بہت خیال رکھو اور مُجھ سے اتنی ہی محبت کرتی رہو مجھے اِس سے زیادہ کسی چیز کی ضرورت نہیں"..

احسن نے اُسے اپنے سینے سے لگالیا تو عائشہ نے مزید کچھ نہیں بولا مگر وُہ فکر مند اب بھی تھی۔۔۔

"حال"

"سر کیا کرنا ہے اِس کا بلکل مرنے جیسی حالت ہو گئی ہے اِس کی اور جب کہ ہم سب

جانتے ہیں کہ یہ بے گناہ ہے..؟"

سہیل ایک معمولی سپاہی تھا جسے زیادہ بولنے کی اجازت نہیں تھی مگر آج پہلی بار وُہ اپنے سینئرز کے سامنے بولا تھا...

"مگر ثبوت سارے اِس کے خلاف ہیں ہم لوگ بھی جانتے ہیں کہ اسے صرف استعمال کیا گیا ہے اصل مجرم کو بچانے کے لیے مگر ہائیر اتھارٹیز کو کیا جواب دیں گے جب تک اصلی مراد نہیں پکڑا جاتا اور اُس سے سچ نہیں اُگلوالیا جاتا ہم بے بس ہیں کچھ نہیں کر سکتے اِس کے لئے"...

آفیسر نے نہایت افسوس سے بے سدھ پڑے احسن کو دیکھ کر کہا...

"مگر اِس پر تشدد نہ کرنا تو ہمارے اختیار میں ہے ناں..؟"

سہیل نے فوراً کہا...

"ہاں میں نے بات کی ہے اِس بارے میں اپنے آفیسر ز سے اچھے جواب کی توقع ہے باقی ہمارے جاسوسوں نے خبر دی ہے کہ اصلی مراد اور اُس کی تنظیم اندرون خانہ اب بھی کام کر رہی ہے فوج اِن کے گلوں تک پہنچنے ہی والی ہے بس اتنا لمبا وقت گزر گیا ہے

اب تو آنکھوں کی سوئی رہتی ہے جلد بازی میں ہم بنا بنایا کھیل بھی بگاڑ سکتے بس ایک بار اصل مراد ہاتھ لگ جائے اِس بندے کو چھوڑ دیا جائے گا پوری عزت واحترام کے ساتھ پاک فوج کسی کے ساتھ بھی زیادتی نہیں کرے گی اتنا یقین تو ہے ناں تُمھیں"..

آفیسر امجد نے مسکرا کر پوچھا..

"میں خود بھی اِس عظیم فوج کا حصہ ہوں اور جانتا ہوں ہم کسی کے ساتھ کبھی زیادتی نہیں کریں گے"..

سہیل نے فخر سے کہا...

"نیو پر وموٹر ہو"..

عائشہ کے ساتھ کھڑی لڑکی نے پوچھا..

"ہاں آج پہلا ہی دن ہے"..

اُس نے خوش اخلاقی سے جواب دیا.

"میرا نام بینش ہے میں "کوثر مصالحوں" کی پروموٹر ہوں یہی تمہارے ساتھ ہی ریگ ہے میری بھی اور ابھی ایک اور لڑکی آئے گی سارہ جو "تاج" کی پروموٹر ہے تمہارا کیا نام ہے؟"..

بینش نے بے تکلفی سے پوچھا..

"عائشہ.."اُس نے مختصر ہی جواب دیا..

"ویسے تُمہیں کسٹمرز کو زیادہ آؤ بھگت نہیں کرنی پڑے گی کیونکہ جس کمپنی سے تُم ہو اُس کے پراڈکٹ ویسے ہی بک جاتے ہیں اصل لڑائی تو میری اور سارہ کی ہوتی ہے کیونکہ ہم دونوں ہی اسپایسز کے پروموٹر جو ہیں"..

وُہ ریگ کا ڈسپلے ٹھیک کرتے ہوئی بولی..

"تُم نے اِس پہلے کبھی پروموٹر کی جاب نہیں کی غالباً"..

سوال غیر متوقع تھا عائشہ کے لئے...

"جی نہیں کی مگر آپ کو کیسے پتا چلا..؟"

"یار آٹھ سال سے اِس فیلڈ میں ہوں دیکھتے ہی پہچان جاتی ہوں کون نیا ہے کون پُرانا

اور میں نے تُمھیں ایسے پہنچنا کہ پروموٹر چاہے کسی بھی چیز کا ہو صبح آتے کے ساتھ ہی سب سے پہلے وُہ اپنے پراڈکٹ کا ڈسپلے درست کرتا ہے جو چیز شارٹ ہے اُس کی ڈیمانڈ بناتا ہے اپنی ریگ درست کرتا ہے جبکہ تُم نے ابھی تک ایسے ہی کھڑی ہو تمہارے پراڈکٹ کی ڈسپلے صحیح نہیں جیسے یہ باسمتی رائس کا کلو کا پیکٹ رکھا ہے تو دو کلو والی ریگ میں اُس کا دو کلو کا پیکٹ نہیں سیلا چاول کا کوئی پیکٹ ہی نہیں ہے تو جب تک نہیں آجاتے جگہ خالی خالی لگ رہی ہے تو جو موجود ہے پہلے اُسے لگاؤ اور جو نہیں ہے وُہ لکھ کر منیجر کو دو وہ گوڈاؤن سے منگوا دیں گے ٹھیک ہے۔۔۔؟"

بینش نے اُسے بہت آرام سے ساری بات سمجھائی...

"بہت شکریہ یار سچ میں مجھے اِس بارے میں کوئی علم نہیں تھا یہ صرف پروموٹر کے طور نہیں بلکہ میری زندگی کی ہی پہلی جاب ہے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے"..

عائشہ نے شرمندگی سے کہا..

"کوئی بات نہیں میں اپنی جاب کے پہلے دن بریک ٹائم میں طبیعت خرابی کا بہانہ کر کے گھر چلی گئی تھی اِس سے پہلے اپنی محفوظ چار دیواری سے باہر نکلی جو نہیں تھی بڑا بھائی اور ابو جب تک تھے کبھی زمانے کی دھوپ ہم تک پہنچی ہی نہیں مگر آٹھ سال پہلے ایک

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

حادثے میں ابو کا انتقال ہو گیا اور بھائی معذور تو کسی کو تو کمانا تھا تو سب سے بڑی میں تھی بھائی کے بعد بس نکل گئی اللہ کا نام لے کر اور اب دیکھو کون کہے گا میں اپنی جاب کے پہلے دن بھاگی تھی"...

اپنی بات مکمل کر کے آخر میں وہ خود ہی ہنس دی...

"واقعی جب تک آپ کے سر پر آپ کے گھر کے مردوں کہ سایہ ہو تو زندگی بہت آسان ہی ہوتی ہے گھر کی چار دیواری سے باہر کی دُنیا میں ہم جیسی لڑکیوں کا ایڈجسٹ ہونا تھوڑا مشکل تو ہوتا ہے مگر جب سر پر پڑتی ہے تو عورت سب کر لیتی ہے بلکہ مردوں سے زیادہ ہی کر لیتی ہے"...

عائشہ نے گہری تاسف سے کہا...

"تمہاری عمر کی ہی ہوں "تُم" کہہ لو آپ آپ کیا ہوتا ہے بھئی مجھے عزت راس نہیں بہن"...

وہ اپنی ہر بات کو مزاحیہ رنگ ضرور دیتی تھی...

"اسلام علیکم مس عائشہ کیسی ہیں آپ...؟"

ابھی وُہ دونوں باتیں ہی کر رہے تھے کہ خضر اُن کے پاس آرکا...

"وعلیکم اسلام سر الحمدللہ میں بلکل ٹھیک ہوں..آپ کیسے ہیں"..

"بلکل ٹھیک باقی آپ بتائیں آپ کا پہلا دن کیسا جا رہا ہے بہت جلدی آپ نے دوست بھی بنالی ہے مس بینش آپ کیسی ہیں میں نے آپ کو ابھی دیکھا "...

خضر نے طنزیہ انداز میں پوچھا..

"میں بھی ٹھیک ہوں بلکل"...

بینش نے لٹھ مار انداز میں جواب دیا...

"آپ کو کسی بھی مدد کی ضرورت ہو تو مُجھ سے پوچھ لیجئے گا"...

خضر دوبارہ عائشہ کی طرف متوجہ ہوا...

"سر آپ بے فکر رہیں میں اور سارہ عائشہ کی پوری مدد کریں گے"...

بینش نے مداخلت کی...

"یہ تو اور اچھی بات ہے ٹھیک ہے تو میں چلتا ہوں اور مس عائشہ بریک ٹائم میں

آپ۔میرے پاس آئے گا کچھ فورمز فل کرنے ہیں آپ کو ٹھیک ہے "..

خضر نے مصنوئی مسکراہٹ کے ساتھ کہا...

"ٹھیک ہے سر"...

"اچھا ہے دفع ہوا منحوس کا بچہ ہے پورا"..

بینش نے نفرت سے کہا...

"ایسے کیوں کہہ رہی ہو"..

"کمال ہے لڑکی ہو کر تُم اِس کی نظریں نہیں پہچان سکی سالے کی آنکھیں نہیں ایکس رے مشین ہیں انتہائی گندی نظریں ہے اِس کی تُم اِس سے دور ہی رہنا نہ بہت زیادہ روڈ نہ بہت کوئی دوستانہ انداز بس کام سے کام رکھنا ویسے بھی ہم مارٹ کی نہیں کمپنی کی پروموٹر ہیں "...

بینش نے اُسے نصیحت کی...

"ٹھیک ہے.."عائشہ نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا...

"اسلام علیکم مما"...

کمرے میں داخل ہوتے ہی معاذ اور زونیرہ نے بہت محبت سے اُسے سلام کیا تو عائشہ کو لگا اُس کی دن بھر کی تھکن لمحے میں اُتر گئی...

"وعلیکم اسلام،۔۔"

اُس نے دونوں کی پیشانی کو چومتے ہوئے محبت سے کہا...

"میں پانی لاتا ہوں آپ کے لیے"...

"اور میری زونی کیا کر رہی ہے"..

عائشہ نے زونیرہ کے بالوں کو سنوارتے ہوئے پوچھا...

"کلرنگ اور ٹیچر نے ہوم ورک جو دیا تھا وہ بھائی نے کروادیا کہ میں آپ کو تنگ نہ کروں"...

زونیرہ نے کلر کرتے ہوئے بتایا اتنے میں معاذ پانی کا گلاس لے آیا تھا...

"لاؤں میں آپ کا ہوم ورک کروادوں۔۔"

"مما میں نے اپنا ہوم ورک بھی کر لیا اور زونی کا بھی کروادیا آپ آرام کریں"..

معاذ نے عائشہ کے برابر میں بیٹھتے ہوئے جواب دیا...

"میرا شہزادہ بیٹا بہت سمجھدار ہے"..

عائشہ نے اُسے گلے سے لگا کر محبت سے کہا...

"اچھا میں کھانا تو گرم کر لوں پھر ساتھ کھائیں گے ویسے بھی آج میں نے آپ کی پسندیدہ بھنڈی بنائی ہے جب تک آپ دونوں ٹی وی دیکھ لو.."عائشہ نے دوپٹہ اُتر کر سائڈ پر رکھتے ہوئے کہا اور کھڑی ہو گئی....

ابھی وُہ آٹا گوندھ ہی رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی...

"معاذ دیکھو کون ہے دروازے پر"..

اُس نے کچن سے آواز لگائی..

دروازے پر رابعہ تھی...

"اسلام علیکم آنٹی"..

معاذ اور زونیرہ نے ساتھ سلام کیا۔

"وعلیکم السلام بیٹا مما کہاں ہیں..؟"

"ارے بھابھی آپ بیٹھیں ناں کھڑی کیوں ہیں میں بس ہاتھ دھو کر آتی ہوں معاذ میرا دوپٹہ لا کر دو مجھے"...

عائشہ نے نرمی سے کہا....

"بس وُہ ابھی آئی تھی تو بچوں کے لیے روٹیاں ڈال رہی تھی"..

سر پر ڈالے دوپٹہ سے ہی گیلے ہاتھ صاف کرتے ہوئے عائشہ نے متانت سے کہا...

"رہنے دو آج مت بناؤ میں نے کنزہ اور حارث کے لئے فرائز اور برگر بنائے ہیں تو سوچا زونیرہ اور معاذ کے لیے بھی لے آؤں تمہارے لیے بھی ہے"...

رابعہ نے مسکرا کر ٹیبل پر رکھی ٹرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا...

"آپ نے زحمت کی بھابھی بلا وجہ"...

اُس نے متشکرانہ انداز میں کہا..

"کوئی زحمت نہیں اپنے بچوں کے لئے بھی تو بنا ہی رہی تھی ناں دو چار زیادہ بنانے سے غریب تھوڑی ہو جاؤں گی"..

نرمی سے کہتے ہوئے وُہ تخت پر بیٹھ گئیں....

"بیٹاآپ دونوں دوسرے کمرے میں جاکر پڑھو"...

"اوکے مما"..

معاذ نے اپنااور زونیرہ کا بیگ اُٹھایااور زونیرہ کا ہاتھ پکڑ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا...

"معاذ بہت سمجھدار ہے حالانکہ خود بھی ابھی بچہ ہے مگر اپنی بہن کا دیکھو کیسے خیال رکھتا ہے شاہد بتاتا ہے اسکول جاتے وقت بھی یہ زونیرہ کا بیگ خود اُٹھاتا ہے اور کلاس تک چھوڑ کر آتا ہے اور چُھٹی پر بھی خود ہی اُٹھاتا ہے"...

رابعہ نے تعریفی انداز میں کہا تو عائشہ مسکرادی...

"اللہ کا شکر ہے بھابی میرے دونوں بچے بہت صابر ہیں کسی بھی چیز کے لئے تنگ نہیں کرتے جو کہوں جیسا کہوں بغیر سوال کیے کرتے ہیں اور میرا معاذ تو بلکل احسن پر گیا ہے وُہ بھی میرا اتناہی خیال رکھتے تھے جب تک وُہ زندہ تھے میں نے بڑی بے فکر زندگی گزاری کیونکہ وہ کہتے تھے باہر کا سب میں سنبھال لوں گا تُم بس اپنی زندگی جیو بچوں کی

اچھی تربیت کرو مجھے اِس سے زیادہ کچھ نہیں چاہیے"...

احسن کے ذِکر پر ہمیشہ کی طرح اُس کی پلکیں پھر بھیگ گئی تھیں...

"اللہ اپنے پیارے بندوں کو ہی آزمائش میں ڈالتا ہے عائشہ وقت ایک سا نہیں رہتا آج بُرا ہے تو کل اچھا بھی ہو گا اور دیکھنا یقیناً اچھا ہو گا وہ پاک ذات کبھی بھی بندے کی ہمت سے زیادہ اُس پر بوجھ نہیں ڈالتی مجھے سب پتا ہے تمہارے بے رحم سسرال والوں نے کیا کیا ہے تمہارے ساتھ بس اللہ نے اُن کی رسی دراز کی ہوئی ہے جب کھینچے گا ناں تب وہی رسی گلے کا پھندا بن جائے گی"...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رابعہ نے عائشہ کا کندھا سہلاتے ہوئے کہا..

"مجھے بھی اللہ پر پورا بھروسہ ہے میرے یتیم بچوں کا حق مارا ہے خوش تو وہ لوگ بھی نہیں رہیں گے...

"بیشک خدا تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔تاریخ انسانی گواہ ہے کہ جب بھی کسی ذی روح نے تکبر اور رعونت کو اپنایا قادر مطلق نے اسے نشان عبرت بنا دیا۔اس کی ابتداء ابلیس سے ہوئی جس نے آدمؑ کو سجدہ کرنے کا انکار کیا

اوراس کی ""میں"" کی خودسری اسے لے ڈوبی۔ نمرود غرور و تکبر کا سراپا تھا رب العزت نے اسے ایک مچھر کے ہاتھوں ذلیل رسوا کردیا۔ فرعون کے تاریخی کردار سے کون ذی شعور واقف حال نہیں۔ وہ ایک ذہن، فطین اور باصلاحیت حکمران تھا لیکن رعونت اور تکبر کے بادشاہ کی لاش تک نہ مل سکی۔ شداد کے عبرت ناک انجام سے کون لاعلم ہے۔ الغرض اللہ نے وقت کے ساتھ ہر دور میں انسان کے لئے سبق آموز مثالیں قائم کی دنیاپر لیکن افسوس لوگ اس سے سبق نہیں سیکھتے اِس دُنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں مگر مظلوم کی خاموشی اور اُس کا خُدا پر یقین ایسی بد دوسرے ہوتی ہے ظالم کے لئے کے اُس کی گونج عرش پر ہوتی ہے اور میرے اللہ نے ہر دور میں ظالم کو نیست و نابود کیا ہے مجھے اُس پر کامل یقین ہے وُہ میرا انصاف کرے گا اُس کے سِوا کوئی کر ہی نہیں سکتا"...

عائشہ کا لہجہ یقین کی دولت سے مالامال تھا وُہ مطمئن تھی وُہ جانتی تھی بندہ بھلے چُپ رہ جائے مگر خُدا کا انصاف شور مچاتا ہے...

"اچھا یہ باتیں چھوڑو یہ بتاؤ جاب کیسی جا رہی ہے لوگ کیسے ہیں؟"

وُہ دونوں پھر اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے عائشہ کافی نارمل ہو گئی تھی...

"تُم لوگ اتنی جلدی واپس آ گئے کچھ بنا کیا پیسوں کا..؟"

منیرہ نے دونوں کے اُترے چہرے دیکھتے ہوئے پوچھا...

"امی روز اُٹھتے بیٹھتے جاگتے سوتے ایک ہی سوال کر کر کے مزید پریشان مت کریں ویسے ہی میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے"...

جنید نے نہایت بد تمیزی سے جواب دیا جس پر منیرہ کو آگ تو بہت لگی مگر مصلحتاً چُپ کر گئیں...

"تُم کیا کھڑی شکلیں دیکھ رہی ہو پانی لے کر آؤ"..

اُس نے ہاتھوں کی اُنگلیوں سے کنپٹی مسلتے ہوئے راشدہ سے کہا...

"بھائی اب کیا کریں گے ہم؟" جنید نے مدد طلب نظروں سے جبار کی طرف دیکھا جو نجانے کس سوچ میں غرق تھا...

"سانپ سونگھ گیا ہے کیا سنائی نہیں دے رہا کچھ پوچھ رہا ہے جنید.." اُسے یوں ہی

خاموش گردن جھکائے بیٹھے دیکھ کر منیرہ کو تشویش ہوئی..

"مجھے چپ ہی رہنے دیں ورنہ اگر میں بولا تو آپ کو بہت تکلیف ہوگی"..

جبار نے خشک لہجے میں کہا۔

"اے لو اب یہ ماں کو باتیں سنائیں گے ساری زندگی اِن کے پیچھے بھاڑ میں جھونک دی کس لیے کے ایک دن یہی اولاد ماں کے ساتھ یہ ناروا سلوک کرے"..

وُہ نس نس کر روتے ہوئے بولی...

"بند کردے اماں یہ ڈرامے تیرے کہنے میں آکر دیکھ آج کس حال کو پہنچ گیا ہوں تیری جیسی مائیں ہی ہوتی ہیں جو اپنی اولادوں سے زیادہ اپنی ذات اور اپنی انا سے محبت کرتی پھر بھلے سے اولاد برباد ہو جائے"...

وُہ کتنے ہی دنوں سے بھرا بیٹھا تھا مگر آج پھٹ پڑا...

"جب تک آپ نے احسن کا گھر بیچنے کا ارادہ نہیں کیا تھا تب تک حالات اتنے بدتر نہیں ہوئے تھے جیسے تیسے کرکے زندگی کی گاڑی ایک سیدھے اور سہل راستے پر ہچکولے لیتے ہوئے ہی چل تو رہی تھی مگر اب تو راہ میں پتھر ہی پتھر پڑے ہیں بس نصیب پر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نسیٹھ کیا مِل گیا آپ کو اُس بیوہ اور یتیم بچوں کو یوں دربدر کر کے میری عقل پر بھی پتھر پڑ گئے تھے جو اِس گناہ میں شامل ہو گیا"...

اُس نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔۔۔

"آئے ہائے کیا ہو گیا ہے بیٹھے بٹھائے اور اِس سب کی میں متہم کیسے میں نے کون سا کچھ غلط کیا ہے میرا حق تھا یہ سب"..

منیرہ اپنی بات پر ابھی بھی مصمم تھی۔

"ہم نے ایک جوان جہاں لڑکی کو آدھی رات کے وقت دو چھوٹے چھوٹے بچوں سمیت دھکے دے کر نکالا ہے یہیں اِسی چوکھٹ پر بیٹھ کر وُہ ایک رات گزارنے کی بھیک مانگتی رہی، اِسی چوکھٹ پر اُس نے ہماری بربادی کی دُعا کی تھی ہاتھ اٹھا کر یہیں بیٹھ کر اُس نے ہمیں نہ جینے میں نہ مرنے میں ہونے کی بددُعا دی تھی اماں کیا خوف نہیں آتا اُن صداؤں سے تُجھے میں تو سب خود گنوا کر اِس غفلت کی نیند سے جاگا ہوں مگر پھر بھی جاگ تو گیا ہوں دیکھ رہا ہوں، وُہ جو سب کا خُدا ہے ناں وُہ دکھا رہا ہے کیا تُجھے نہیں دکھتا، اُس نے ایسا پد امارا ہے کہ ہم سب برباد ہو گئے ہیں اُن مظلوموں کو بے گھر کر کے دیکھ ہم بھی پائی پائی کو ترس رہے ہیں معاشی قرضے بر طرف مگر ضمیر کے بوجھ کا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیاہماری ہر کوشش اکارت گئی بھائیں بھائیں کرتادفتر، تنخواہوں کے مطالبوں کی غوغاں،اوراِس بے سکون زندگی کے سواحاصل کیاہواہمیں جن چیزوں کے لیے ہر گناہ کو ثواب کی طرح کرتے چلے گئےاُس نے کیافائدہ دیااماں کچھ نہیں بس برباد ہو گئے ہیں ہم"...

ہسٹریک انداز میں چلاتے ہوئے وُہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

....

"اصلی مراد پکڑا گیاہے"..

احسن کے کانوں میں یہ آواز شہد گھول رہی تھی پچھلے دوسالوں سے کاخبر کاوُہ منتظر تھا جب وُہ اُسے ملی تواُسے کتنی ہی دیر تک یقین نہ آیااُسے لگایہ سب خواب یوں بھی کھلی آنکھوں سے خواب دیکھنے کی توعادت ہوگئی تھی۔

"سنائی دیا تُجھے جوان جس شخص نے تیراپارسل تیار کیاتھا،تُجھےاِس حال کو پہنچایاوہ پکڑا جاچکاہےاب تیری آزادی لمبی کہانی نہیں۔۔۔"

اُس کی سماعتوں میں پھر آواز گونجی مگر غنودگی کی کیفیت کے باعث بولنے والا کا چہرہ

دھندلا تھا حسن کے لیے وُہ شخص اِس وقت کسی فرشتے سے کم نہ تھا۔۔

بالآخر اُس کی قید ختم ہونے کو تھی، وُہ پھر سے کھلے آسمان تلے جا سکتا تھا پھر سے عائشہ اور اپنے بچوں کو دیکھ سکتا تھا اُنہیں چھو سکتا تھا یہ احساس ہی اتنا زور آور تھا کہ اُسے اپنے اندر ایک نئی توانائی محسوس ہونے لگی اُس نے اپنی تمام تر ہمت متجمع کر کے آنکھیں مکمل کھول دیں تاکہ یقین ہو جائے کہ یہ سب خواب نہیں ایک حقیقت ہے..

"کیا ہوا اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو عائشہ۔۔؟"

بینش نے اُس کے چہرے پر پھیلی پریشانی دیکھتے ہوئے پوچھا..

"تُم صحیح کہہ رہی تھی سر خضر کے بارے میں بہت گھٹیا انسان ہے یہ شخص"..

عائشہ نے مضطربانہ انداز میں کہا..

"کیا ہوا کچھ کہا کیا اُس نے؟ یا کوئی گھٹیا حرکت کی ہے؟"..

بینش نے ہمدردی سے پوچھا۔

"مجھے فارمز فل کرنے کے لیے بُلایا تھا تمہارے سامنے جب میں اُس کے آفس میں گئی تو اپنے اصل مقصد پر آ گیا بہت گھٹیا باتیں کیں کہ اگر میں اُس کے ساتھ کمپرومائز

کروں تو مجھے"..

اُس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر دُکھ سے بینش کی طرف دیکھا...

"بہت ذلیل انسان ہے میں نے تُمھیں پہلی ہی اِس سے خبردار کر دیا تھا اور اِس طرح پریشان ہونا مسئلے کا حل نہیں ہے میری جان اگر باہر نکلی ہو تو خضر جیسے مردوں کا مقابلہ کرنے کے لیے خود کو ہر دم تیار رکھو مردوں کے اِس معاشرے میں عورت کا گزارہ کرنا جب گھر کی چار دیواری میں آسان نہیں تو یہ تو پھر کھلا میدان ہے جہاں تُم سے بھانت بھانت کے لوگ ٹکرائیں گے اب اگر اِس طرح تُم ہر مشکل سے گھبراؤ گی تو بہت مشکل ہو جائے گا"..

بینش نے مضبوط لہجے میں کہا..

"تُم صحیح کہہ رہی ہو اِس طرح پریشان ہونے سے کچھ نہیں ہو گا اگر اپنے بچوں کا باپ بننا ہے تو اِن مشکلوں سے گھبرانے سے کچھ نہیں ہو گا بلکہ اِن کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہو گا"..

عائشہ نے گہری سانس لے کر کہا۔۔۔

"یہ ہوئی نہ بات اور ہاں ہمارے سامنے تو تُم نے کہہ دیا کہ بال بچوں والی ہو مگر کبھی غلطی سے بھی یہ بات اپنے ایریا مینجر یا اِس خبیث خضر کے سامنے مت کہہ دینا ورنہ اگلے دن باہر ہو گی پتا نہیں کیسے رولز ہیں کہ لڑکی شادی شدہ نہ ہو"...

سارہ جو کب سے خاموش کھڑی اُن دونوں کی باتیں سُن رہی تھی بولی..

عائشہ اپنی بے دھیانی پر شرمندگی سے مسکرا ہی سکی۔۔

"شرمندہ ہونے کی بات نہیں ہم کون سی کنواری ہیں میری ایک بیٹی ہے پانچ سال کی اور دو سال کا بیٹا اور اِس کی بیٹی ہے تین سال کی"..

سارہ نے ہنستے ہوئے بینش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عائشہ کو حوصلہ ہوا..

"ویسے تمہارے ہسبنڈ کیا جاب کرتے ہیں..؟ "

بینش نے اپنی ریگ کا ڈسپلے ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا..

"موٹر مکینک تھے۔۔"اُس نے یاسیت سے جواب دیا..

"تھے مطلب؟"سارہ نے حیرت سے پوچھا۔۔

"مطلب دو سال پہلے مجھے اور ہمارے دو بچوں کو چھوڑ کر وُہ اِس دُنیا سے چلے گئے ہیں

ورنہ اگر وُہ زندہ ہوتے تو میں یوں رُل تو نہ رہی ہوتی"..

احسن کے ذِکر پر اُس کی آنکھیں بھر آئیں...

"اوہ یار بہت افسوس ہوا سُن کر واقعی جیون ساتھی کا چلے جانا اور پھر اُس کے بغیر زندگی گزارنا بہت مشکل ہوتا ہے میں خود اِس درد سے گزر چکی ہوں سمجھ سکتی ہو"..

سارہ نے نارسائی کے احساس سے چور انداز و تبسم کے ساتھ کہا۔۔۔

"کیا مطلب۔؟" عائشہ نے اسٹول پر بیٹھتے ہوئے پوچھا.

"مطلب یہ کہ حمزہ کے ساتھ میری دوسری شادی ہے میرے پہلے شوہر کا تو شادی کے چھ مہینے بعد ہی دوستوں کے ساتھ کراچی سے لاہور جاتے ہوئے ایک کار ایکسڈنٹ میں اِنتقال ہو گیا تھا"..

"اوہ۔" عائشہ نے افسوس کا اظہار کیا...

"فہد میرا من پسند جیون ساتھی تھا اسکول کالج یونیورسٹی ہر جگہ ساتھ رہے ہم بس میاں بیوی کے رشتے میں تا عمر کی ہمنوائی میسر نہ ہوئی یہ میرا دِل جانتا ہے کہ میں نے وُہ وقت کیسے گزارہ تھا مگر اِن سب میں ایک بات بہت اچھی تھی فہد کے گھر والوں نے

کبھی مجھ سے بُرا سلوک نہیں کیا وُہ جیسے اُن کی زندگی میں تھے ویسے ہی بعد میں رہے بہو بنا کر لائے تھے تو بیٹی بنا کر ایک بہترین اِنسان کے ساتھ رخصت بھی کیا جبکہ میرے پاس اُن کے بیٹے کی نشانی میری اور فہد کی بیٹی "کنزہ" بھی تھی مگر پھر بھی اُنہوں نے میری زندگی کی بہتری سوچی۔ حمزہ نہ صرف ایک بہترین اِنسان ہیں بلکہ وہ میری توقع سے بھی زیادہ اچھے باپ اور شوہر ثابت ہوئے ہیں سو میں سے دس سوتیلے رشتے اچھے نکلتے ہیں میری بیٹی کے لئے حمزہ اُن دس میں سے ہیں اپنی اولادِ نرینہ ہونے کے بعد بھی کنزہ کی جگہ وہی ہے جو پہلے تھی۔ ہاں میں مانتی ہوں ایسی قسمت بہت کم لڑکیوں کا نصیب ہوتی ہیں مگر اِس کی وجہ سوتیلے رشتوں کے بد صورت شکل یا دوسری شادی کے بعد بے قدرا ہمسفر نہیں بلکہ ہمارے معاشرے کی ہے لوگ اپنی بیوہ اور طلاق یافتہ بیٹیوں کی ساری زندگی اِس لیے بھائیوں بھابیوں کی جوتیاں سیدھی کرنے یا مرحوم شوہر کے گھر والوں کی ٹھوکروں میں برباد کر دیتے ہیں کہ دوسری شادی میں خوشیاں نہ ملے یا اولاد کو سوتیلے رشتوں کا زہر پینے پڑے مگر وہ لوگ یہ نہیں دیکھ پاتے کے سگے رشتے اِس سب میں اُس لڑکی کی زندگی کیسے جہنم بنا دیتے ہیں"...

سارہ نے مشرقی معاشرے میں عورت کے استحصال کی پوری روداد سنا ڈالی عائشہ کو

یوں لگا جیسے کسی نے اُسے احسن کی محبت کے سحر سے نکال کر صرف ایک ماں بنا کر رکھ دیا ہے جو ظلم اور کرتے ہیں وُہ تو خود ہی احسن اور اُس کی یادوں سے وفا نبھانے کی تگ ودو میں اپنے بچوں پر کر رہی تھی..

"مگر اگر لڑکی خود ہی دوسری شادی نہ کرنا چاہتی ہو..؟"

اُس کے منہ سے بے خیالی میں بات نکل گئی..

"عائشہ میں ایک عورت کی حیثیت سے یہ بات یقین سے کہہ سکتی ہوں اگر ایک عورت نے کبھی مرد کی قربت محسوس نہ کی ہو تو ساری زندگی اکیلے گزار سکتی ہے مگر جب آپ اِس سے گزر چکے ہوں تو عمر کی ایک حد تک آپ کو اِس کی ضرورت ہوتی ہے اور اِس میں کچھ غلط نہیں ہے اِسی لیے ہمارے مذہب میں عورت کی دوسری، شادی پر کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ اسے ضروری قرار دیا ہے گناہ سے بچنے کے لیے حرام فعل کی طرف راغب نہ ہونے کے لیے"...

سارہ نے قطعیت سے کہا تو وُہ واقعی لاجواب ہو گئی اُس کی بات حرف بہ حرف سچ تھی مگر پھر بھی وہ انکاری تھی..

"عائشہ تمہارے ہسبنڈ کی ڈیتھ کیسے ہوئے تھی..؟"

بینش نے سارہ کی باتوں پر اُس کی اُلجھن محسوس کرتے ہوئے بات بدلی تو سارہ بھی اُسے دیکھ کر چُپ ہو گئی...

"کسی سیاسی تنظیم میں شامل ہو گئے تھے احسن بطور ایک عام کارکن کی حیثیت سے میں نے تو اُنہیں لاکھ سمجھایا تھا کہ میرے لیے بس وُہ کافی ہیں اور کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں سب کچھ بہت اچھا تھا مگر اُنہیں ہر نوجوان کی طرح جلد از جلد پیسے کمانے کی حرص لے ڈوبی اور ایسی کی مجھے اُن کا آخری دیدار بھی نصیب نہ ہوا بس ایک اتوار کی دوپہر کہہ کر گئے تھے کہ دو گھنٹے میں واپس آرہا ہوں بچوں کو اور خود تیار رہنا شام میں گھومنے چلیں گے میں نے روکنا بھی چاہا اُس دِن میری حالت بھی عجیب ہو رہی تھی تیسری بار اُمید سے تھی احسن تو میری ایک چھینک پر بھی پریشان ہو جاتے تھے مگر اُس دِن میرے اتنا کہنے پر بھی چلے گئے کیونکہ اُنہیں چلے جانا تھا میں اور بچے اُن کا انتظار ہی کرتے رہے کہ کب وُہ واپس آئیں اور ہمیں لے کر جائیں گھمانے مگر وہ تو نہ آئے مگر ہفتے بعد بس اُن کے کبھی واپس نہ آنے کی خبر آگئی کے ایک بم دھماکہ میں کتنے ہی لوگوں کے ساتھ وُہ بھی اِس دُنیا سے چلے گئے اور نعش کی حالت ایسی نہ تھی کہ ورثاء کو

آخری دیدار بھی کروا سکتے "...

ماضی کے دھندلکوں میں جھانکتی عائشہ سارہ کی آواز پر حال میں لوٹی...

"تُم نے کہا تم تیسری بار اُمید سے تھی مگر ابھی تُم نے کہا کہ تمہارے دو بچے ہے تو کیا تیسرا..؟"

سارہ نے بات ادھوری چھوڑ کر اُسے دیکھا...

"بیٹی ہوئی تھی مگر صرف ایک دن ہی زندہ رہی ڈاکٹرز کہتے تھے کے وقت سے پہلے پیدائش کے وجہ سے اُس کے پھیپھڑے مکمل کام نہیں کر رہے تھے اِس وجہ سے اُسے نہیں بچا سکے "...

عائشہ نے زخم خوردہ کہا...

"ان سب سے گزرنے کے بعد بھی تُم آج اپنے بچوں کے لیے کھڑی ہو یہ اہم ہے ہاں ماضی کا کچھ حصہ تکلیف دہ ہے مگر جیسے اب تک تُم ماضی کی اچھی یادوں کے سہارے زندگی گزار رہی ہو آگے بھی جاری رکھنا اپنے بچوں کے لئے "...

بینش نے اُس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے محبت سے کہا..

"چلو بھئی بہنوں دوپہر کے بارہ بج رہے ہیں مارٹ میں لوگ آنا شروع ہو گئے ہیں تو کام پر لگ جاؤ اور عائشہ تمہارے پاس جو بھی کسٹمر آئے اُسے مصالحوں کے لیے میری ریک کی طرف ہی بھیجنا دیکھنا آج اِس سے زیادہ سیل میں کروں گی"...

سارہ میں ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لیے آنکھ مار کر کہا جس پر وُہ دِل سے مسکرا دی..

"وُہ تو شام میں پتا چل ہی جائے گا کہ کون زیادہ سیل کرتا ہے.." بینش نے چیلنج کرتے انداز میں کہا پھر تینوں اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے..

•••••••••••

"رو کیوں رہے ہو"..

آفسر زوہیب نے حیرت سے پوچھا...

"مجھے یقین نہیں آ رہا اب تک کہ میں واقعی آزاد ہو گیا ہوں واپسی اپنوں سے مل سکتا ہوں"..

احسن نے بے یقینی سے کہا..

"یقین کر لو کہ تُم پر عائد سارے الزامات جھوٹے ثابت ہو گئے ہیں تمہارے نام کی آرڈ

میں خون کی ہولی کھیلنے والا اصل مجرم پکڑا جا چکا ہے اور اِس بات کا یقین تُمھیں اپنی فوج پر رکھنا ہو گا کہ کتنے ہی بے گناہوں کی جانوں کا حساب اُس سے ضرور لیا جائے گا تمہارے ساتھ ہوئے ظلم کی معافی بھی اُسے نہیں ملے گی دو سال پہلے کے اُس دھماکے میں تُم تو بچ گئے تھے مگر کتنے ہی معصوم لوگوں نے اپنی جان گنوائی تھی اور اِس سے پہلے بھی ان گنت ماؤں کے گودیں، بہنوں کے بھائی، بچوں کے مائیں، باپ کی جانیں لی ہیں اِس تنظیم نے ملک سے غداری کی سزا ضرور ملے گی اِنہیں تُم اللہ کا شکر ادا کرو کے تم ہر طرف سے کلیئر ہو کر جا رہے ہو تُم اور تمہارے جیسے ہزاروں نوجوان ایک اور ایک گیارہ کرنے کی دھن میں یہ نہیں دیکھتے کہ کس دلدل میں دھنستے جا رہے ہو بہت سے بے گناہ ہوتے ہوئے بھی بچ نہیں پاتے تمہارے ساتھ دعائیں کسی کی کہ پوری عزت کے ساتھ واپس جا رہے ہو"..

آفسر نے اُس کے شانے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا..

"میں آپ کا جتنا شکریہ ادا کروں کم ہے سر اگر آپ نے میری بے گناہی پر یقین نہ کیا ہوتا تو آج شاید میں زندہ نہ ہوتا"..

احسن نے تشکر آمیز انداز میں کہا...

"میں نے بس اپنا فرض نبھایا ہے پاکستان کے ہر شہری کی ذمے داری ہے ہم پر قسم کھائی ہے اِس ملک اور لوگوں کی حفاظت کی تو کسی کے ساتھ زیادتی کیسے کر سکتے ہیں.. اِس سب میں تُمہاری صرف اتنی غلطی ہے تُم نے اپنے اِرد گرد کے لوگوں پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کیا اور پھر پیسہ کمانے کے جنوں تمہیں مزید اندھا کر دیا مگر میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا زندگی کے رہنما اصول کی طرح اگر کوئی تُمہیں تُمہاری قابلیت سے کم معاوضہ دے رہا ہوں اور دوسری طرف کوئی تُمہیں تُمہاری قابلیت سے کئی زیادہ معاوضہ دے رہا ہو تو زیادہ کو چھوڑ کر کم چننا کیونکہ قابلیت کے موافق یا اُس سے کم میں خطرہ نہیں مگر روپے زیادہ دینے والا تُم سے کیا چاہتا ہے اِس بات کا خدشہ ہے اِس لئے محنت سے آگے بڑھو شارٹ کٹ سے تُم جلدی پہنچ جاؤ گے مگر وقت پر نہیں پہنچو گے اور وقت سے پہلے اگر کچھ مل بھی جائے تو اُس کے دیر پا رہنے کی کوئی ضمانت نہیں"...

اُنہوں نے اٹل لہجے میں کہا...

"یہ تُمہاری کراچی جانے کی ٹرین کی ٹکٹ ہے اب سے کچھ گھنٹوں میں تُم واپس اپنوں میں لوٹ جاؤ گے مگر اِس سب سے جو سبق ملا ہے اُسے ہمیشہ یاد رکھنا"..

آفسر نے اُس کے ہاتھ ٹکٹ اور کچھ پیسے دیتے ہوئے سنجیدگی سے کہا...

" کبھی نہیں بھولوں گا یہ سبق میری زندگی میں آگے آنے والی ہر مشکل میں مشعل راہ ہوگا"..

احسن نے مصمم کہا...

"اجازت ہے سر.."اُس نے اجازت چاہی..

"ضرور.."آفسر نے آگے بڑھ کر اُسے گلے لگایا اور اجازت دی...

"ہاں ایک اور بات"..

وُہ جانے ہی لگا تھا کہ آفسر نے روکا...

"یہ اب تُم سارے راستے سوچتے ہوئے جانا کہ تُمھیں اپنے گھر والوں کو کیا بتانا ہے مگر یاد رہے اِس سب کے بارے میں باہر کسی سے ذکر مت کرنا صرف اِسی شرط پر میں نے اپنی ذمے داری پر تُمھیں واپس بھیج دینے کی سفارش کی تھی ورنہ تُم واپس نہیں جا سکتے تھے ہاں البتہ عزت کے ساتھ یہاں کام کر رہے ہوتے کیونکہ دنیا کہ لیے تُم مر چکے ہو"...

"آپ بے فکر رہیں میں آپ کے بھروسے پر پورا اُتروں گا"..

احسن نے پورے اعتماد سے کہا۔

"چلو اب جاؤ نئی زندگی مبارک ہو احسن مجید"..

آفسر نے مسکرا کر کہا۔۔

"یس سر" ..

اُس نے آفسر زوہیب کو سیلوٹ کیا جو ایک عام آدمی کو طرف سے اِن جانبازوں کے لیے اظہارِ تشکر تھا...

آگ برساتا سورج مغرب کی طرف سرنگوں تھا۔ فضا میں موجود حبس کا احساس آہستہ آہستہ دم توڑنے لگا تو شیڈ کے نیچے سوئے ہوئے لوگ ایک ایک کرکے اٹھنے لگے۔

جوں جوں دن ڈھلتا جارہا تھا۔ سہالہ ریلوے اسٹیشن پر رونق بڑھتی گئی۔

سب اپنے اپنے پیاروں کے سنگ مگن کھڑے تھے ٹرین کے انتظار میں.. چائے کے کھوکھے پر کانچ کے گلاسوں کے ٹکرانے کی آواز پورے اسٹیشن میں گونج رہی تھی تو دوسری طرف قلی کی آوازیں ماحول کو مزید جھونکا لگائے ہوئے تھیں۔ کچھ لوگ ابھی بھی ٹکٹس لینے کیلئے قطار بنائے کھڑے تھے۔ تو کچھ لوگ جہاں دیکھی تو ابرات وہی

گزاری ساری رات پر عمل کرتے ہوئے ٹکٹ ہاؤس کے اندر موجود ملازمین کے ساتھ رکابی مذہب ہوئے جارہے تھے چہ گونہ مقصد کے حصول میں کامیاب ہوجائیں۔

دور سے اپنے آنے ک پتادیتی ٹرین کہ آواز سن کر مسافرین کے دوران بھگدڑ مچ گئی۔

سب زادِ سفر تھامے ٹرین کے استقبال میں کھڑے ہوگئے۔

ہر کوئی اپنی دھن میں مست دنیا کو بھلائے ہوئے, کسی کا چہرہ اپنوں سے ملنے کی خوشی سے سرشار دکھلائی پڑتا تو کوئی اپنوں سے دور جانے کے غم میں غمگین۔

خوشی،تڑپ اور احساس پر مشتمل اپنا زادِ سفر آنکھوں میں سموئے احسن بھی اُٹھ کھڑا ہوا اُسے نہیں معلوم تھا وہ کیسے کوچہ بکوچہ ہوتے کراچی سے یہاں آیا تھا مگر اُس کے لیے اہم بات اب یہ تھی کہ وہ بالآخر واپس لوٹ رہا تھا نو سو بارہ دِنوں کا کٹھن اور طویل ونواس کاٹنے کے بعد وُہ واپسی لوٹ رہا تھا اپنوں میں جن لوگوں کو پھر سے دیکھ پانے کی خواہش جو اُس کی آنکھوں نے کرنا چھوڑ دی تھی وُہ اُن کے پاس لوٹ رہا تھا ہمیشہ کے لیے اِس احساس نے ہی اُس کے قدموں میں بجلی سی بھر دی وُہ تیز تیز قدم اُٹھاتا ٹرین میں چڑھ گیا۔

"عاشی کتنی خوش ہوگی مجھے دیکھ کر، معاذ، زنیرہ اور وہ جس کو تو میں نے ابھی تک دیکھا بھی نہیں ہے"..

احسن نے خود سے کہا۔۔۔

"مگر وہ لوگ تو سمجھتے ہیں کہ میں مر چکا ہوں، میرے بغیر کیسے رہ رہے ہوں گے میری عاشی کو تو میرے بغیر جینے کی عادت نہیں تھی، زونی جب تک میری اُنگلی نہیں پکڑ لیتی تھی اُسے نیند نہیں آتی تھی اور معاذ جب تک رات میں کہانی نہیں سن لیتا تھا تب تک اُلو کی طرح آنکھیں پھاڑیں کمرے کی چھت کو تکتا رہتا تھا"...

بیتی زندگی کی کسی فلم کو ریل کی طرح اُس کو آنکھوں کہ سامنے گھوم رہی تھی..

"ڈھائی سال سے وہ لوگ مجھے مرا ہوا سمجھ کے نجانے کن حالات میں زندگی گزار رہے ہوں گے کیسے گزارہ کرتے ہوں گے"...

دِماغ جب سے سوچنے کی حالت میں لوٹا تھا بس انہی فکروں کے جال بُن رہا تھا ورنہ تو نیم بے ہوشی کی حالت اُسے کہاں کچھ سوچنے دیتی تھی...

"اپنے بھائیوں کے پاس نہ چلی گئی ہو وہ یا امی اُسے اپنے ساتھ لے گئی ہوں گی بھلے وہ

مجھ سے ناراض تھیں مگر میری موت کی خبر نے اُنہیں بھی توڑ دیا ہوگا ہو سکتا ہے اُنہوں نے میرے بچوں اور عاشی کو اپنے گلے سے لگا لیا ہو"...

احسن نے خود کو تسلی دی۔۔

"میں کیوں سوچ رہا ہوں یہ سب جا رہا ہوں سب پتا چل جائے گا.."اُس نے اپنی ہر سوچ کو جھٹک دیا۔

ٹرین چل پڑی تو اُس نے خدا کا شکر ادا کیا۔۔۔

....

"کہاں جا رہا ہے..؟"

جبار نے منیرہ کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اپنی پیکنگ جاری رکھی..

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں کہاں جا رہا ہے؟؟ "

اب کی بار سختی سے پوچھا گیا..

"جہاں بھی جا رہا ہوں اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ جا رہا ہوں آپ میرے ساتھ کہیں نہیں جا رہیں"...

جبار نے بے مروت کہا..

"کیا مطلب بیوی ارے باؤلا ہو گیا ہے کیا طلاق دے چکا ہے تُو اُسے.."

منیرہ کو اُس کی دماغی حالت پر شک گزرا..

"دو طلاق دی تھیں رجوع کی گنجائش باقی تھی تو وُہ میں نے کر لیا ہے اور اب مزید اِس گھر میں آپ لوگوں کے ساتھ رہ کر میں اللہ کی طرف سے دیے گئے اِس آخری موقع کو غارت نہیں کروں گا"..

اُس نے دوٹوک انداز میں فیصلہ سنایا جو منیرہ پر بم کی طرح گرا..

"کیا مطلب اپنی ماں کو چھوڑ کر چلے جائے گا اُس حرافہ عورت کے پیچھے اپنی ماں کو چھوڑ رہا ہے تُو"...

منیرہ کا بس نہیں چل رہا تھا جا کر زبیدہ کا قتل کر آئے...

"تُم ماں ہو؟؟"استہزائیہ انداز میں ہنستے ہوئے جبار نے پوچھا..

"کیا مطلب ہے تیرا.."وُہ چیخیں..

"ماؤں کے دِل اتنے سخت نہیں ہوتے کہ اپنی ہی اولاد کو تباہ اور برباد کرنے پر تُلی رہے

تُم صرف ایک انا پرست عورت ہو تُم کبھی بھی ماں بن ہی نہیں سکی اماں تُم تو ایک اچھی اِنسان نہیں بن پائی اولاد کو جنم دینے سے کوئی عورت ماں نہیں بن جاتی جب تک ممتا کا احساس دِل میں نہ ہو تب تک صاحبِ اولاد ہو کر بھی عورت بانجھ رہتی ہے اور تُم ایک بانجھ عورت ہو جس نے اپنی نفرت، اپنی انا، اور اپنی ضد کو ہی اول اور آخر سمجھا مانتا ہوں میں کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں تھا میں نے بھی گناہ کیا ہے بہت بڑا گناہ مُجھ میں ہمت بھی نہیں ہے کہ میں کس منہ سے جا کر عائشہ سے اور اپنے سگے بھتیجے اور بھتیجی کے ساتھ کی جانے والی زیادتی کی معافی مانگوں"...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Dramas|Poetry|Interviews

احساس ندامت جبار کو مسلسل کچوکے لگا رہا تھا...

"مگر میں جاؤں گا ضرور جاؤں گا"..

اُس نے مصمم کہا...

"جا دفعہ ہو جا نہیں چاہیے مجھے بھی ایسی اولاد زن مرید کہیں کا مگر ایک بات یاد رکھنا اِس گھر اور کاروبار سے تُجھے ایک پھوٹی کوڑی نہیں ملے گی"..

منیرہ نے تنفر سے کہا..

"کون ساگھر کون سا کاروبار وُہ جو سب تباہ ہو چکا ہے یا پھر عائشہ کی بد دعا نے ہمیں تباہ کیا ہے۔ چلیں میں لکھ کر دینے کو تیار ہوں کے مجھے اِن بد دعاؤں میں اپنا حصہ نہیں چاہیے یہ ساری کو ساری آپ کو مبارک ہو"...

جبار نے قطعی انداز میں کہا مگر منیرہ پر مطلق اثر نہ ہوا...

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

"واپسی شکل نہ دکھانا اپنی جیسے احسن کے جیتے جی اُسے مرا ہوا مان لیا تھا ویسے آج سے تو

بھی میرے لیے مر گیا"..

منیرہ نے نفرت سے کہا...

"امی کی اِس سب میں کوئی غلطی نہیں ہے بھائی یہ ہمارا حق تھا جو ہم نے لیا ہے اور اِس سب میں تو تُم بھی ہمارے ہمنوا تھے مگر جب تم نے دیکھا اب ہر طرف خسارہ ہے تو فوراً اچھائی کا دورہ پڑ گیا تُم حاجی ثناءاللہ بن گئے۔۔۔"

جنید نے اُس کا مضحکہ اُڑایا..

"حق کونسا حق عقل و شعور کی بات کرو جنید ابا نے ہم دونوں کے نام یہ گھر کیا ہے جس کی قیمت ہے ایک کروڑ سے زائد دونوں کا حصہ پچاس لاکھ بقایا امی کا اور جو گھر احسن کا ہے اُس کی قیمت بھی پچاس تو پھر جب ابا نے تمام اولادوں میں انصاف پورا کیا ہے تو کون سا حق جتا رہے ہو تُم"..

جبار نے دلائل اُس کے سامنے رکھے تو وہ آئیں بائیں شائیں کرتا رہ گیا۔۔۔

"اگر احسن زندہ ہوتا تب کی بات اور ہوتی مگر اُس ذلیل عورت کو میں وُہ گھر ہضم نہیں کرنے دے سکتی۔۔"

منیرہ نے زہر خندہ کہا..

"چلیں آپ نے یہ تومانا وُہ گھر احسن کا ہے،عائشہ کا اُس گھر پر کوئی حق نہیں مان لیا مگر احسن کے بچوں کا اُس گھر پر پورا پورا حق ہے جنہیں ہم نے دھکے دے کر وہاں سے آدھی رات کو نکالا ہے امی"...

جبار نے سخت لہجے میں کہا...

"تیری کوئی بکواس نہیں سننی جا دفعہ ہو جا جس کے پاس جا رہا تھا آئندہ شکل نہ دکھانا مگر ایک بات یاد رکھنا ماں کا دِل دکھا کا خوش کبھی نہیں رہ سکے گا"...

"اگر یہاں رہتے ہوئے جن حالات سے گزر رہا ہوں اُسے آپ سکھی رہنا کہتی ہیں تو میں باز آیا ایسی خوشیوں سے میں ناخوش ہی اچھا"...

تند لہجے میں کہتے ہوئے وُہ اپنا سامان اُٹھا کر باہر نکل گیا...

"تُو فکر نہ کر اماں میں ہوں ناں سب ٹھیک ہو جائے گا میں نے ایک دو جگہ بات بھی کی ہے اچھے جواب کی توقع ہے"..

جنید نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے کہا تو راشدہ نے اپنے شوہر کی ذہانت پر فخر ہوا اُن

دونوں کو ابھی سب ہرا ہرا دکھائی دے رہا تھا کروڑوں کی جائیداد اب صرف اُن کی تھی..

....

"میں کہتی ہوں رکھ کر تین چار لگا دیتے ہیں اِس خبیث اِنسان کو اِس کی بیغیرتی بڑھتی ہی جا رہی ہے برداشت سے باہر ہوتا جا رہا ہے یہ شخص میری"...

بینش نے شدید کوفت سے کہا..

"سچ میں جینا حرام کر کے رکھ دیا ہے اِس نے آتے جاتے عجیب بیہودہ فقرے چست کرتا ہے عجیب غلیظ نظروں سے دیکھتا ہے کسی بہت ہی گھٹیا ماں باپ کی پنچ اور رزیل اولاد ہے جس نے اِسے عورت کی عزت کرنا نہیں سکھایا"...

سارہ نے سلگ کر کہا..

"قسم سے اگر اب اِس نے ایک بھی لفظ کہا تو بھاڑ میں گئی نوکری میں اِس کی مرمت کر دوں گی پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...

بینش نے مضبوط لہجے میں کہا وُہ حقیقتاً شدید بیزار دکھائی دے رہی تھی..

"تُم لوگ بتا رہی تھیں کہ ہر ہفتے کسی بھی دِن مارٹ کا مالک یہاں کا وزٹ ضرور کرتا ہے کیوں نا ہم اِس بار جب وُہ آئے تو کسی بھی طرح اِس کی شکایت کر دیں مجھے لگتا ہے وُہ خضر کی اِن حرکتوں سے واقف نہیں ہوں گے"۔

عائشہ نے کچھ سوچ کر کہا..

"تُمھیں کیا لگتا ہے ہم نے یہ نہیں سوچا ہو گا؟ مگر مسئلہ یہ ہے کہ خضر آنر کے ساتھ سائے کی طرح رہتا ہے جب وُہ وزٹ پر ہوتا ہے بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا اور آتے بھی وُہ مشکل سے آدھے گھنٹے کے لئے اب ایک برانچ تھوڑی ہے شہر میں مزید چھ برانچز ہیں اُن کی"..

سارہ نے افسوس سے کہا۔

"مگر اِس بار ہم بات کر کے رہیں گے کسی بھی طرح مگر اُس سے پہلے ہمیں مارٹ کی سب ہی فیمیل ایمپلائیز اور پرموٹرز کو اپنے اعتماد میں لینا ہو گا کیونکہ خضر دو تین کو جھٹلا سکتا ہے مگر پورے اسٹاف کو نہیں"..

بینش نے مصمم کہا تو عائشہ اور سارہ دونوں کو حوصلہ ہوا..

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آج لنچ ٹائم پر سب سے بات کریں گے تاکہ جتنی جلدی ہو سکے اِس گھٹیا اِنسان سے ہماری جان چھوٹ سکے"..

عائشہ اپنی بات مکمل کر کے کسٹمر کی رہنمائی کے لئے ریک کی طرف بڑھ گئی تو وُہ دونوں بھی اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئیں۔

....

زندگی جس قدر ناقابلِ یقین ہے اتنی ہی بے رحم بھی ہم چاہیں لاکھ کچھ چاہ لیں مگر ہوتا وہی ہے جو اِس کی چاہ ہوتی ہے۔ہمیشہ یہی سنا ہے کہ جو ہوتا ہے اچھے کے لئے ہوتا ہے مگر جسم کے زندہ رہنے اور روح کے مر جانے میں آخر کیا اچھائی ہے؟ بے قصور کو سزا اور قصوروار کو رہائی مل جانے میں آخر کیا اچھائی ہے؟ جیتے جی مر جانے میں آخر کیا اچھائی ہے؟ محبوب اِنسان سے دوری دِل کو پاش پاش کر دیتی ہے تو بھلا اُس درد اور دوری میں کیا اچھائی پنہاں ہے؟۔

ریلوے اسٹیشن کے لوگوں سے کھچا کھچ بھرے پلیٹ فارم پر کھڑا احسن اِنہی سوچوں میں گھرا تھا مگر خدائی مصلحت اور انسانی عقل کے بیچ کھڑی لمبی فصیل کو پار کر پانے میں ناکام تھا غائب دماغی کی حالت میں اُس نے اِرد گرد نظریں دوڑائیں تو ایک جگہ اُس کی

نظریں ٹھہر سی گئیں۔

میں واقعی اپنے شہر پہنچ چُکا ہوں؟"

کراچی چھاؤنی اسٹیشن کے بورڈ کو دیکھتے ہوئے اُس نے خود سے کہا اُس کی آنکھوں کے سامنے کئی منظر گھوم گئے۔

"ہم آرام سے پلین میں جا سکتے تھے مگر نہیں وُہ تُم ہی کیا جو کسی کی سن لے"..

ٹرین کے سفر کے انتخاب پر جھنجھلاتا احسن آج بھی چائے کے کھوکھے کے سامنے والے بینچ پر بیٹھا ہوا اُسے دکھائی دیا..

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بس بھی کر دیں پورے راستے آپ نے یہی رونا ڈالا ہوا تھا بدذوق اِنسان آپ کو کیا معلوم سفر کا اصلی مزہ ٹرین میں ہی ہے اِن ہوائی جہازوں میں نہیں کہ دو گھنٹے میں پہنچ گئے جیسے نارتھ کراچی سے صدر بھئی دوسرے شہر جا رہے ہیں تو لگنا بھی تو چاہیے جب تک تھکن کا احساس نہ ہو تب تک لگتا ہی نہیں کہ آپ نے سفر کیا ہے سفر اور تھکن کا چولی دامن کا ساتھ ہے احسن بھلے سے پھر سفر کیسا بھی ہو"..

کھلنڈری سی عائشہ کے منہ سے "سفر" پر فلسفے سن کر بُلند قہقے لگاتا احسن اور منہ

بسورے بیٹھی عائشہ کی وُہ حسین یادیں آج بھی وہیں اُسی بینچ پر بیٹھی مسکرا رہی تھیں۔۔

" چلیں اب جا کر جلدی سے سموسے اور چائے لے آئیں ٹرین کے آنے میں ابھی آدھا گھنٹہ ہے اور مجھے بڑی بھوک لگ رہی ہیں ویسے بھی خوشی کے مارے میں نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا ہوا اب تو میری آنتیں بھی قل پڑھ رہی ہیں"..

بھوک سے بے حال عائشہ نے جیسے اُس کے کان میں سرگوشی کی۔

"سدا کی چٹوری رہنا تُم میں پہلے ہی کہہ رہا ہوں مجھے موٹی لڑکیاں نہیں پسند تو کنڑول کرو۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احسن نے بے اختیار کہا مگر ماضی کے دُھندلکوں سے جب وُہ باہر نکلا تو منظر یکسر مختلف تھا خود سے باتیں کرتے اُس شخص کو پاگل سمجھ کر کچھ لوگ تمسخر اڑاتی تو کچھ ترحم بھری نظروں سے اُسے گھورتے آگے بڑھ رہے تھے.

اُس نے اپنے پسینہ پسینہ ہوتے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اپنے حواس بحال کیے اور لمبے لمبے قدم اُٹھاتا سٹیشن سے باہر کی طرف چل دیا..

آنکھ میں پانی رکھو ہونٹوں پہ چنگاری رکھو

زندہ رہنا ہے تو ترکیبیں بہت ساری رکھو

راہ کے پتھر سے بڑھ کر کچھ نہیں ہیں منزلیں

راستے آواز دیتے ہیں سفر جاری رکھو

ایک ہی ندی کے ہیں یہ دو کنارے دوستو

دوستانہ زندگی سے موت سے یاری رکھو

آتے جاتے پل یہ کہتے ہیں ہمارے کان میں

کوچ کا اعلان ہونے کو ہے تیاری رکھو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|

یہ ضروری ہے کہ آنکھوں کا بھرم قائم رہے

نیند رکھو یا نہ رکھو خواب معیاری رکھو

یہ ہوائیں اڑ نہ جائیں لے کے کاغذ کا بدن

دوستو مجھ پر کوئی پتھر ذرا بھاری رکھو

لے تو آئے شاعری بازار میں راحتؔ میاں

کیا ضروری ہے کہ لہجے کو بھی بازاری رکھو

)راحت اندوری(

اگلے دِن لنچ ٹائم کے وقت اُنہیں مارٹ کے آنر کے وزٹ کی خبر ملی تو وہ سب اپنے منصوبے پر عمل کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھی سارہ مارٹ کی باقی لڑکیوں سے بھی بات کر چکی تھی اُن سب نے ساتھ دینے کو یقین دہانی کروائی تھی یہاں تک کہ مارٹ میں کام کرنے والے لڑکے بھی ساتھ دینے کے لیے تیار تھے...

"کیا جھمگٹا لگا کر رکھا ہے کوئی کام نہیں ہے کیا تُم لوگوں کو "..

خضر نے اُن تینوں کو ساتھ کھڑے دیکھ کر بد تمیزی سے کہا..

"کام تو بہت ہے اب ہر کوئی آپ کی طرح تو ہوتا نہیں ہے کہ سوٹ بوٹ پہن کر بس دوسروں پر چیختے چلاتے پھرے"..

سارہ نے تلخی سے جواب دیا.

"اِس کے لیے بھی قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے ڈیرا ایسے ہی کوئی اپنا کروڑوں کا کاروبار آپ کے بھروسے نہیں چھوڑ دیتا"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے تمسخر اڑایا..

"ہاں جب آپ جیسے لوگ مقابل ہو جو سامنے والے کو بوتل میں اُتارنے کا ہنر جانتے ہو تو کون نہیں آئے گا اِس فریب میں"..

سارہ نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا.

"مگر تُمھیں نہیں اُتار سکا اب تک بوتل میں میری جان اِس کا افسوس ہے خیر آج نہیں تو کل یہ کارنامہ بھی سرانجام دے ہی دوں گا آج نہیں تو کل باقیوں کی طرح تُم بھی میرے آگے گھٹنے ٹیک ہی دو گی"..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وُہ اپنی مکروہ ہنسی کے ساتھ بولا..

"نوکری باقی رہے گی تو کچھ کر سکو گے تُم اُلو کے پٹھے"..

سارہ نے آہستہ سے کہا..

"کچھ کہا کیا تم نے۔۔"وُہ اپنا چہرہ تھوڑا قریب لا کر بولا..

"علاج کرواؤ اپنا دِماغ کے ساتھ ساتھ کان کا بھی اب جاؤ دفع ہو اِدھر سے ہمیں بہت کام ہیں تُمھاری طرح فارغ نہیں".

کب سے چُپ کھڑی عائشہ ترشی سے بولی..

"واہ آج تو اِس کے منہ میں بھی زبان آگئی..اچھا ہے،اچھا ہے مزہ آئے گا۔"خضر نے تمسخر اڑایا ..

ابھی وُہ لوگ بات کر ہی رہے تھے کہ سامنے سے مارٹ کے آنر صدیقی صاحب آتے دکھائی دیے۔

"تُمھیں تو بعد میں دیکھوں گا میں"..

وُہ عائشہ کو دھمکاتا آگے بڑھ گیا تو بینش نے آنکھ کے اشارے سے باقی لڑکیوں کی ایک بار پھر تائید چاہی تو سب نے ہمت افزا جواب ہی دیا..

"ایکسکیوز می سر.."بینش نے بہت نرمی سے کہا..

خضر کو لگا کہ اُسے بلایا ہے کیونکہ سب کے سامنے وُہ اُسے سر ہی بولتی تھی..

"مس بینش میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں"..

"تُم سے نہیں سر تابش صدیقی سے بات کرنی ہے"..

اُس نے خضر کو یکسر نظرانداز کیا..

"آپ کو جو بھی کام ہے آپ پلیز مجھے بتا دیجئے گا سر کے پاس ٹائم نہیں ہے وُہ جلدی میں ہیں.."خضر کی چھٹی حس نے کسی خطرے کی طرف اشارہ کیا..

"سر ہم آپ کا زیادہ وقت نہیں لیں گے بس ہمیں آپ کو اُن باتوں سے آگاہ کرنا ہے جو آپ کے پیچھے سے اِس مارٹ میں ہو رہی ہیں اور وُہ کوئی اور نہیں وہی شخص کر رہا ہے جس کے ہاتھ میں ساری باگ ڈور دے رکھی ہے آپ بس تھوڑی دیر رُک کر ہماری بات سُن لیں پلیز"..

عائشہ نے مداخلت ضروری سمجھی۔

"بولیں کیا کہنا ہے آپ کو میں سُن رہا ہوں"..

تابش صدیقی ہمہ تن گوش تھے۔

"سر چھوڑیں اِنہیں آپ کو ضرورت نہیں ہے اِن معاملات میں اُلجھنے کی میں دیکھ۔"

اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر خضر کو مزید بولنے سے باز رکھا..

خضر کا بس نہیں چل رہا تھا اِن لڑکیوں کی جان نکال لے..

"سر آپ نے جس اِنسان کے حوالے اپنی رزق کے ذریعے کے کیا ہوا ہے وُہ یہاں کس

قسم کی گھٹیا اور اخلاق سے گری ہوئی حرکتیں کرتا ہے کیا آپ کو اِس بات کا علم ہے ۔۔"

بینش نے متانت سے کہا جبکہ نظریں خضر کے دُھواں دُھواں ہوتے چہرے پر تھیں..

"یہ کس قسم کے الزامات۔"خضر نے اپنا دفاع کرنا چاہا مگر ایک بار پھر اُسے کچھ کہنے سے روک دیا گیا اور بینش کو اپنی بات جاری رکھنے کا کہا۔

"آپ چاہیں تو یہاں موجود ہر ایک لڑکی سے بلکہ میل اسٹاف سے بھی اِس گھٹیا اِنسان کی حرکتوں کی بابت دریافت کر سکتے ہیں کہ کس طرح یہ معصوم لڑکیوں کو ہراساں کرتا ہے، بلیک میل کرتا ہے جاب سے نکلوانے کی دھمکیاں دیتا ہے، ہاتھ لگانے کی کوشش کرتا ہے، کس قسم کی بیہودہ آفر زدیتا ہے چلتے پھرتے گندے فقرے چست کرتا ہے اور اِس کی نظریں

اتنی غلاظت بھری ہیں کہ ہمیں خود سے شرم آنے لگتی ہے مگر اِس اِنسان کو رتی برابر شرم نہیں آتی"..

بینش نے اپنی بات مکمل اعتماد اور پورے سیاق وسباق کے ساتھ مکمل کی تا کہ کوئی ابہام

باقی نہ رہ جائے..

مارٹ میں موجود کسٹمرز بھی حیرت سے یہ سب دیکھ رہے تھے..

"سر یہ سازش ہے اِن سب کی.."خضر کی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کہے تو کیا کہے اُس کے تو وہم و گمان بھی نہ تھے کہ جن لڑکیوں کو کمزور اور بے بس سمجھ کر اپنی کمینگی دکھایا کرتا تھا وہ اُسے ایسا پدامار یں گی..

"سر بینش بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے.."مارٹ کے باقی تمام فیمیل اور میل ایمپلائیز نے یک آواز ہو کر اُس کی تمام گھٹیا حرکتوں کو سند اُسی کے منہ پر دے ماری تھی جس پر وہ بوکھلا اُٹھا۔

"یہ ساری بے سروپا باتیں ہیں سر میں اِن لڑکیوں کو کام کے وقت کوئی رعایت نہیں دیتا ہوں نہ اِن کی باتیں مانتا ہوں تو اِن سب نے میرے خلاف گٹھ جوڑ کر لیا ہے آپ اِن کی باتوں میں نہ آئیں.."خضر نے اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پاتے ہوئے اپنے لہجے کو حتی الامکان مضبوط رکھا۔۔

"میرے پاس ثبوت ہے۔طاہر بھائی ذرا وہ ویڈیو سر کو دکھائیں.."بینش نے خضر کے

سر پر بم پھوڑا اور ویڈیو والی بات سے تو باقی لڑکیوں سمیت عائشہ اور سارہ بھی لاعلم تھیں۔۔

طاہر مارٹ کے ہاؤزکیپنگ اسٹاف کا ہیڈ تھا جو شروع سے اِن لوگوں کے ساتھ تھا اور جب خضر تابش صدیقی کی آمد سے قبل سارہ اور عائشہ سے بیہودہ باتیں کر رہا تھا تب ہی بینش نے پیچھے ریگ میں کھڑے طاہر کو اشارہ کر دیا تھا اور خضر کے ذہن کی گندگی اُنہوں نے کیمرے کی آنکھ میں بند کر لی اور اب وُہ ویڈیو چیخ چیخ کر خضر کی سچائی بیان کر رہی تھی۔۔

"کیسے لوگوں کو کام پر رکھا ہوا ہے آپ نے یہاں کام کر رہی ہر لڑکی کی عزت اور تحفظ کی ذمے داری آپ کی ہے مگر آپ اِس سب سے قطعی انجان ہیں کہ آپ کے پیچھے وُہ شخص جسے آپ نے ساری ذمے داری دے رکھی ہے وُہ کیا کرتا پھر رہا اندازہ بھی ہے آپ کو یہ کتنا سنگین مسئلہ ہے ورک پلیس ہراسمنٹ کا کیس بنتا ہے اِس اِنسان پر پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ 509 کے مطابق اِس گھٹیا شخص کو لڑکیوں کے ساتھ الفاظ سے، رویے سے بے توقیری کرنے کے جُرم کی پاداش تین سال قید کی سزا، یا جرمانہ، یا پھر دونوں ہو سکتے ہیں۔"

کسٹمرز میں سے ایک عورت نے سامنے آکر تابش صدیقی سے کہا۔۔

"میں ایڈووکٹ زُلیخا احمد ہوں اور اب جبکہ میں یہ ساری صورتحال اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہوں وُہ بھی ثبوت کے ساتھ تو کیس بنتا ہے مگر پھر بھی میں چاہتی ہوں آپ بذاتِ خود انصاف قائم کریں اور اِس شخص کی قانون کے حوالے کریں۔"پر وقار سراپے میں ملبوس اُس عورت کے بولنے کا انداز بھی بہت نفیس تھا۔۔

"میں تُمھیں ابھی اور اِسی وقت جاب سے نکالتا ہوں اور صرف یہی نہیں میں خود تُمھیں پولیس کے حوالے بھی کروں گا اِس جگہ سے صرف اِن لوگوں کا ہی نہیں میرا بھی رزق جڑا ہے اور یہاں ایسے گھٹیا کاموں کی اور ذلیل لوگوں کی کوئی جگہ نہیں ہے"۔۔

تابش صدیقی نے تمام ثبوتوں کو دیکھتے ہوئے وہی فیصلہ کیا جو کوئی بھی اِنصاف پسند شخص کرتا۔۔

خضر نے ایک لفظ نہیں بولا وُہ تو بس بغلیں جھانک رہا تھا اِس قدر کرکری پر اُس کی زبان کو تو جیسے لقوا ہو گیا تھا اور آنکھوں پر جیسے کسی نے بھاری بوجھ رکھ دیا ہو مسلسل جُھکی ہوئی تھیں.

"میری لاعلمی یا کمزوری کی وجہ سے میرے ورکرز کو جن پریشانیوں کا سامنہ کرنا پڑا اُس کے لیے میں آپ سب سے معذرت خواہ ہوں وکیل صاحبہ نے بلکل درست کہا آپ سب میری ذمے داری ہیں اور مجھے اِس بات کو ئی ماننے میں کوئی عار نہیں کے میں نے اپنی ذمے داری پوری نہیں کی مگر آئندہ کے لیے یقین دلاتا ہوں کہ ایسا نہیں ہو گا اور اگر ایسا کبھی بھی کچھ ہوا تو چھوٹے سے لے کر بڑے ہر ملازم کو اجازت ہے بلا جھجک آکر مُجھ سے بات کرے"..

تابش صدیقی کا لہجے میں واقعی پشیمانی تھی..

میں اِس بات کی آپ کو یقین دہانی کرواتی ہوں کہ آپ کے مارٹ پر کوئی کیس نہیں ہو گا مگر یہ بات ضرور ملحوظ خاطر رکھی جائے کے آئندہ کسی بھی اِنسان کو نوکری پر رکھتے وقت اُس کی تعلیمی قابلیت کے ساتھ بطور اِنسان وُہ شخص کیسا ہے اِس بات کو بھی ترجیح دی جائے"..

زُلیخا احمد نے متانت سے کہا اور لڑکیوں کی طرف متوجہ ہو گئیں.

"مجھے فخر ہے آپ جیسی ساری باہمت خواتین پر آپ لوگوں نے جنسی ہراسگی کے سامنے چُپ سادھنے کے بجائے آواز اُٹھائی اور اپنی جیسی اُن تمام ورکنگ ویمنز کے لیے

ایک مثال قائم کی ہے جہاں ہمارے اِس معاشرے میں عورت صرف اِس لیے آواز اٹھانے سے ڈرتی ہیں کہ اگر وہ ہراسیت کی شکایت کریں گی تو ان کے کردار، ان کے لباس، چال چلن پر تنقید کا لا متناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا اور اِس پر تنقید کرنے والی آپ کو عورتیں مردوں سے زیادہ ملیں گی جن کی سوچ صرف اپنے گھر کی چار دیواری تک محدود ہے اور اِس میں اُن بیچاریوں کا بھی کوئی قصور نہیں ہے یہ سوچ اُن کے ذہنوں میں نسل در نسل منتقل ہوئی ہے زمانہ جاہلیت میں جہاں عورتوں کو پیر کی جوتی سے بھی بد تر سمجھا جاتا تھا تب ہمارے دین نے عورت کو وُہ عزت دی جس کی وُہ حقدار تھی مگر دین نے عزت دی تو دُنیا اور معاشرے نے چھین لی عورت کو پھر وہی اُسے مقام پر لا پھینکا جہاں وہ اُس وقت تھی جب اُسے اپنے حقوق کے بارے میں علم نہیں تھا اور اسی سوچ نے ہمارے معاشرے میں عورت کا کھل کر سانس لینا محال کیا ہوا ہے۔ مردوں کے اِس معاشرے میں عورت کا سب سے بڑا گناہ یہی ہے کہ وُہ "عورت ہے۔۔"

زُلیخا خان نے اپنی بات کو ادھورا چھوڑ کر ارد گرد دیکھا تو وہاں موجود ہر عمر کی عورت اور مرد اُن کی طرف متوجہ تھے کچھ ہنس رہے تھی کچھ سنجیدگی سے سُن رہے تھے اُنہوں

نے اپنی بات جاری رکھی..

"وُہ عورت جسے گھر پر بیٹھے اُس کے محرم سے لے کر سڑک پر چلتے نامحرم بھی اُس کے کردار کی سند دیتے پھرتے ہیں، ہراسگی اور زیادتی جیسے شدید قابلِ مذمت فعل کے خلاف آواز اٹھانے پر سراہنے والی دس آوازوں کے ساتھ ہزار آوازیں کردار کشی کرنے والی ہوتی ہے۔ ننگے سر باہر کیوں نکلی، بغیر دوپٹے کے باہر کیوں نکلی، برائے نام پردہ، رسی کی طرح گلی میں ڈالا تھا دوپٹہ، عورت کی عزت پردے میں ہے، بغیر آستینوں کو قمیض اور چست پاجامے پہن کر خود ہی دعوتِ گناہ دیتی ہیں اور اگر کچھ ہو جائے تو پھر ڈرامہ، اچھا ہی ہوا اِس کے ساتھ، ہمارے اسلامی معاشرے کو تباہ کر دیا ہے، یہ کیا بیغیرتی ہے، کنجر خانہ لگا رکھا ہے، طوائفیں ہیں ساری، یہ ساری وُہ آوازیں ہیں جو ہر اُس عورت کو سننے کو ملتی ہیں جو ظلم کے خلاف چُپ رہنے کے بجائے مجرموں کو بے نقاب کرنے کا راستہ چنتی ہیں مگر یہ آوازیں اُس کی ہمت پسپا کرتی ہے، اِس بات سے انکار نہیں کہ ہمارے دین نے عورت کے پہننے اوڑھنے کے بارے میں کو حکم دیا ہے وُہ صحیح ہے مگر ہمارے دین نے یہ کہیں نہیں کہا کہ جو اِن باتوں کو نہ مانے اُس کے جسم کو بھنبوڑ کر رکھ دو، عورت ہر حال میں ہر صورت میں قابلِ عزت ہے اور مرد پر

اُس کا احترام لازم ہے خود خُدا بن کر جہنمی یا جنتی ہونے کا سرٹیفکیٹ بانٹنے کے بجائے ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے اِس معاشرے میں عورت کے لیے جو گھٹن ہے اُسے کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہر وُہ عورت جو کہیں پر بھی کسی بھی طرح کے ظلم اور زیادتی کا شکار ہے وُہ بلا خوف سامنے آکر انصاف کی اپیل کر سکے۔۔"

وُہ اپنی بات مکمل کر چکی تو پورا مارٹ تالیوں کی آواز سے گونج اُٹھا۔

....

"خالہ کتنی ہی بار کالز کر چکی ہوں مگر فون مسلسل بند آرہا ہے صبح کے نکلے ہوئے ہیں رات ہو گئی ہے"..

راشدہ نے بے چینی سے کہا..

"ہو سکتا ہے کسی کام میں پھنس گیا ہو آجائے گا تھوڑی دیر تک"..

منیرہ نے تسلی آمیز انداز میں کہا جبکہ پریشان وُہ خود بھی تھیں کیونکہ اِس سے پہلے جنید نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا گھر آنے میں دیر اکثر ہو جاتی تھی مگر فون کبھی بند نہیں ہوتا تھا..

"پتا نہیں کیوں خالہ میرا دِل بیٹھا جا رہا ہے عجیب سی حالت ہو رہی ہے"..

راشدہ نے دوپٹے سے اپنی عرق آلود پیشانی صاف کرتے ہوئے کہا..

"کچھ نہیں ہوگا ایسے ہی لگ رہا ہے تُجھے ابھی آتا ہی ہوگا"..

منیرہ نے تسبیح کے دانے متواتر گراتے ہوئے کمزور آواز میں کہا اُن کی خود کو حالت بھی عجیب ہو رہی تھی شام سے بار بار اُن کی آنکھوں کے سامنے جنید کا چہرہ گھوم رہا تھا جیسے وُہ اُنہیں پُکار رہا ہو بہت ہی تکلیف میں ہو. عائشہ اور اُس کے بچوں کے ساتھ کی جانے والی زیادتیوں کے سارے منظر اُنہیں یاد آرہے تھے..

تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی..

"جنید آگئے.." خدا کا شکر ادا کرتی راشدہ دروازے کی جانب لپکی منیرہ نے بھی جیسے سکون کی سانس لی مگر جیسے ہی دروازہ کھولا قیامت اُن کی منتظر تھی. باہر کوئی انجان شخص تھا اور اُس پیچھے لوگوں کا ایک ہجوم دروازے سے تھوڑی دور ایمبولنس کھڑی تھی جس کا دروازہ کھول کر لوگ میت کاندھوں پر اٹھائے چھ آدمی اور اُن کے پیچھے محلے کی کافی عورتیں اور مرد اندر داخل ہوئے کسی نے آگے بڑھ کر راشدہ کو سہارا دیا تو

کسی نے منیرہ کو گلے لگایا مگر اُنہیں کی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے پھر کسی نے جیسے اُن کے کانوں میں صور پھونکی..

"جوان بیٹے کی موت ہے سکتہ ہو گیا ہے بیچاری کو صبح بھلا چنگا گھر سے نکلا تھا ٹرک سے ٹکر ہو گئی گاڑی کی "..

منیرہ جیسے گہری نیند سے جاگی جھپاک سے آگے بڑھی اور گلی میں جا کھڑی ہوئی مگر جنہیں ڈھونڈھنے بھاگی تھی وُہ وہاں نہیں تھے..

"میرے بچوں کو رکھ لیں صرف ایک رات بلکہ صرف چند گھنٹے میں فجر میں لئے لے جاؤں گی اِنہیں اپنے ساتھ باہر بہت سردی ہے میرے پاس کوئی دوسری جگہ نہیں"...

"کوئی ایک تو سن لے بس مجھے نکال دیں مگر میرے بچوں کو آج رات یہیں رہنے دیں میں صبح آکر لے"..

عائشہ کی منت سماجت کرتی صدائیں منیرہ کے کانوں میں ٹکریں مار رہی تھیں.

"امی دروازہ کھولیں امی بچوں کو لے لیں امی"...

محلے کی عورتیں منیرہ کو اندر لے آئیں صحن کے بیچ میں جنید کی میت رکھی تھی راشدہ ایک طرح بیہوش پڑی تھی۔۔

"بس ایک رات صرف ایک رات یااللہ رحم کر مُجھ پر رحم کر"..

"امی دروازہ کھول دیں میرے بچوں کو لے لیں بس ایک رات صرف ایک رات۔۔۔"

"دادی بس ایک رات دروازہ کھول دیں"...

"دادی دروازہ کھول دو"..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خود کو لوگوں کی گرفت سے آزاد کرواتی وُہ دوبارہ گھر سے باہر بھاگی اور چیخ کر بولی..

"پورا دروازہ کھلا ہے_..

"خُدا تُم لوگوں کو برباد کرے تمہارا کیا تمہارے بچوں کے آگے آئے کبھی خوش نہیں رہ سکوگے تُم لوگ میرے بچوں کو بے گھر کرکے تُم لوگ بھی بس نہیں سکوگے میرے ہاتھ عرش کی طرف اُٹھے ہیں یااللہ میری بددعا ہے اِن فرش والوں کو نیست و نابود کردے موت مانگیں موت نہ ملے جینا چاہیں جی نہ سکیں میری بددعا ہے تُم لوگوں

کو کبھی سکھ نہیں پاؤ گے کبھی نہیں مجھے اللہ کو قسم مرتے دم تک معاف نہیں کروں گی کسی کو"...

عائشہ کی بدُ دعا لگ گئی تھی جوان اور سب سے پیارے بیٹے کا جنازہ دیکھ کر منیرہ نے اپنی موت کی دُعا مانگی مگر اُسے نہ آئی جی وُہ سکتی نہیں تھی..

"ہائے میرا جنید میں میرا کتنا پیارا بیٹا،ہائے میری گود اجڑ گئی.."وُہ اب بین کر کر کے رو رہی تھیں ..

"ہائے اللہ...یہ کیسا منظر دیکھ رہی ہوں میں.میں خالی ہو گئی آج.ہائے مولا...یہ دن کیوں دکھایا مجھے...ہائے"...

منیرہ نے میت پر رک کر منہ سے کف گراتے جو منہ میں آیا بولنا شروع کر دیا.ان کی حالت پاگلوں کی سی ہو گئی تھی.

ہائے میرا جنید"..

اب وہ ہاتھ جھلا جھلا کر طرح طرح کے بین کر رہی تھیں.ان کی حالت سے وہاں اک کہرام برپا ہوا.ہر آنکھ سمندر ہونے لگی.اس وقت کچھ رشتہ دار خواتین بھی گھر پہنچیں

اور ایسے ہی مختلف بین کرتی ہوئی لپک کر ان سے لپٹ گئیں. وہ منیرہ کا درد سمجھ بٹا رہی تھیں. انہیں ڈھارسیں دے رہی تھیں لیکن وہ کسی سے نہیں سنبھل رہی تھیں...

....

"اتنی صبح کون آگیا بھلا؟"

ثروت باجی پیروں میں چپل پہنتے ہوئے دروازہ کھولنے اٹھ کھڑی ہوئیں..

"امی آپ رکیں میں دیکھتا ہوں"...

سلمان بھی اپنے کمرے سے باہر نکلا اُس کی آنکھ بھی دروازے پر ہوتی مسلسل دستک کی وجہ سے کھلی تھی..

سلمان نے دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا اُسے یوں لگا جیسے وُہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔اُس نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر کے کھولیں مگر منظر اب بھی وہی تھی..

"احسن یہ تُم ہو."بے یقینی سے اُس نے پوچھا..

"ہاں سلمان میں ہی ہوں یار.."احسن اِس طرح کی صورتحال کے لیے تیار تھا کیونکہ

وُہ لوگ تو اُسے مرا ہوا سمجھ بیٹھے تھے اب وہ یوں اچانک اُن کے سامنے جا کھڑا ہو گا تو یہ کوئی عام بات تو نہیں تھی..

"مجھے یقین نہیں آتا امی عائشہ سے اِس قدر نفرت کرتی ہیں کہ اُنہیں میرے بچوں پر بھی ترس نہیں آیا"..

احسن اِس وقت ثروت باجی کے گھر میں بیٹھا تھا کیونکہ جب وہ اپنے گھر گیا تو وہاں تالا لگا تھا..

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عائشہ نے بڑے دُکھ جھیلے ہیں تمھاری غیر موجودگی میں احسن بڑا کٹھن وقت گزارا ہے خود نے کئی دن فاقے کیے ہیں اور اپنے بچوں کے منہ میں نوالے ڈالیں ہیں وُہ لڑکی جو اپنی نئی چیزیں ایسے ہی لوگوں کو دے دیا کرتی تھی اُس نے اپنے بچوں کی خاطر محلے کے گھروں کا دروازے کھٹکھٹا کر کھانا مانگا ہے پھر بھلے جتنی حقارت اُسے جھیلنی پڑتی مگر اپنے بچوں کی شکل دیکھ کر اُس نے سب برداشت کیا"...

ثروت باجی نے تاسف سے کہا احسن کی آنکھوں سے نمکین پانی بے اختیار بہہ رہا تھا وُہ

بار بار اپنی آنکھیں صاف کر رہا تھا مگر دُکھ اتنا تھا کہ آنسو تھم نہیں رہے تھے..

"مجھے میری عائشہ اور بچوں کے پاس لے چلیں"..

اُس نے بڑی دقت سے کہا تھا ورنہ اُس کی زبان جیسے ساتھ چھوڑ چکی تھی..

....

"معاذ، زونی اُٹھ جاؤ بیٹا شاباش اسکول کے لیے دیر ہو رہی ہے۔"

عائشہ نے دونوں کو باری باری اُٹھایا..

"چلو شاباش اور آج تو ویسے بھی آپ کا ٹیسٹ ہے معاذ تیار ہو کر ایک بار ریوائز کر لو پہلے پریڈ میں ہی ٹیسٹ ہے میں جب تک ناشتہ بنا رہی ہوں"..

اُس نے معاذ کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا تو وہ اپنی آنکھیں مسلتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا..

"بلکل اپنے باپ پر گئی ہے نیند کی پکی زونی بیٹا اُٹھ جاؤ شاباش دیکھو بھائی بھی اُٹھ گیا ہے.."

اندر سے آتی عائشہ کی آواز سُن کے احسن کے قدم دروازے پر ہی رُک گئے اِس آواز کو سننے کے لیے اُس کے کان کتنے ترسے تھے یہ آواز آج بھی اُسے ہی پُکار رہی تھی اُس

نے نم مگر مسکراتی آنکھوں کے ساتھ بند دروازے پر دستک دی..

سلمان احسن کو چھوڑ کر جا چکا تھا وُہ اُن دونوں کو اُن کا وقت دینا چاہتا تھا..

"دیکھو شاہد انکل بھی آ گئے لینے اور آپ دونوں ابھی تک تیار ہی نہیں ہو کتنی بری بات ہے"..

زونیرہ اگر اب آپ نہیں اُٹھیں تو میں بہت بری طرح پیش آؤں گی..."اُسے خبردار کرتی وُہ دروازے کی طرف بڑھ گئی..

احسن کا دِل پوری شدت سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی سینے کا پنجرہ توڑ کر باہر آ جائے گا..

دوپٹہ سر پر اچھی طرح سے جماتی عائشہ کی نظریں جیسے ہی احسن کے چہرے سے ٹکرائیں تو ٹھہر سی گئیں وقت جیسے رُک گیا تھا وُہ آنکھوں میں سارے جہاں کی بے یقینی لیے بغیر پلکیں جھپکے اُس کو بس دیکھے ہی جا رہی تھی اُسے یہ سب ایک خواب لگ رہا تھا اِس وقت عائشہ کی حالت ریگستان میں بھٹکے اُس مسافر کی سی تھی جسے چلچلاتی دھوپ اور سورج کی برستی تمازت میں کہیں دور ریگستان کی ریت پر پانی کا عکس ایسا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھنور بن کر گھومتا دکھائی دیتا ہے جیسے اُس میں کوئی چشمہ پھوٹ پڑا ہے؛ لیکن جب وہ مسافر، پیاسا، پانی کا متلاشی اپنے سوکھے حلق کو تر کرنے اس کی طرف تیز گام، سرپٹ دوڑتا چلا جائے تو وہ کسی ریت کے ڈھیر کی طرح پھسلتا جاتا ہے، اور انجام یہ کہ پیاسا اپنی پیاس یونہی لیے ہچکیوں میں مبتلا ہو جائے، اس کے ہاتھ نہ مینا آئے نہ ساقی وہ یونہی شدت پیاس میں مرغ بسمل بن جائے۔ عائشہ کے لیے احسن کا یوں اُس کے سامنے آ جانا بلکل ایسا ہی تھی اُسے یوں لگا کہ اگر اُس نے اپنی پلکیں جھپکی تو منظر بدل جائے گا وُہ پھر سے اُسی دُنیا لوٹے گی جو احسن کے بغیر ہے بڑی بے رحم، بڑی مشکل ہے۔

احسن چپ چاپ اندر آیا عائشہ کسی سنگی مجسمے کی طرح ایستادہ تھی۔

"عاشی.." احسن نے تڑپ کر اُسے پُکارا.. مگر وُہ تو جیسے کسی طلسم کے زیر اثر تھی۔۔

احسن اسکی طرف بڑھا اور ہاتھ بڑھا کر اُس کا ہاتھ تھاما تو وہ بے طرح چونکی۔۔ یہ لمس۔۔ اسکے لیے تو وہ صدیوں سے ترسی تھی۔

وہ تڑپ اُٹھی۔ "احسن کیا واقعی آپ ہیں.." اُس نے احسن کے چہرے کو چھونے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا تو احسن نے بیچ میں ہی اُس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھم کر اپنے ہونٹوں سے لگا لیا اور اُسے اپنے سینے سے...

"میری جان.. میری زندگی.. "احسن نے اُس کی خوشبو اپنے اندر اُتارتے ہوئے محبت سے کہا...

"اب یہی کھڑا رکھو گی یا اندر بھی آنے دو گی مجھے میرے بچوں سے تو ملنے دو"..

احسن نے مسکراتے ہوئے کہا مگر عائشہ پر مطلق اثر نہ ہوا وُہ ابھی بھی اُس کے سینے میں سر چھپائے بے آواز رو رہی تھی..

"مما میں نہا لیا"..

عقب سے معاذ کی آواز آئی تو عائشہ کو اِس منظر کی حقیقت کا یقین ہوا وُہ احسن سے الگ ہوئی...

"پاپا..."معاذ نے حیرت سے اُسے دیکھا اور بھاگ کر عائشہ سے لپٹ گیا...

احسن اُس کی اِس حرکت پر بے اختیار ہنس دیا..

"یہ تو آج بھی اپنی ماں کا بیٹا ہی ہے مطلب باپ کو دیکھ کر بھی ماں کے پیچھے چھپ گیا"..

احسن نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے محبت سے کہا..

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"معاذ پاپا کو پیار نہیں کرو گے دیکھو پاپا آگئے ہیں"..

احسن نے معاذ سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شفقت سے پوچھا..

"مگر آپ تو اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے تھے.."اُس نے معصومیت سے کہا۔عائشہ نے بیڈ پر چُپ بیٹھی سب دیکھتی زونیرہ کو گود میں اُٹھالیا اور معاذ کے ساتھ کھڑا کردیا..

"ہاں مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے واپس بھیج دیا اپنے معاذ اور زونی کے پاس"..

احسن نے آگے بڑھ کر فوراً اپنے بچوں کو شفقت کے سائے میں لے لیا اور دیوانہ وار اُنہیں چومنے لگا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھیگی آنکھوں سے اُن تینوں کو دیکھتی عائشہ نے اللہ کا کروڑں بار شکریہ ادا کیا تھا..

مری سوچ کے ٹھہرے پانی میں

تیرے نین کنول جب ہنستے ہیں

میرے دھیان کے اجلے آنگن میں

جب صبح ستارے چنتی ہے

جب شام کوئی سر بنتی ہے

جب اندیشوں کی بانہوں میں

تیرے سانس کا ریشم کھلتا ہے

جب میرے ہرے کچور خیالوں میں

تیرے جذبوں کا زر گھلتا ہے

میں سوچتا ہوں ان رستوں میں

جب کتنی دیر کے بعد ملے

جب کتنے موسم بیت گئے

اس کرب کٹھور مسافت میں

دل صدیوں چکنا چور ہوا

اس ہجر کے تپتے صحرا میں

کیا غزلیں تھیں جو راکھ ہوئیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا نیندیں تھیں جو خاک ہوئیں

ہم کتنی دیر کے بعد ملے۔؟

کب اتنی دیر کے بعد ملے۔؟

یہ دیر بھی کیا جب آنکھوں کے

سب آنسو اب مرجان ہوئے

سب آبلے پھوٹ کے ٹوٹ گئے

سب زخم ہوئے یاقوت صفت

یہ اجر ہے ہجر کے موسم کا

خود قرب کی رت گلپوش ہوئی

تیرے نین کنول جب بول پڑے

تیرے سات سروں کے سرگم کا

سب سونا میرے نام ہوا

اب تیرے قرب میں سوچتا ہوں

یہ صدیوں بعد کا بہلاوا

اک خواب سرشت سراب نہ ہو

یہ روپ سوال نہ ہو جائے

یہ خواب خیال نہ ہو جائے

یہ راحت کرب انجام نہ ہو

تیرے سات سروں کے سرگم میں

سب روپ خزانہ سب سونا

کسی اور سخی کے نام نہ ہو

جب شام ڈھلے میں سوچتا ہوں

میں سوچتا ہوں کیوں سوچتا ہوں؟

میری سوچ کے ٹھہرے پانی میں

تیرے نین کنول جب ہنستے ہیں

محسن نقوی

....

"کچھ دن بعد"

جس دن سے احسن واپس آیا تھا اُس دن سے وُہ روز منیرہ کے پاس آتا تھا مگر سوائے تسلی دینے کے اُس نے دوسری کوئی بات نہیں کی تھی مگر جب آہستہ آہستہ لوگوں کی بھیڑ کم ہوئی اور اُس گھر میں جب صرف وُہ اکیلی رہ گئیں تو احسن نے اپنے ذہن میں چلتے تمام سوالوں کا جواب چاہا..

"عائشہ سے آپ کو جتنی نفرت سہی امی مگر کیا آپ کو مُجھ سے ذرا بھی محبت نہیں تھی.."

منیرہ چُپ رہی کہتی بھی کیا کہنے کو کچھ نہیں تھا..

"ماں اپنی اولاد کی خاطر انتہاء کی تکالیف سے گزرتی ہے پہلے وہ اپنے بچوں کو اپنی کوکھ میں 9 مہینے تک رکھ اپنی ممتا کا احساس دلاتی ہے پھر اسے جنم دے کر ہر مشکل کا سامنا

کرتی ہے اور اپنی اولاد کی ہر خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔ مگر آپ تو میری اولاد کو تک نہ سنبھال سکیں...امی اِس طرح تو کوئی غیر کے بچوں کے ساتھ بھی نہیں کرتا جو آپ نے اپنے ہی خون کے ساتھ کیا ہے"..

احسن کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہو رہا تھا اُس کے لیے ضبط کرنا بہت مشکل تھا۔۔

"آپ نے میرے بعد میری بچوں کو پلٹ کر تک نہ دیکھا یہاں تک کہ میری ایک اولاد اِس دُنیا میں آنے سے پہلے ہی دَم توڑ گئی مگر آپ کی یہ کیسی نفرت تھی کہ جس نے آپ کو اِنسانیت کے ہر حد بھلا کر اتنی پستی میں گرا دیا میں پاگل یہی سوچتا رہا میری ماں مُجھ سے جتنی ناراض سہی مگر میری موت کی خبر نے اُسے بدل دیا ہو گا اُس نے میرے پیچھے میرے بیوی بچوں کو اپنی آغوش میں لے لیا ہو گا مگر آپ نے سہارا دینا تو دور میرے بچوں کے سروں سے چھت چھین کر سردیوں کی ٹھٹھرتی رات میں دھکے مار کر گھر سے نکال دیا.. کیسے کر لیا آپ نے یہ ایک لمحے کو بھی آپ کا دِل نہیں پسیجا"...

وُہ اب سارے لحاظ بالائے طاق رکھ کر اُن سے سخت لفظوں میں بات کر رہا تھا مگر منیرہ ہنوز چُپ تھی مگر چہرے پر دُکھ، ملال، پچھتاوا صاف رقم تھا اور آنکھوں سے ندامت کے آنسو بہہ رہے تھے..

"امی میرے بچے میری جان ہیں آپ کو ایک لمحے کے لیے بھی میرا خیال نہیں آیا ارے آپ کے لیے تو میں مر گیا تھا تو کیا یہ سب کرتے وقت آپ کو یہ نہیں یاد آیا کہ مجھے کتنی تکلیف ہو گی میرے ساتھ جو ہوا جیسا ہوا مگر میں نے وُہ سب اپنی اولاد اپنی بیوی اپنی ماں سے ایک دن واپس ملنے کی اُمید میں برداشت کیا مگر میرے بچوں اور میری بیوی کو میرے پیچھے کیا ملا سگے رشتوں کے ہوتے ہوئے غیروں کی دھتکار ،بھیک، کئی کئی دنوں کی بھوک اور سردی کی وُہ رات جس میں اُن کے سروں پر چھت نہیں تھی،دُنیا کتنے ہی بھیڑیوں سے بھری ہے کیا آپ نہیں جانتیں تو آپ کو کیوں اِس بے سہارا لڑکی کی عزت کا خیال نہیں آیا جو آپ کے سگے بیٹے کی بیوی اور آپکے پوتے پوتیوں کی ماں تھی اگر اُس کے ساتھ کچھ.. میری زبان وُہ بول نہیں سکتی جن حالات میں آپ نے اِنہیں بے گھر کیا تھا"...

احسن نے بری طرح دُکھتے اپنے سر کو پکڑ کر کرب سے کہا..

"میں بس معافی مانگنے کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتی میں گنہگار ہوں خطاکار ہوں بس یہی میری سچائی ہے"..

منیرہ نے عائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ جوڑ دیے عائشہ جو نفرت سے اُنہیں دیکھ

رہی تھی بولی..

"ایک عورت آپ کو معاف کر سکتی ہے مگر ایک ماں چاہ کر بھی آپ کو مرتے دم تک معاف نہیں کر سکتی میری آنکھوں کے سامنے سے وُہ منظر نہیں جاتا جب میں آپ سے بھیک مانگ رہی تھی اپنی بچوں کو صرف ایک رات اُنہی کے باپ کے گھر میں گزارنے کی مگر تب آپ فرعون بنی ہوئی تھیں آپ نے میری ایک نہ سنی تو آج مجھ سے کس منہ سے معافی مانگ رہی ہیں"..

احسن چُپ رہا بھلے وُہ اُس کی ماں تھی مگر وہ اِنسانیت کی مجرم بھی تھی..

"میں آپ کو طرح سفاک نہیں ہوں منیرہ بیگم کہ میں اپنے شوہر کو اُس فرائض کی ادائیگی سے روکوں احسن کو آپ کو معاف کرنا ہے بھلے کرے آپ سے تعلق رکھنا ہے بھلے رکھے مگر میں آپ سے زندگی میں دوبارہ کبھی ملنا نہیں چاہوں گی نہ اپنے بچوں کو ملنے دوں گی اور اگر اِس بات سے احسن کو انکار ہے تو جہاں میں نے اتنے سال اُن کے بغیر گزار لیے ہیں آگے بھی گزار لوں گی مگر آپ کو مرتے دم تک معاف نہیں کروں گی"..

عائشہ نے دوٹوک انداز میں اپنی فیصلہ سنایا اور زوہیب اور منعم کو لے کر وہاں سے چلی

گئی۔۔

عائشہ اکثر اُس سے کہتی تھی کے میں کسی بھی شخص سے نفرت نہیں کرتی مگر جس سے نفرت ہو جائے اُس کو مرتے دم تک معاف نہیں کرتی اور اُس کی بات کی سچائی احسن نے آج دیکھ لی تھی وُہ اُس کو ماں سے اِس قدر نفرت کرتی تھی کہ وہ اُسے تک چھوڑ سکتی تھی...

عائشہ کے وہاں سے جانے کے بعد کچھ لمحوں کے لئے خاموشی چھائی رہی..

"ماں کا حق کوئی ادا نہیں کر سکتا۔ماں باپ کا یہ ادب ہے کہ ان کی خدمت جان ومال دونوں طرح سے کرے یہ اللہ کا حکم ہے اور میں اسے مانوں گا آپ میری ماں تھی ماں ہوں ماں رہو گی آپ کا احترام مُجھ پر فرض ہے اور میں اِسے نبھاؤں گا امی ہر حال میں،"

عائشہ اپنا فیصلہ سنا کر جا چکی تھی احسن نے اپنا فیصلہ سنا دیا جسے سن کر منیرہ نے اُسے گلے سے لگا لیا اور نس نس کر رونے لگی...

"مجھے معاف کر دے میرے بیٹے میں نے بہت گناہ کیے ہے مگر تو میری کسی نیکی کا صلہ ہے میرا احسن میرا بیٹا"..

احسن نے مزید کوئی تلخ بات نہیں کی وُہ بس ایک بات جانتا تھا وُہ جیسی بھی تھی اُس کی ماں تھی اور اُسے حسنِ سلوک سے پیش آنا ہے وُہ عائشہ کو مجبور نہیں کر سکتا تھا مگر وُہ اپنی جنت کو یوں دربدر کی ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ نہیں سکتا تھا .

•••••••••••••••••••••

عائشہ صحن میں بیٹھی بچوں کو کھیلتے دیکھ رہی تھی وُہ کہہ تو آئی تھی کے احسن کو چھوڑ دے گی اگر اُس نے اُسّے منیرہ کو معاف کرنے پر زور دیا مگر اب وہ احسن کی واپسی کی منتظر تھی...

"چاچی بھوک لگ رہی ہے.."زوہیب کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی..

"ٹھیک ہے بیٹا آپ منہ ہاتھ دھو لو میں ابھی سنڈوِچ بنا کر دیتی ہوں"..

عائشہ نے محبت سے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا..

جنید کی موت کے تیسرے ہی دِن راشدہ زوہیب اور منعم کو چھوڑ کر اپنے میکے چلی گئی تھی ویسے بھی وُہ بچے اُس کے لیے شروع وُہ بوجھ تھے جسے وہ مجبوری میں ڈھو رہی تھی۔تب عائشہ نے ہے احسن سے کہا تھا کہ ہم اِن بچوں کے سروں پر ہاتھ رکھیں گے

اُنہیں ماں باپ بن کر پالیں گے کیونکہ بغیر ماں یا باپ کے دُنیا بچوں پر کتنی تنگ ہو جاتی ہے یہ وُہ دیکھ چُکی تھی اور اِن بچوں کو تو نہ ماں تھی نہ باپ تو وہ کیسے اُنہیں دُنیا کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتی نہ منیرہ میں اتنی ہمت تھی کے وُہ اُن کی ذمے داری نبھا سکتیں..

"زوہیب بیٹا یہ لو اور پورا ختم کرنا ہے چڑیا جتنی خوراک ہے تُمھاری"..

اُس نے زوہیب کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا سامنے اُسے گھر کا دروازہ بند کرتا احسن دکھائی دیا تو وہ اُسے نظر انداز کرتی اندرونی کمروں کی طرف بڑھ گئ..

"مجھ سے کیوں کترا رہی ہو تُم یار"..

احسن نے اُس کا بازو پکڑ کر اُس کا رُخ اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا..

"کیونکہ میں جانتی ہوں آپ کیا کہیں گے مگر میں آپ کو اپنا فیصلہ سنا چُکی ہوں اور وہ اٹل ہے"..

عائشہ نے قطعیت سے کہا...

"تو کیا مُجھ سے دور رہ لو گی.." احسن نے اُس کے بالوں سے کھیلتے ہوئے لگاوٹ سے پوچھا...

"مطلب آپ مجھے چھوڑ دیں گے اگر میں نے آپ کو ماں کو معاف نہیں کیا..؟"وُہ روہانسی ہو گئی..

"دیکھو عائشہ اُنہوں نے جتنا بھی غلط کیا، جو بھی کیا مگر وُہ "میری ماں" ہے مُجھ پر اُن کے حقوق فرض کیے گئے ہیں مُجھ پر اُن کا احترام لازم و ملزوم ہے مجھے منع کیا گیا ہے اُن کو اُف بھی کہنے سے مجھے صرف اُن کی عزت کرنی ہے چاہے جیسے بھی حالات ہوں مگر ہر حال میں وُہ "میری ماں" ہے تُمہاری نہیں"...

احسن نے کہتے کہتے رُکا اور عائشہ کے جُھکے چہرے کو اوپر کیا تو وہ رو رہی تھی..

"اِس بات کی میں گواہی دیتا ہوں کہ تُم نے ہمیشہ میری ماں کو اپنی ماں کی طرح سمجھا ہے تُم میں اُن کا ہر طرح سے احترام کیا ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ وہ صرف میری ماں ہے میں اُنہیں معاف کروں یا نہیں مگر مجھ پر اُن کے حقوق ہیں جو مجھے پورے کرنے ہیں میں تُم پر اُن کو معاف کرنے کا دباؤ نہیں ڈال سکتا یہ میرے تُم پر حقوق کے ساتھ نا انصافی ہو گی جو میں کبھی نہیں کروں گا تُم ساری زندگی اُنہیں معاف نہ کرو یہ تمہارا اور اُن کا معاملہ ہے اِس بات کو لے کر میں کبھی تُم سے ناراض نہیں ہو سکتا کیونکہ میں چاہ کر بھی اُس درد اور تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتا جو تُم نے ایک عورت اور ایک ماں ہونے

کئی حیثیت سے جھیلی ہے مگر پھر بھی تم نے اپنے اندر کی انسانیت کو مرنے نہیں دیا تُم نے سوگ کے دِنوں میں اُن کی خوب دلجوئی کی کوئی کڑوی بات نہیں کی، کوئی طعنہ نہیں دیا اُنہیں یہ تُمہاری اِنسانیت ہے میری ماں نے مجھ سے ناراضگی اور تُم سے نفرت میں ہمارے بچوں کا بھی نہیں سوچا یہ اُن کا ظرف تھا تُم نے جنید بھائی کے بچوں کو اپنے بچوں کی طرح اپنایا یہ تُمہاری اچھائی ہے تو بتاؤ بھلا میں ایسی بیوی سے کیوں ناراض ہوں گا عائشہ تُمہاری جیسی جیون ساتھی نصیب والوں کو ملتی ہے اور میں وُہ خوش نصیب شخص ہوں"..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

احسن نے عائشہ کی بھیگی پلکوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں کہا تو طمانیت کا احساس اُس کے رگ و پے میں دوڑ گیا..

خواب اور آرزوؤں کے اس سفر میں کٹھنائیوں نے ان کی راہ کھوٹی کی تھی، ہجر کی فصل کاٹتے کاٹتے دونوں کے ہاتھ چِھل گئے تھے۔ایک جانب عائشہ تھی، ایک باوفا بیوی اور ایک دکھیاری مجبور ماں جس نے اپنی اولاد کی خاطر کتنا ہی درد سہا تو دوسری جانب وہ مرد تھا جس نے اپنی زندگی کا خوبصورت حصہ ایک ایسے جرم کی سزا بھگتنے میں بِتا دیا جو جرم اس نے کیا ہی نہ تھا۔

وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر مظلوم بھی تھے اور بیچارے بھی۔انہوں نے لہجوں کے تیر سہے تھے،جسمانی وروحانی مشقت کاٹی تھی مگر جو ایک چیز ان کے بیچ سانس لے رہتی تھی وہ محبت کی طاقت تھی کہ جس نے ہمیشہ ہی ان کو جینے کی ہمت دی۔ملن کی آس میں جیتا ہوا احسن موت کی مایوسی کو پچھاڑ کر اپنی محبوب بیوی کو رفاقت کا احساس دلانے بالآخر لوٹ آیا تھا۔بیوگی کی چادر اوڑھے دکھوں کو جھیلتی عائشہ کیلیے احسن کا لوٹ آنا کسی معجزے جیسا تھا اور وہ اس کے فراخ سینے پہ سر رکھے کچھ دیر کو وہ تمام دکھ درد بھول گئی جو اس نے کاٹے تھے۔

بس یہی تو محبت کی خوبی ہے کہ محبت انسان کے سب زخم بھر دیتی ہے سب چھید رفو کر دیتی ہے۔ان کی بھیگی پلکوں پر کچھ روٹھے خوابوں کے ماتم تھے لبوں پر سسکیاں بھی تھیں مگر ان کے دل باہم دھڑکتے تھے،امید دلا رہے تھے کہ آنے والی صبح بڑی روشن ،بڑی خوبصورت ہو گی۔

****

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

)انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندرویب پرپوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئےاوپردیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کرسکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews